رسائل
مولانا خیرالدین دہلوی

از

حضرت شیخ خیرالدین خیوری دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

مرتب

محمد رضاء الحسن قادری

دارالاسلام

کم وبیش 120 سال بعد دوبارہ منظر عام پر آنے والی علمی دستاویز

رسائل مولانا خیر الدین دہلوی (عکسی)

1. خیر الامصار مدینۃ الانصار
2. الستۃ الضروریہ فی المعارف الخیوریہ
3. حفظ المتین عن لصوص الدین.
4. انساب السرور لاصحاب الخیور

از

حضرت شیخ خیر الدین خیوری دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

مرتب

محمد رضاء الحسن قادری

دار الاسلام

8-C پہلی منزل محی الدین بلڈنگ، داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ، لاہور

darulislam21@yahoo.com +92-42-37115165

razaulhassanqadri@gmail.com 0321-9425765

www.facebook.com/Razaulhassan Qadri

Marfat.com

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۔ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ

فیضانِ نورِ علم

امامِ اعظم علی الاطلاق مؤسس فقہ حنفی ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی رحمۃ اللہ علیہ

اِمام المتکلمین مسد ضلائل المبطلین مصحح عقائد المسلمین ابو منصور محمد ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ

غوثِ اعظم شیخ طریقت حضرت سیّد محی الدین عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

امامِ ربانی مجددِ الفِ ثانی حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

برکۃ المصطفیٰ فی الہند شیخ محقق حضرت شاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ الاسلام والمسلمین اعلیٰ حضرت اِمامِ اہل سُنّت شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

میرِ مجلس

ذکی العصر فیلسوفِ اِسلام اشرف العلما اِمامِ اہلِ سُنّت حضرت شیخ الحدیث

علامہ ابو الحسنات محمد اشرف سیالوی حفظہ اللہ

دارُ العلوم شمسیہ رضویہ، سلاں والی، سرگودھا

اعیانِ مشاورت

ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی، پیر سائیں غلامِ رسول قاسمی، الشیخ اُسید الحق قادری

محمد عالم مختارِ حق، راجا رشید محمود، سیّد محمد عبد اللہ قادری، خلیل احمد رانا

صاحب الارشاد	مؤسس و مدیر
فضیلۃ الشیخ حضرت علامہ مفتی غلامِ حسن قادری	محمد رضاء الحسن قادری

جملہ حقوق محفوظ ہیں

سلسلۂ مطبوعات: ۱۹، طبع: رجب ۱۴۳۴ھ/مئی ۲۰۱۳ء، قیمت: 180 روپے NET

Marfat.com

فہرست

پیش از کتاب	محمد رضاء الحسن قادری	4
اِنتساب	ادارہ	10
مولانا منور الدین دہلوی کے حالات	محمد رضاء الحسن قادری	11
مولانا خیر الدین خیوری دہلوی کا تذکرہ	محمد رضاء الحسن قادری	12
یادش بہ خیر	ابوالنصر غلام یٰسین آہ دہلوی	16
خصائلِ خیر الدین	ابوالکلام آزاد	17
حضرت شیخ خیر الدین دہلوی ایک عجیب بات	ڈاکٹر ابوسلمان شاہ جہان پوری	20
مولانا خیر الدین دہلوی سے ابوالکلام آزاد کا ناروا طرزِ عمل	راجا رشید محمود	21
تصانیفِ خیوری ذخیرۂ سیّد نور محمد قادری میں	سیّد محمد عبداللہ قادری	23

رسائل مولانا خیر الدین دہلوی

❶ خیر الامصار مدینة الانصار	25
❷ الستة الضروریه فی المعارف الخیوریه	99
❸ حفظ المتین عن لصوص الدین	145
❹ اسباب السرور لاصحاب الخیور	242

Marfat.com

پیش از کتاب.....

واعظین سے ہمیشہ ہم سنتے چلے آرہے ہیں کہ ابوالکلام آزاد (جس کی آزاد فکر ایک وقت میں غیر مقلدیت، وہابیت، نیچریت، کانگرسیت، گاندھویت، صلح کلیت غرض ہر قسم کی آزادروی کا ملغوبا بن چکی تھی) کے والد مولانا خیر الدین دہلوی بہت بڑے علامہ تھے اور پکے سُنّی تھے اور پیرِ طریقت بھی تھے۔ اُنھوں نے وہابیوں کے رد میں ۱۰ جلدوں میں کتاب لکھی، وہ بھی عربی میں۔ وہ تقریریں بھی وہابیوں پر خوب برستے اور اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے:

وہابی بے حیا جھوٹے ہیں یارو! تڑاتڑ جوتیاں تم اِن کو مارو!

بڑے بڑے جلسوں میں مقررین جب وہابیت کے خلاف مسالے دار اور دھواں دھار تقریریں کرتے ہیں تو بڑے اِفتخار و اِستکبار سے یہ باتیں بیان کرتے ہیں۔ سامعین کا جوش تازہ کرنے کے لیے یہ رٹے رٹائے فقرے کافی ہوتے ہیں اور واعظِ قوم کو اِتنی داد مل جایا کرتی ہے کہ اُس کا ''پیٹ'' بھر جاتا ہے۔ خطبا کی گزر بسر اِن سماعی روایات پر اچھی طرح ہوتی رہی ہے، لیکن دستاویزات کا کوئی ایک ورق بھی شاید اِن حضرات کے پاس اب تک نہیں ہے جو ان کے دعویٰ کی توثیق کرے ماسوائے نقل در نقل سوانحی کتابوں کے اِکا دُکا اِقتباسات کے۔ توقع کے مطابق اِس طبقے نے حضرت موصوف کی رشحاتِ قلم کو جمع کرنے کی زحمت بھی نہیں اُٹھائی ہوگی۔

زمرۂ محققین سے حضرت خیر الدین دہلوی کے کارہائے قلم کی بازیابی کے لیے کوششیں ہوئیں بھی اور نہیں بھی۔ کسی حد تک انھیں اگر کامیابی مل بھی گئی تو بڑی دقت یہ ہوئی کہ کوئی باذوق ناشر اُنھیں نہ مل سکا، اِس سرمایۂ جلیل کی قدر پہچاننے والا کوئی نجی یا سرکاری اِدارہ برائے نشر و اِشاعت بھی مطلقاً نہیں پایا گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ یہ تراثِ علمیہ اپنی پہلی طبع کے بعد گوشہ گیر ہو رہی جسے سوا صدی گزرنے کو ہے۔ اب بھی شاید برسوں بیت جاتے اور یہ لازوال دولت ہمارے ہاتھ نہ آتی اگر اللہ جل جلالہ کی توفیق ''دارُ الاسلام'' کی رفیق نہ ہوتی۔ اِس نیک بختی پر ہم ربّ العزت عم نواله و عز مقاله کا شکر بجالاتے ہیں۔

Marfat.com

مولانا خیرالدین دہلوی کے صد سالہ عرس کا خدائی اِہتمام

آج سے کامل پانچ سال قبل جب راقم ''دارُ الاسلام'' سے پہلی کتاب ''المبین'' شائع کرنے میں مشغول تھا۔ ابھی کچھ کام باقی تھا کہ سیّد محمد عبداللہ قادری ہمارے یہاں تشریف لائے۔ وہ آئے اور اپنے ہم راہ ایک گراں قدر، گراں مایہ تحفہ لائے۔ اُس وقت ناچیز علم و تحقیق کی دُنیا میں نووَارِد تھا۔ لائقِ اِحترام شاہ صاحب مجھے اپنے لائے ہوئے قیمتی تحفے کے بارے میں بتاتے رہے کہ یہ مولانا خیرالدین خیوری کی کتابیں ہیں، جو بہت بڑے عالم اور شاعر تھے، وہابیوں کا شدید رد بھی کرتے تھے... وغیرہ۔ مَیں چُپ چاپ سنتا رہا اور جواباً سر ہلاتا گیا۔ چوں کہ اب تک مجھے ان جواہر پاروں کی حقیقی منزلت کا اِدراک نہیں ہوا تھا، اس لیے یہ میرے لیے کوئی عجیب چیز نہ تھی۔ ضمناً جب اُنھوں نے یہ اِنکشاف کیا کہ یہ مولانا خیرالدین ابوالکلام آزاد کے والد ہیں اور ان کی کتابوں کو چھپے ہوئے ایک صدی سے زیادہ کا عرصہ بیت چکا ہے جس کے بعد انھیں ایک طرح سے چُھپا دیا گیا، اِس پر مَیں واقعی چونک گیا اور شاہ صاحب کے ہاتھ سے کتابیں پکڑ کر حیرت سے اُن کے صفحات تکنے لگا اور خیال ہی خیال میں اُن کی اِشاعت کو ممکن بنانے کے منصوبے بھی تیار کرنے لگ گیا۔ اچانک مجھے اندازہ ہوا کہ مَیں تو خیالی پلاؤ پکا رہا ہوں۔ کیوں کہ ابھی تک تو میری پہلی کتاب بھی پوری طرح سے چھپنے نہیں پائی اور مَیں زیرِ بار آ گیا ہوں، تو یہ ہزار سے زائد صفحات کا دفتر چھاپنے پر کیوں کر قادر ہو سکوں گا!! دفعتہً چند لمحوں کے لیے مجھے شدید حسرت بھی ہوئی اور مَیں نے اپنے آپ سے نیز شاہ صاحب سے فوری اِشاعت پر ترت معذرت کر لی، لیکن ساتھ ہی دل میں تہیہ بھی کیا کہ جس وقت قدرت کے خزانے سے مجھ پر اسباب فراواں ہوئے اِس خزینۂ علم و ادب کو اپنے اِدارے سے ضرور طبع کراؤں گا۔

یہ سنہ ۲۰۰۸ء کی بات ہے، جب کہ مولانا خیرالدین دہلوی کی وفات ۱۹۰۸ء میں ہے۔ میری سمجھ میں یہ آتا ہے کہ یہ فقط اِتفاق نہیں ہے، بل کہ حضرت خیرالدین مرحوم کی وفات کے پورے ۱۰۰ سال بعد آپ کے صد سالہ عرسِ مبارک کا قدرتی اِنتظام تھا جو اگرچہ پانچ سال بعد تکمیل کو پہنچ رہا ہے، مگر اِس کی بنا پانچ سال پہلے رکھی جا چکی تھی۔

ایک اور خداوندی اِنصرام دیکھیے! اب جب کہ یہ رسائل چھپ چکے ہیں اور ملک کے طول و عرض میں پہنچ رہے ہیں تو یہ بھی آپ کے عرس مبارک ہی کا مہینہ ہے جو آپ کی شخصیت و تعلیمات

Marfat.com

کوآئندہ کئی دہائیوں تک اُجاگر رکھنے کی روشن سبیل ہے۔ پروفیسر سیّد شفقت رضوی نے لکھا ہے:

''اُن (مولانا خیرالدین) کے مرید ہر سال ۱۷ رجب کو ان کا عرس کیا کرتے تھے، ۱۹۶۴ء کے بعد بہ وجوہ یہ سلسلہ باقی نہ رہا۔''

(ایک علمی خاندان، ص 24، اِدارہ تحقیقاتِ افکار و تحریکاتِ ملی پاکستان، 1990ء)

آج مولانا کی روح وجد کرتی ہوگی کہ ۵۰ سالوں سے جو سلسلۂ خیر ان کی یادوں کا موقوف تھا آج وہ پھر سے جاری ہوا چاہتا ہے اور جس احسن صورت میں ہوا اُس سے بہتر دوسری کوئی نہیں ہے۔ اللہ کرے یہ سلسلہ سال بہ سال جاری رہے!!

تصانیفِ مولانا خیرالدین؛ دریافت شدہ مواد کا جائزہ

مولانا خیرالدین کی ڈیڑھ درجن کتب میں سے قریب النصف ہمارے دائرۂ اِختیار میں آچکی ہیں، بقیہ نصف کے نام یا بلاتعین اِسم کے صرف موضوع کی نشان دہی ہوچکی ہے۔ ان میں پہلے تو یہ چار رسائل ہیں جن کا مجموعہ آپ کے سامنے ہے۔ یعنی:

۱-خیر الامصار مدینة الانصار ۱۳۱۵ھ

۲-الستة الضروریه فی المعارف الخیوریه ۱۳۱۵ھ

۳-حفظ المتین عن لصوص الدین ۱۳۱۵ھ

۴-اسباب السرور لاصحاب الخیور ۱۳۱۸ھ

پھر وہ دو کتابیں جو مطبوع ہیں لیکن اِس مجموعے کے ساتھ نہیں چھپ سکیں، البتہ ہر وقت ہر طرح ہماری رسائی میں ہیں۔ اور یہ جناب سیّد محمد عبداللہ قادری کے کتب خانہ میں محفوظ ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں:

۵-البصائر العشرة الجلیة لناظری الجزء الاول من العقائد الخیوریة (صفحات:۱۹۰)

۶-درج الدرر البهیة فی ایمان الآباء و الامهات المصطفویة (صفحات:۶۰۸)

ان کے علاوہ دو فارسی کتابوں کے مخطوطات کے عکس ہمیں دست یاب ہوئے ہیں:

۷- تبیان عقائد الفریقین من اهل الحب و البغض فی الدارین

۸- سراجِ منیر ترجمہ تبصیر الضریر (دونوں کے صفحات ساڑھے تین صد سے زائد ہیں)

Marfat.com

یہ www.dli.com (ڈی جی ٹل لائبریری آف اِنڈیا) پر موجود ہیں۔ ان میں اول الذکر کے علاوہ:

۹-نجم المبین لرجم الشیاطین کی دوجلدوں

۱۰- تقلید کی بابت رسالہ

۱۱- خضر علیہ السلام سے متعلق مقالہ

۱۲- قصائد نعتیہ ومدحیہ ومقامات

کے بارے میں ابوالکلام آزاد کا بیان ہے کہ کسی نہ کسی دور میں چھپ چکی ہیں۔

(''آزاد کی کہانی'' کے مختلف مقامات)

۱۳- الاوراد الخیوریة سلالة الادعیة الماثوریة

بھی مطبوع ہے، البتہ ہماری دست رس سے باہر ہے۔ ان کے سوا تاوقتِ تحریر کسی کتاب یا رسالہ یا مضمون کے خطی یا مطبوعہ نسخے کی اِطلاع ہم تک نہیں پہنچی۔ ہاں، نیشنل لائبریری، کلکتہ (انڈیا) میں حضرت خیرالدین کے کچھ مخطوطات کی خبر ملی ہے۔ اگر یہ سچ ہے تو لازماً وہاں مطبوعہ رسائل بھی ہوں گے۔ مگر وہ کتنے ہیں اور کون کون سے ہیں اور ان کی کیفیت کیا ہے؟ اب تک کوئی سراغ نہیں لگایا جاسکا ہے۔

بعض مآخذ سے چند اور تصانیف کا بھی علم ہوا ہے، اِجمالاً انھیں حضرت کے تذکرے میں لکھ دیا گیا ہے، تاہم تفصیل باتحویل کسی موافق موقع تک اِلتوا میں ڈالی جارہی ہے۔

نذرِ مولانا خیرالدین؛ ایک نیا کام

اِرادہ تھا کہ مولانا خیرالدین خیوری کے اِن رسائل کے ساتھ ان کے حالات وخدمات اور نظریات پر تفصیلی مضامین پیش کیے جائیں، مگر ایک تو ان تمام موضوعات کے اِحاطہ کے لیے وقت کی قلت تھی، دوسرا جوں جوں وقت گزر رہا تھا حضرت خیوری کی شخصیت کے نت نئے پہلو سامنے آتے جارہے تھے اور دل چاہتا تھا کہ ہر ایک جہت پر وقیع مواد جمع کر دیا جائے۔ محترم راجا رشید محمود کا قریباً ۷۰ر صفحات پر پھیلا ہوا مضمون تو پہلے سے موجود تھا، ڈاکٹر ابوسلمان شاہ جہان پوری نے A4 سائز کے باریک خط میں ۳۲ر صفحات لکھ بھیجے، راقم کے دو مضامین لگ بھگ ۵۰ر صفحات مکمل ہونے کو ہیں۔ یوں کم وبیش ۲۰۰ر صفحات کا مواد تو جمع ہو چکا تھا۔ خیال ہوا کہ عدیم

Marfat.com

الفرصتی کے باعث حاضر مواد کو ہی ان رسائل کے ساتھ ضم کر کے چھاپ دیا جائے تو معاً اِحساس ہوا کہ اِس سے گو بعض پہلو کافی نمایاں ہو جاتے، مگر بعض کسی قدر تشنہ اور بعض بالکل ہی پوش رہ جائیں گے، جو جامعیت کے منافی ہے۔ لہٰذا فیصلہ یہ قرار پایا کہ سر دست مولانا خیر الدین کے مجرد رسائل مع مختصر حالات شائع کر دیے جائیں، تا کہ کتاب بھی بوجھل نہ ہو اور اِجرا کے بعد ملک و بیرونِ ملک اہل علم و تحقیق تک بھجوا دیے جائیں اور انھیں دعوتِ تحریر دی جائے، یوں فرصت کے لمحات سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے کم وقت میں خاصا مواد جمع ہو جانے کی اُمید ہے۔ پھر جب کسی شخصیت کے آثرِ علمی سامنے ہوں تب ان پر کچھ لکھنا زیادہ آسان اور قابلِ اِطمینان ہوتا ہے بہ نسبت اس کے کہ تنہا سوانحی مآخذ پر قناعت کی جائے۔ حضرت میر حسان الحید ری سہروردی نے از خود لکھنے کا عندیہ ظاہر کیا ہے۔ جناب محمد عالم مختارِ حق، یٰسین اختر مصباحی (اعظم گڑھ)، خوشتر نورانی (دہلی)، ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم (دہلی)، ڈاکٹر نوشاد عالم چشتی (علی گڑھ)، ڈاکٹر محمد اِسحٰق قریشی، پروفیسر افضل حق قرشی اور پروفیسر امجد علی شاکر بھی اِس موضوع کے لیے انسب ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی اِعانت وتوفیق سے جب کافی مواد جمع ہو جائے گا تو اسے یک جا شائع کر دیا جائے گا۔ اس طرح مولانا خیوری کی شخصیت کا ہمہ جہتی تعارف کرانے اور آپ کی ذات عالی صفات کو نذر پیش کرنے کا بھرپور موقع مل جائے گا۔

نوٹ: جو حضرات مولانا خیر الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے دل چسپی رکھتے ہوں یا ان پر کام کرنا چاہتے ہوں، وہ اِدارہ سے رجوع فرمائیں! اِن شاء اللہ الملک القدوس مواد کی کھوج، محققین سے ربط، کارِ تحقیق میں راہ نمائی اور طباعتی وسائل کی فراہمی میں اِدارہ اُن سے ہر قسم کا ممکن تعاون کرے گا۔

مولانا منورُ الدین دہلوی کے رسائل کی تلاش!!!

آج تک ہمارے لوگوں کے لیے مولانا خیر الدین کی کتب ایک افسانہ تھیں۔ ان تک رسائی ممکن ہوتی تو اس کے بعد ان کے نانا مولانا منورالدین کی جانب توجہ مبذول ہو پاتی۔ مزے کی بات یہ ہے کہ مولانا خیر الدین کے نظریات کلہم اپنے نانا کی فکر کا پرتو تھے اور ان کے طریق سے ذرا بھی مختلف یا منحرف نہ تھے۔ آزاد کہتے ہیں:

''والدِ مرحوم اپنے وعظ وغیرہ تمام اُمور میں اپنے نانا کے مسلک پر ہمیشہ چلتے تھے۔''

(آزاد کی کہانی خود آزاد کی زبانی، ص 124)

Marfat.com

مطلب یہ ہوا کہ مولانا خیر الدین کی تصانیف میں وہابیہ کے ردِ اشد میں جو مضامین پائے جاتے ہیں اور سنیت کی حمایت کا جو رنگ جس ڈھنگ میں پایا جاتا ہے حضرت مولانا منور الدین دہلوی کی کتب میں یہ عناصر اِنتہائی درجہ میں ملیں گے۔ لہٰذا اِدارہ کی طرف سے کوشش جاری ہے کہ حضرت کی تصانیف کو بھی بازیاب کرایا جائے اور اس مجموعہ کی طرح انھیں بھی طبع کیا جائے۔ واللّٰہ بدیع الاسباب۔

تشکرات

اِس مقام پر سب سے بڑھ کر منت و تشکر کا اِستحقاق سیّد محمد عبداللہ قادری (واہ کینٹ) اور کتب خانہ اِبن عبداللہ (چک ۱۵ر شمالی، گجرات) رکھتے ہیں، جن کے خلوص کی برکت سے اِس مجموعہ کے پہلے تین رسائل منصۂ ظہور پر لانے کا باکرامت موقع میسر آیا۔ بعدہٗ ***Digital Library of India*** کی اِنتظامیہ ہے جن کی کوشش سے مجموعۂ ہٰذا کا آخری رسالہ ہم تک پہنچا۔ ڈاکٹر اے۔ ایس شاہ جہان پوری (کراچی) نے اپنی خصوصی تحریر سے ہمیں نوازا۔ ہمارے محبوب دوست اور اِدارہ کے محسن و مخلص جناب محمد عمیر اشرف مجددی (رحیم یار خان) نے ۲۰۰۰ر روپے اِس کتاب کی طباعت کی غرض سے بھیجے۔ تقبل اللّٰہ منه و یضاعفه له فی الدنیا و الآخرة۔ جب سے اِدارہ نے اِن رسائل کی طباعت کا باضابطہ اِعلان کیا ہے کئی احباب باقاعدگی سے ماہ، دو ماہ بعد بہ ذریعہ فون یا عند الملاقات اِستفسار کرتے تھے جس سے یک گونہ ترغیب ہوتی رہتی، اِس رعایت سے وہ بھی شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ کریم ان سب کی بھلائیاں اپنی بارگاہ میں منظور فرمائے اور ہمارے دین اور مسلک کے تمام لوگوں میں فروغِ علم کے راستوں پر اپنی توانائیوں اور وسائل کا زیادہ تر حصہ صرف کرنے کی توفیق ارزاں فرمائے۔ اللّٰھم انا نستعینك و نستهدیك و نتوکل علیك و نرجو رحمتك یا ارحم الراحمین۔

قدر شناسِ تراثِ اسلاف

محمد رضاء الحسن قادری

۴ر رجب ۱۴۳۴ھ/ ۱۵ر مئی ۲۰۱۳ء بہ روز بدھ

بہ جوارِ ضریح منور حضرت داتا گنج بخش علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

اِنتساب بہ نام

مولانا خیر الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے نانا

رُکن المدرّسین حضرت

مولانا منور الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

(متوفی 1275-6ھ/1858-9ء)

جنھوں نے

سرزمینِ ہند میں وہابیت کے سفیرِ اوّل [شاہ اِسمٰعیل دہلوی]

کی تردید و توبیخ میں پہل کی

اور اِس قدر نمایاں کردار ادا کیا کہ

اپنے دور کی تحریکِ ردِ وہابیت کے سالار تسلیم کیے گئے

Marfat.com

مولانا منور الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت تیرھویں صدی ہجری کے اِبتدائی سالوں میں ہوئی۔ آپ کے والد قاضی سراج الدین شہید رحمۃ اللہ علیہ احمد شاہ ابدالی کے عہد میں لاہور کے قاضی القضاۃ اور پنجاب کے افغان نائب السلطنت کے مشیر تھے۔ والدین کی طرف سے سلسلۂ نسب شیخ جمال الدین معروف بہ ''بہلول دہلوی'' پر منتہی ہوتا ہے جو حضرت مجدد الف ثانی اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہما کے معاصر تھے۔

اِبتدائی تعلیم علمائے لاہور سے حاصل کی، پھر دہلی حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کا قصد کیا اور ان کے حلقہ درس میں شریک ہوئے۔ وہاں آپ کے ہم درس مولانا رشید الدین خان دہلوی، مولانا برہان الدین، مولوی اسماعیل دہلوی، شاہ احمد سعید مجددی اور مولانا محمد وجیہ وغیرہ تھے اور یہ جماعت حضرت شاہ صاحب کے اوّلین تلامذہ کی تھی۔ تکمیل کے بعد خود اپنا حلقہ درس قائم کیا۔ آپ کے شاگردوں میں مشاہیر مولانا سدید الدین (مدرّسِ اوّل مدرسہ عالیہ، کلکتہ)، مولوی محبوب علی دہلوی، مولانا فضل اِمام خیرآبادی، مولانا محمد علی گوپاموی ہیں۔

سکھ راجا رنجیت سنگھ نے جب ملتان پر حملہ کیا تو اُس دوران محاصرے میں مولانا منور الدین کے والد کی شہادت ہو گئی، پھر آپ نے پنجاب سے ہجرت کر کے دہلی میں مستقل سکونت اِختیار کر لی۔ یہاں آپ کے درس و تدریس کا شہرہ بامِ عروج کو پہنچا تو سلطنتِ مغلیہ کے رُکن المدرّسین (وزیرِ تعلیم) کا عہدہ انھیں تفویض کیا گیا۔

تصانیف میں جوابِ رسالہ حسینیہ از شیعہ مصنف، شرح مشارق الانوار (عربی)، حاشیہ مطول، سیرۃ النبی (فارسی) نیز مَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ اور شد رحال پر ایک ایک اور مولوی اسماعیل دہلوی کے رد میں کئی رسالے تصنیف فرمائے۔ آپ کی کتابوں پر بہادر شاہ ظفر اور مفتی صدر الدین خاں آزردہ نیز دیگر بارسوخ علما کی تقاریظ موجود ہیں۔

تاریخی مباحثہ جامع مسجد دہلی کا حال بھی قلم بند کیا۔ ابوالکلام نے کہا ہے:

''مولانا محمد اسماعیل شہید مولانا منور الدین کے ہم درس تھے۔ شاہ عبدالعزیز کے اِنتقال کے بعد جب اُنھوں نے 'تقویۃ الایمان' اور 'جلاء العینین' لکھی اور اُن کے مسلک کا ملک میں چرچا ہوا تو تمام علما میں ہل چل پڑ گئی۔ اُن کے رد میں سب سے زیادہ سرگرمی بل کہ سربراہی مولانا منور الدین نے دکھائی۔ متعدد کتابیں لکھیں اور ۱۸۴۰ء والا مشہور مباحثہ جامع مسجد کیا۔ تمام علمائے ہند سے فتویٰ مرتب کرایا، پھر حرمین سے فتویٰ منگایا۔ ان کی تحریرات سے معلوم ہوتا ہے کہ اُنھوں نے اِبتدا میں مولانا اِسماعیل اور اُن کے رفیق اور شاہ صاحب کے داماد مولانا عبدالحی کو بہت کچھ فہمائش کی اور ہر طرح سمجھایا، لیکن جب ناکامی ہوئی تو بحث و رَد میں سرگرم ہوئے اور جامع مسجد کا شہرۂ آفاق مناظرہ ترتیب دیا جس میں ایک طرف مولانا محمد اسماعیل اور مولانا عبدالحی تھے اور دوسری طرف مولانا منور الدین اور تمام علمائے دہلی۔''

(آزاد کی کہانی خود آزاد کی زبانی بہ روایت ملیح آبادی، ص 5-44، مکتبہ اِشاعت القرآن، دہلی 1965ء)

سن ستاون کی جنگِ آزادی کے ایک یا دو سال بعد (1275-6ھ/1858-9ء) آپ کا اِنتقال ہو گیا۔

مولانا منور الدین نے اپنی بیٹی شیخ محمد ہادی اِبن شیخ محمد احسن سے منسوب کی جن سے مولانا خیر الدین دہلوی کی ولادت ہوئی۔

Marfat.com

مولانا خیر الدین خیوری دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ خیر الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ صدیقی النسب تھے اور ہند و حجاز کے تین ممتاز علمی گھرانوں سے تعلق رکھتے تھے:

۱- آپ کے والد شیخ محمد ہادی دہلی کے ایک مشہور خاندانِ علم وفضیلت سے تعلق رکھتے تھے، جس میں بہ یک وقت پانچ پانچ علمائے درس و اِفتاء واصحابِ سلوک وطریقت پیدا ہوئے ہیں۔

۲- نانا رُکن المدرّسین مولانا منور الدین دہلوی اپنے عہد کے مشاہیر اساتذۂ علم و درس اور اصحابِ طریقت وسلوک میں سے تھے اور اُن مخصوص اصحابِ کمال میں سے تھے جن کو اللہ تعالیٰ علومِ ظاہر و باطن کی جامعیت عطا فرماتا ہے۔ (اِن کا تذکرہ سابقہ صفحہ پر گزر چکا ہے)

۳- ماموں سسر مفتیِ مدینہ منورہ شیخ محمد بن ظاہر وتری جو گزشتہ دور کے اکثر علمائے حجاز کے اُستاذِ حدیث اور شیخ عبداللہ سراج کے بعد مکہ معظّمہ کے آخری محدث تھے۔ ان کے بعد اس درجے کا کوئی شیخ الحدیث حرمَین میں پیدا نہیں ہوا۔

(تذکرہ: ابوالکلام آزاد، مرتبہ مالک رام، ص 6-25، اِسلامک پبلشنگ ہاؤس، لاہور)

آپ کی پیدائش 1247ھ/ 1831ء میں بہ مقام دہلی ہوئی۔ ابھی آپ عمر کے چوتھے سال میں پہنچے ہوں گے کہ والد کا اِنتقال ہو گیا، کچھ ہی عرصہ کے بعد والدہ بھی رحلت کر گئیں۔ چناں چہ آپ کی تمام تر پرورش اور تعلیم وتربیت اپنے نانا کے زیرِ نگرانی ہوئی۔ مولانا منور الدین کے اپنے وقت کے جید علما سے گہرے مراسم تھے، لہٰذا لاڈلے نواسے کو ہر چشمۂ علم وحکمت سے آبِ فیض پینے کا شرف حاصل رہا۔ مولانا منور الدین دہلوی (متوفی 6-1275ھ/9-1858ء) کے علاوہ صدر الصدور دہلی مفتی محمد صدر الدین خان آزردہ (متوفی 1285ھ/ 1868ء)، اِمامِ حکمت وکلام علامہ محمد فضل حق خیر آبادی (متوفی 1278ھ/ 1861ء)، شاہ محمد یعقوب دہلوی (متوفی 1282ھ/ 1866ء)، شاہ محمد حلیم بلگرامی، مولوی محمد کریم (لال کوئیں والے)، مولوی محمد

Marfat.com

عمر، مولانا رشید الدین کے درِ دولت سے آپ نے علم کی خیرات پائی۔ نیز شیخ عبداللہ سراج، شیخ محمد بن ظاہر وتری اور چند علماے حجاز سے بھی درس لیا۔

مولانا خیر الدین نے بعض مردانہ ورزشیں اور تفریحی فنون بھی سیکھے۔ مثلاً پنجہ کشی میر پنجہ کش سے، تیراکی میر مچھلی سے، تیر اندازی قلعہ معلّٰی ہی کے ایک اُستاد سے، اِسی طرح کشتی لڑنا سیکھا۔ تب حافظ امام بخش خط نسخ کے امام تھے' ان سے خوش نویسی سیکھی۔ نشانہ اندازی، شمشیر زنی اور لکڑی کے فنون بھی سیکھے۔ اسی کا نتیجہ تھا کہ آخری وقت تک ان کا بدن کسرتی رہا۔

(ابوالکلام آزاد: شورش کاشمیری، ص 14، مطبوعاتِ چٹان، لاہور 1999ء)

مولانا خیر الدین نے سن ستاون کی جنگ آزادی کے بعد حجاز کو ہجرت کی اُس وقت جب کہ آپ کے نانا کا اِنتقال ہوا۔ ہجرت کے 10 سال بعد 1870-1ء میں آپ کی شادی مدینہ منورہ میں شیخ محمد بن ظاہر وتری کی بھانجی زینب (متوفی 1316ھ/1899ء) سے ہوئی جس کے بعد آپ نے مکہ مکرمہ کی شہریت اِختیار کر لی۔ اولاد میں تین بیٹیاں خدیجہ بیگم، فاطمہ بیگم آرزو (متوفی 1385ھ/1966ء)، حنیفہ بیگم آبرو (متوفی 1362ھ/1943ء) اور دو بیٹے ابوالنصر غلام یٰسین آہ دہلوی (متوفی 1324ھ/1906ء) اور (محی الدین فیروز بخت) ابوالکلام احمد آزاد دہلوی (متوفی 1377ھ/1958ء) تھے۔

کچھ عرصہ حرمِ مکہ میں درس دیتے رہے، ان سے پہلے کسی ہندوستانی کو یہ شرف حاصل نہ ہوا تھا۔ (ابوالکلام آزاد: شورش کاشمیری، ص 14)

1894ء میں کلکتہ آ گئے اور یہیں کے ہو کر رہ گئے۔ ہندوستان آمد سے پہلے اور بعد آپ نے (قونیہ، قسطنطنیہ) ترکی، (قاہرہ) مصر، (بغداد) عراق اور دیارِ شام تا ایشیاے کوچک و جزیرۃ العرب کے طول و عرض میں کئی دورے کیے، کہیں کچھ ماہ' کہیں کچھ سال قیام کیا۔ وہ خلافت کا دورِ عظیم تھا۔ خلیفۂ وقت اور شریفِ مکہ عبدالمطلب دونوں کے آپ معتمد تھے۔ حتی کہ سلطان اور شریف کے آپس میں جب ناراضی ہوئی تو سلطان نے اِس تعلق سے بعض واقعات کی تصدیق میں مولانا خیر الدین سے مدد چاہی۔ سلطان نے مولانا خیر الدین کو "تمغۂ حمیدی" سے بھی نوازا۔ دوسرے اعلیٰ حکومتی عہدہ داروں میں بھی قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔

جن علاقوں میں آپ قیام کرتے وہاں کے لوگ کثرت سے آپ کے مرید ہو جایا کرتے

تھے۔عرب ممالک کے علاوہ ہندوستان کے ہر بڑے شہر حصوصاً دہلی، بھوپال، بمبئی، کاٹھیاواڑ، گجرات، رنگون، کلکتہ میں ان کے بہت زیادہ مریدین موجود تھے۔کلکتہ میں باوجود ضعیف العمری اور بیماری کے رُشد وہدایت کا سلسلہ جاری رکھا۔وہاں آپ کے مریدوں کی تعداد ہزاروں تک پہنچ چکی تھی۔اس زمانے میں ایک ایک مجلس میں پانچ سو یا ہزار آدمی مرید ہوتے۔

آپ کی تصنیفات کے نام حسب ذیل ہیں:

۱- نجم المبین لرجم الشیاطین

(عشر مجلدات. اشهر مشاهير تضانيف الخيورى و اكبرها فى الرد على الوهابية)

۲- البصائر العشرة الجلية لناظرى الجزء الاول من العقائد الخيورية

۳- درج الدرر البهية فى ايمان الآباء و الامهات المصطفوية المعروف بالعقائد الخيورية (٪80)

۴- خير الامصار مدينة الانصار

۵- الستة الضروريه في المعارف الخيوريه

۶- حفظ المتين عن لصوص الدين

۷- اسباب السرور لاصحاب الخيور

۸- الاوراد الخيورية سلالة الادعية الماثورية

۹- تبيان عقائد الفريقين من اهل الحب و البغض فى الدارين

۱۰- سراجِ منیر ترجمہ تبصیر الضریر

۱۱- تقلید کی بابت رسالہ

۱۲- خضر علیہ السلام سے متعلق مقالہ

۱۳- قصائد نعتیہ ومدحیہ ومقامات

۱۴- ترکی صرف ونحو

۱۵- عربی، فارسی، ترکی لغت (حرف 'فا' تک)

۱۶- ردِ نذیر حسین دہلوی ۱۷- مفصل خاندانی حالات

مولانا خیر الدین دہلوی وہابیہ کے رد کرنے میں بڑے مشہور تھے۔اگر ایک جامع جملے میں اُن کی تمام شہرت کو سمیٹنا چاہیں تو وہ یوں ہوگا کہ ابوالکلام آزاد نے اپنی ساری زندگی میں وہابیت

Marfat.com

کی اِتنی حمایت نہیں کی ہوگی جتنی مولانا خیرالدین نے اُن کی مخالفت کی۔ درونِ خانہ گفت گو ہو کہ وعظ برسرِ منبر، مناظرہ کی بزم ہو یا تحریر کا میدان اُن کا موضوعِ سخن ردِ وہابیت ہوتا، عوامی اسٹیج ہو یا پھر حکومتی ایوان مولانا خیرالدین نے وہابیوں کی اصلیت ظاہر کرنے سے باز نہ آتے۔ حجاز میں اُنھوں نے وہابیت کے خلاف محاذ کھولا اور اِس سلسلے میں بڑے بڑے تنازعات سے گزر گئے۔ شریفِ مکہ نے ہندوستانی اکابرِ وہابیہ کو ۳۹'۳۹ کوڑے لگانے کا حکم آپ کے کہنے پر دیا، آپ ہی کی بہ دولت اُن کا وہاں رہنا ناممکن ہو گیا۔ قسطنطنیہ کے عوام کو وہابیوں کے باطل عقائد کا شعور دیا اور اُنھیں اُن کی مخالفت پر کمر بستہ کیا۔ ہندوستان میں جتنا عرصہ ٹھہرے یہاں بھی اُنھوں نے وہابیت کا جینا دوبھر کیے رکھا۔ اُن کے رد میں مستقل کتابیں لکھیں، بل کہ اپنی ہر کتاب میں ہی ان کی مذمت کی اور ان کے غیر اِسلامی نظریات کا پردہ چاک کیا۔ مولانا خیرالدین ہندی وہابیوں کے بھی اتنے ہی مخالف تھے جتنے نجدی وہابیوں کے۔ وہ ردِ وہابیت کے شعبے میں اپنا جداگانہ تشخص رکھنے کے باوجود اپنے نانا مولانا منورالدین دہلوی کے پیش رو تھے، نیز حضرت سیف اللہ المسلول شاہ فضل رسول بدایونی اور تاج الفحول شاہ عبدالقادر بدایونی رحمۃ اللہ علیہما کو اپنا ہم مسلک گردانتے تھے۔ وہ کہتے تھے:

"گم راہی کی موجودہ ترتیب یوں ہے کہ پہلے وہابیت، پھر نیچریت، نیچریت کے بعد تیسری قدرتی منزل جو اِلحادِ قطعی ہے۔" (آزاد کی کہانی خود آزاد کی زبانی، ص 359)

آپ کی وفات 17 رجب 1326ء/15 اگست 1908ء بہ روز ہفتہ بہ عمر 77 سال ہوئی۔ مانک تلہ کے قبرستان میں اپنی اہلیہ کی قبر کے پہلو میں دفن ہوئے۔ "دبدبۂ سکندری"، رام پور میں یہ قطعہ تاریخ وفات درج ہے:

قضا کرد اُف مولوی خیر دین — فقیہ زماں اہل جوش و خروش
سنہ فوت چوں خواستم از خرد — بگفتا "فضایل پناہ اہل ہوش"

آپ کی وفات پر دُنیا کے مختلف ممالک جنوبی افریقہ، ٹرانسوال، زنجبار، سیلون، برما، جاوا، سنگاپور، ہانگ کانگ، حجاز، شام، مسقط وغیرہ سے تعزیتی پیغامات آئے اور بعض جگہ جلسے بھی منعقد کیے گئے اور اخبارات میں ان کی رودادیں شائع ہوئیں۔

(ایک علمی خاندان: سیّد شفقت رضوی، ص 24,39، ادارۂ تحقیقاتِ افکار و تحریکاتِ ملّی پاکستان 1990ء)

Marfat.com

یادش بہ خیر

ابوالنصر غلام یٰسین آہ
کی ایک تحریر سے اِقتباس

''مجھے یاد ہے کہ قبلہ والد مجھے صغر سنی میں یہ دُعا دیا کرتے تھے کہ 'پیارے! خدا تجھے آدمی بنائے!' اور ایک مرتبہ نہیں، بار بار اور ہمیشہ یہی جملے فرماتے۔ مجھے بہ اِقتضائے کم فہمی و کم عمری کچھ یوہیں سا ناگوار معلوم ہوا کہ لیجیے مَیں تو ان کی نظر میں کوئی آدمی ہی نہ رہا، جب تو یوں فرماتے ہیں کہ خدا اسے آدمی بنائے اور ہاتھ پاؤں دیکھ دیکھ کر (اور کبھی کبھی آئینے میں چہرہ دیکھ کر) دل ہی دل میں کہوں کہ کیا بھئی مَیں آدمی نہیں ہوں، سچ مچ حیوان ہو گیا' حیوان! مگر اب جو غور سے کام لیتا ہوں تو خدا جانتا ہے عجیب عجیب نکتے اور طرح طرح کے فوائد اسی ایک جملے سے مترشح ہوتے ہیں جس کا بیان خالی از طوالت نہیں۔''

(مضمون ''تربیت، تعلیم اور صحبت''، ''مرقع عالم''، ہردوئی، ۱۹۰۲ء؛
بہ حوالہ: کچھ ابوالکلام آزاد کے بارے میں: قاضی عبدالودود، ص ۲۴، خدا بخش اورینٹل لائبریری پٹنہ، ۱۹۹۵ء)

Marfat.com

خصائلِ خیرالدین

ابوالکلام آزاد کی زبانی

اُن کے بہت سے عادات وخصائل ایسے تھے جو قابل ذکر اور گزشتہ سوسائٹی کی یادگار ہیں۔ مثلاً پابندیِ اوقات، اُن کی زندگی کے تمام اوقات اِس درجہ منتظم تھے کہ نشست و برخاست، اکل و شرب، ملاقات وصحبت، تحریر وتقریر؛ اِن تمام باتوں کے لیے جو اوقات قرار پا گئے تھے اُن میں کبھی تبدیلی نہیں ہوسکتی تھی۔ ہم لوگ ان کے اوقات سے گھڑی کی طرح وقت معلوم کرتے تھے اور جب کبھی دونوں میں اِختلاف ہوتا تو گھڑی کو غلط سمجھتے تھے.....

ایک بہت بڑی بات جو اُن کے یہاں پہنچ کر ہر شخص محسوس کر لیتا تھا وہ بندگانِ اِلٰہی کے ساتھ یکساں سلوک تھا، جس میں امیر غریب کی کوئی تفریق نہ تھی، ملاقات کے لیے جس ہال میں سب لوگوں کو اِنتظار کرنا پڑتا تھا اُس میں صرف چٹائی فرش ہوتا تھا اور رئیس وغریب سب کو وہیں جا کر بیٹھنا پڑتا تھا، جس کمرے میں وہ لوگ ملتے تھے اُس میں دری کا فرش، ایک گاؤ تکیہ اور ایک چھوٹی سی گدی ہوتی تھی جس پر وہ خود چوبیس گھنٹے بیٹھتے تھے اور خواہ کوئی شخص آئے اُس کو وہیں اُن کے سامنے بیٹھنا پڑتا تھا۔

اُن کی تعلیم وتربیت اُس سوسائٹی میں ہوئی تھی جو ہندوستان کی قدیم اِسلامی تہذیب کی آخری یادگار تھی..... اِس سوسائٹی، خاندانی وراثت اور ذاتی اِعتدالِ طبیعت کی وجہ سے اُن کے اخلاق وعادات میں بہت سی باتیں ایسی جمع ہوگئی تھیں جو اِس زمانے میں کم نظر آتی ہیں۔ ازاں جملہ اُن کی خودداری تھی، عمر بھر کسی امیر ورئیس کی تعظیم نہیں کی اور بہ جز علما اور اپنے اساتذہ کے اور کسی کی تعظیم میں کبھی کھڑے نہیں ہوئے۔ کبھی کسی امیر کے دروازے پر نہیں گئے اور باوجود سخت اِلتجاؤں کے بھی کبھی اُمرا کی دعوتیں قبول نہیں کیں۔ ایک سال میں وہ کتنے مرتبہ اور کس کس کے

Marfat.com

یہاں جائیں گے؟ یہ بالکل ایک طے شدہ معاملہ تھا اور نہ گھٹتا تھا' نہ بڑھتا تھا.....

سب سے زیادہ قابل ذکر واقعہ اُن کی بے لاگ اور بے باک حق گوئی کا ہے جو ہمیشہ اہل دُوَل کے مقابلے میں نمایاں رہتی تھی جن اشخاص کے متعلق اُن کو متنبہ کرتے تھے اور رعب و ہیبت کا یہ حال تھا کہ اُنھیں سر جھکا کر سب کچھ سننا پڑتا تھا..... وہ غربا کی دعوتیں نہایت خوشی سے قبول بھی کر لیتے تھے، لیکن اہل دُوَل و اُمرا سے اُن کا تعلق بالکل بے لاگ رہتا تھا اور ممکن نہ تھا کہ ایک ذرّہ بھر بھی دُنیاوی اِحسان ان کا اپنی گردن پر لیں، وہ لوگ آتے تھے، اپنے دینی و دُنیاوی معاملات پیش کرتے تھے اور ہر طرح کی اِعانت انھیں حاصل ہوتی تھی، لیکن وہ خود اُن سے کسی طرح کی اِعانت قبول نہ کرتے تھے۔ نتیجہ یہ تھا کہ اُن کو بادشاہوں کی طرح حکم دیتے تھے اور بے نیازوں کی طرح اُن کے گھمنڈ اور غرور کو ٹھکرا دیتے تھے۔ ہمیشہ ہم لوگوں کو نصیحت کرتے تھے کہ امیروں سے غرور اور غریبوں کے مقابلے میں عجز و نیاز؛ یہی صحیح عادلانہ اخلاق ہے۔ خود اُن کا عمل بھی ٹھیک یہی تھا۔ یہ بات کیسی تعجب انگیز سمجھی جائے گی کہ بڑے بڑے اُمرا تو برسوں تک اِس آرزو میں رہتے تھے کہ ایک مرتبہ اپنے یہاں لے جائیں اور نہیں جاتے تھے، مگر کتنے ہی غریب و فقیر اُن کے عقیدت مند ایسے تھے جن کے چھپر کے کچے مکانوں میں چلے جاتے تھے اور ماحضر قبول کر لیتے تھے.....

.....اگر ایسے آدمیوں کا شمار کیا جائے جو پریشانی و غربت کی حالت میں اُن کی دُعاؤں کے طالب ہوئے اور پھر اچانک اِنتہا درجے کی خوش حالی تک پہنچ گئے تو اُن کی تعداد اتنی وسیع ہے کہ شمار نہیں کی جا سکتی..... اُن کی نسبت یہ دُور دُور تک مشہور ہو گیا تھا کہ غریب آدمی اُن سے مرید ہوتا ہے اور دولت و سعادت لے کر واپس ہوتا ہے..... ہمیشہ ہزاروں آدمیوں کا اُن کے دروازے پر ہجوم رہتا تھا۔ بیمار شفا کے لیے آتے تھے، مفلس دولت کے لیے، مائیں اولاد کے لیے، کاروباری مشورے کے لیے اور اِس ہجوم میں خال خال وہ بھی ہوتے تھے جو خدا کی طلب میں آتے تھے۔ اِس کا بلاشبہہ اُنھیں ہمیشہ سخت ماتم رہتا تھا۔ گھر میں بارہا ہم نے دیکھا کہ سرد آہیں بھرتے تھے اور کہتے تھے کہ تمام وقت طلب گارانِ دُنیا کے لیے صرف ہو جاتا ہے اور طلب گارِ آخرت کوئی بھی نہیں ملتا۔ اِسی وجہ وہ ایسے لوگوں کے بڑے خواہش مند و شائق رہتے تھے اور جو اس طلب میں آتے تھے اُن سے بڑی محبت کرتے تھے۔

Marfat.com

ایک خاص وصف اُن کی طبیعت کا جو اُن کو عام صف سے الگ کر دیتا ہے طبیعت کی فیاضی، سیر چشمی اور دریا دلی تھی، اُن کو دیکھ کر خیال نہیں ہوتا تھا کہ لوگوں سے لینے والے ہیں بل کہ ہر آنکھ محسوس کر لیتی تھی کہ لوگوں کے دستِ سوال پر اُن کا دستِ بخشش اُٹھا ہوا ہے۔ کوئی دِن ہم نے ایسا نہیں دیکھا کہ کم سے کم پندرہ بیس آدمیوں نے اُن کے دستر خوان پر کھانا نہ کھایا ہو۔ طبیعت میں بے اِنتہا علو و بلندی تھی۔ دنایت و خست سے نہایت سخت نفرت کرتے تھے اور اسی کی ہم سب کو تلقین کرتے تھے، جو چیز لیتے قیمتی لیتے، جس کو کچھ دیتے زیادہ سے زیادہ دیتے، علماء و فقرائے وقت میں سے کوئی شخص ایسا نہ ہوگا جو اُن سے ملا ہو اور جاتے وقت اُس کو اُنھوں نے ایک رُومال نہ دیا ہو جس کے کونے میں نوٹ بندھے ہوتے تھے۔

اُن کی طبیعت میں مذاہب و اقوام کی نسبت بھی ایک عجیب طرح کی بے تعصبی تھی۔ ہزاروں ہندو، پارسی، یہودی، عیسائی عقیدت مندانہ اُن کے پاس آتے تھے اور اپنے مقاصد پیش کرتے تھے۔ اُن کے معتقدین میں بمبئی کے چند پارسی اور ہندو ایسا غیر معمولی اعتقاد رکھتے تھے کہ اُن کے اِنتقال کے بعد جب اُنھوں نے مجھ سے پوچھا کہ ہم اُن کو کیوں کر خوش کر سکتے ہیں؟ اور مَیں نے کہا کہ مسلمان ہو کر! تو اُن میں سے ہز مز جی نرسی مسلمان ہو گیا۔ یہ ایک بہت بڑا دلال تھا۔

اُن کی طبیعت میں یہ بات بھی تھی کہ ہمیشہ خوش پوشاک رہتے تھے، اور اِس بارے میں بڑا خیال رکھتے تھے۔ نہایت قیمتی لباس پہنتے اور ہر طرح کا کپڑا جو گھر میں مستعمل ہوتا قیمتی سے قیمتی منگواتے تھے وہ ہم لوگوں سے کہتے تھے کہ یہ اللہ کی نعمت کا بہترین ذریعۂ شکر ہے اور اِمام مالک اور اِمام ابوحنیفہ کی خوش پوشاکی کے واقعات سناتے.....

..... جہاں تک مجھے خیال ہے وہ وہابیوں کے کفر پر وثوق کے ساتھ یقین رکھتے تھے۔ اُنھوں نے بارہا فتویٰ دیا کہ وہابیہ یا وہابی کے ساتھ نکاح جائز نہیں!..... مدت العمر اُن کی تمام تصنیف و تالیف، وعظ و مباحث کا تنہا مرکز و مطمح رہی ہے۔ مجھے اپنے بچپن کی پرانی سے پرانی مسموعات جو یاد آتی ہیں اُن میں وہابیت کا ذکر موجود پاتا ہوں.....

(''آزاد کی کہانی'' سے اِقتباسات، از ص 131 تا 145)

Marfat.com

حضرت شیخ خیر الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

ایک عجیب بات

---ڈاکٹر ابوسلمان شاہ جہان پوری*---

اِس بات کا مجھے ایک بار نہیں، کئی بار خیال آیا، لیکن کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ آپ بھی غور فرمایئے!

ان کے خاندان کی تاریخ موجود ہے، لیکن ان کے قریبی بزرگ چچا، تایا ۱۸۵۷ء سے بہت پہلے حجاز ہجرت کر گئے تھے۔ ان کے والد اور والدہ کا ان کی تین چار برس کی عمر میں اِنتقال ہو گیا تھا اور ان کی پرورش اور تعلیم و تربیت ان کے نانا حضرت منور الدین نے کی تھی جو حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی کے تلامذہ میں سے تھے، مفتی صدر الدین آزردہ کے نہایت قریب و عزیز دوستوں اور شرکائے درس میں سے تھے، حضرت علامہ فضل حق خیرآبادی کے نہایت قریبی دوستوں میں سے تھے۔ نیز یہ کہ حضرت علامہ شاہ اِسمٰعیل شہید کے حریفِ بذلہ تھے۔ دہلی میں ان کی شادی ہوئی، ان کی اولاد تھی، ان کا اپنا گھر، اپنے پیچھے چھوڑے خاندان کے باقیات کو قصور جا کر دہلی لائے تھے اور اپنے ساتھ انھیں آباد کیا تھا۔ ان کے حالات، تذکار اور تاریخ کہاں ہے؟

ہمارے موضوع علیہ بزرگ حضرت علامہ مولانا خیر الدین رحمۃ اللہ علیہ ۱۸۳۱ء میں دہلی میں پیدا ہوئے۔ ان کا ایک گھر تھا، محلہ تھا، گلی کوچے تھے، اس میں بیسیوں بچے تھے، جن کے ساتھ وہ کھیلے ہوں، عمر کا ایک حصہ ان کے ساتھ گزارا ہو، وہاں کے مکتب میں پڑھا ہوگا، ان کے شریک درس طالب علم ہوں گے اور بہ سلسلہ اعلیٰ درجات اور فراغت علمی کا ایک مقام حاصل کیا ہوگا۔ وہ سب کہاں گئے؟ آیا اس کا کوئی سراغ ملتا ہے؟ حضرت رحمۃ اللہ علیہ جب دہلی سے اپنے نانا کے ساتھ حجاز کے لیے عازمِ سفر ہجرت ہوئے ہوں تو وہ ۲۶، ۲۷ برس کے نوجوان ہوں گے اور فراغت تعلیم کے بعد انھوں نے ۵، ۶ برس لازماً عیش و فراغت یا عملی زندگی ہوگی۔ آیا اس کی کوئی تاریخ ہے؟ اگر نہیں تو حضرت مولانا خیر الدین کے عقیدت مندوں اور ان کے پرستاروں اور محی الدین ابوالکلام آزاد دہلوی کے شیدائیوں کے لیے بھی بہت بڑی چنوتی ہے جو ان سے جواب طلب کرتی ہے۔

---

* ڈائریکٹر ابوالکلام آزادری سرچ انسٹی ٹیوٹ، نارتھ کراچی ٹاؤن، کراچی

Marfat.com

مولانا خیرالدین دہلوی

سے ابوالکلام آزاد کا ناروا طرزِ عمل

---راجا رشید محمود*---

مولانا خیرالدین خیوری دہلوی رحمۃ اللہ علیہ برِعظیم پاک و ہند کی مظلوم ترین شخصیتوں میں سے ہیں۔ان کا تبحر علمی، درس وتدریس اور وعظ وتذکیر میں ان کی مخلصانہ کاوشیں، مختلف علوم میں ان کی منتہیانہ حیثیت، تصنیف وتالیف میں ان کی نمایاں کارکردگی، علم ودانش اور تبلیغ وفروغِ شعائرِ دینی کے لیے مختلف ممالک میں ان کے اسفار.....ان میں کون سی ایسی عادت یا کوشش تھی کہ ان کے حالات کو پردۂ اِخفا میں رکھا جاتا۔اگر اولاد میں سے کوئی غیر معمولی ذہانت وذکاوت کا حامل تھا اور بہ وجوہ اپنے والد سے مختلف راستے کا راہی بنا تو کیا اس کے لیے یہ بھی ضروری ٹھہرا کہ وہ اپنے والد کے حالات نہ لکھے، خود کو شاعر کہلوانے کے شوق میں والد کی شاعری ہی کو تسلیم نہ کرے۔اور پھر، والد کی دین سے گہری وابستگی اور محبت کی دشمنی میں ہندوؤں کا تابعِ مہمل بن جائے۔والد کا دِینی تشخص اور علمی تخصص اسے غیر مسلموں کو منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر بٹھانے، ان سے مدرسوں، مسجدوں کا اِفتتاح کروانے اور انھیں خوش کرنے کے لیے تفسیری ''اِجتہاد'' پر اُکسائے۔اسے اپنے والد کی محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم، تحفظِ ناموسِ رِسالت کی کوششوں سے ناپسندیدگی اس کے مخالف جادے پر گام زن کردے، یہ کیا کہ والد اگر اپنے آقا و مولا حضور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے خلاف کوئی فقرہ، لفظ یا شوشہ برداشت نہ کرنے کی غیرتِ اِیمانی رکھتا ہو تو بیٹا قادیانیوں سے ربط ضبط قائم کرلے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ اولاد بعض اوقات اپنے ماں باپ کی راہ سے الگ یا مختلف راہ بھی اپنا لیتی ہے اور اس کے لیے کوئی مذہبی، سیاسی یا اخلاقی جواز بھی رکھتی ہے یا تلاش کرلیتی ہے۔بعض ناخلف اپنے والدین سے دشمنی کی حد تک بھی چلے جاتے ہیں لیکن اِس مخاصمت کی مثالیں کم ملتی ہیں کہ کوئی دین ہی کی نئی تعبیر کردے یا اِسلام اور پیغمبرِ اِسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزت وناموس ہی کو داؤ پر لگادے۔

---

* صدر ایوانِ نعت (رجسٹرڈ)-ایڈیٹر ماہ نامہ ''نعت''، لاہور

Marfat.com

ابوالکلام مولانا خیرالدین کی دِین سے محبت وعقیدت سے یوں نفور ہوئے کہ ہندو مسلم اِتحاد سے آگے بڑھ کر متحدہ قومیت کے پرچارک بن گئے۔ حضور رسول کریم علیہ التحیۃ و التسلیم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والے میرزا غلام احمد قادیانی کے بارے میں اچھے خیالات کا اِظہار کرنے لگے' اس کے جنازے میں شریک ہوئے' قادیان میں ان کے پیچھے نماز پڑھی۔ ہندوؤں کو خوش کرنے کے لیے ''رنگیلا رسول'' قسم کی کتابوں کی اِشاعت پر مسلمانوں کو غیرت و حمیت کا مظاہرہ نہ کرنے کی تلقین کی.....اور پتا نہیں کیا کیا۔

مولانا خیرالدین تصوف کے داعی تھے' پیر طریقت تھے' ان کی حضورِ پرنور ﷺ سے محبت واضح ہے' تبلیغ دین میں ان کی کاوشیں سامنے ہیں' انھوں نے حضور فخر موجودات باعثِ ظہورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آباء واُمہات کے اِیمان پر دلائل وہ براہین سے پُر کتاب لکھی' وہابیوں کے خلاف تصنیف وتالیف اور زبان وبیان کے ذریعے آواز اٹھائی' ناموسِ صحابہ اور ناموسِ اہل بیت کی حفاظت کے لیے کارروائیاں کیں' حرمِ کعبہ میں وعظ کرتے رہے، قرآنِ مجید کے معارف و غوامض پر سال ہا سال درس دیا، شاید نقش بندی سلسلے کے مجاز تھے لیکن وحدت الوجود کا پرچار بھی کرتے رہے۔ کسی کو ان سے مسلک یا کسی موضوع کے اعتبار سے اختلاف ہو تو اس کا اِظہار کیا جاسکتا ہے، لیکن ان کے تذکرے ہی سے اِغماض کا کیا جواز ہے۔ کچھ لوگوں نے ابوالکلام پر لکھتے ہوئے چند سطروں یا چند پیروں میں ان کی بات کی ہے۔ اسی طرح جہاں مجبوری آن پڑی ہے' وہاں ابوالکلام نے بھی اچھا یا بُرا' ان کا ذکر کیا ہے، لیکن ان کے کچھ حالات سب سے پہلے پروفیسر سیّد شفقت رضوی نے خاندانِ ابوالکلام کے حوالے سے بیان کیے۔ اور اب راقم الحروف نے ان کی نعت گوئی کو سامنے لانے کی نیت سے کام کیا ہے۔ ربِّ کریم ان کی دین' شعائرِ دین اور سرکارِ ابد قرار ﷺ سے محبت وعقیدت کو قبول فرمائے اور ان کی خامیوں' غلطیوں سے درگزر فرمائے۔

ابوالکلام کو جتنی والہانہ محبت ہندوؤں' ہندو ازم اور قادیانیوں سے تھی' کاش اس کا دس واں بیس واں حصہ اپنے والد سے ہوتی!!!!

تصانیفِ خیوری ذخیرۂ سیّد نور محمد قادری میں

---محمد عبداللہ قادری ---

مولانا محمد خیرالدین خیوریؒ کی حسب ذیل کتابیں کتب خانۂ ابن عبداللہ میں محفوظ ہیں:

1- البصائر العشرة الجلية لناظرى الجزء الاوّل من العقائد الخيوريّة

2- درج الدرر البهيّة فى ايمان الآباء و الامّهات المصطفويّة

3- السنّة الضروريّة فى المعارف الخيوريّة

4- خير الامصار مدينة الانصار 5- حفظ المتين عن لصوص الدين

یہ کتب سیّد نور محمد قادری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس اُن کے اُستاد مولوی غلامِ نبی صاحب مرحوم چک ۱۰۷ر شمالی ضلع سرگودھا کی وساطت سے آئیں۔ مولوی صاحب کتبِ نادرہ کا کاروبار کرتے تھے، جوں ہی انھیں کوئی نایاب نسخہ ملتا تو اپنے جاننے والے اہل علم وصاحب ذوق حضرات سے رابطہ کرتے اور خط میں کتاب کی مکمل تفصیل تحریر کرتے تھے۔ اگر کسی کو چاہیے ہو تو لے لے...!!

سیّد نور محمد قادری رحمۃ اللہ علیہ نے مئی ۱۹۴۵ء میں اِسلامیہ ہائی اسکول واڑہ عالم شاہ ضلع گجرات (قائم شدہ ۱۹۲۰ء) سے میٹرک کیا۔ اُس زمانہ میں مولوی غلامِ نبی مرحوم وہاں مدرّس تھے۔ ویسے بھی مولوی صاحب کی ایک عزیزہ چک ۱۵ر شمالی سے کچھ فاصلہ پر مشراں والا میں مقیم تھیں۔ جب کبھی مولوی صاحب انھیں ملنے آتے تو چک ۱۵ر شمالی میں سیّد نور محمد شاہ قادری کو بھی ملنے آجاتے۔

والد مکرم سیّد نور محمد قادری نے مولوی غلام نبی صاحب سے کئی کتب خریدی تھیں۔ سیّد نور محمد قادری کے ذخیرہ میں بہت سے نایاب، کم یاب قلمی، مطبوعہ نوادر اب بھی موجود ہیں۔

مولانا محمد خیرالدین خیوریؒ کی مذکورہ کتب کچھ عرصہ سیّد نور محمد قادری کے علمی، ادبی دوست حضرت حکیم محمد موسیٰ امرت سری بانی مرکزی مجلس رضا لاہور (قائم شدہ ۱۹۶۸ء) کے پاس اُن کے مطب ۵۵ ریلوے روڈ میں رہیں۔ اِس عرصہ میں کئی صاحب ذوق حضرات دیکھ چکے تھے۔ نام ور محقق، علم دوست، محترم محمد عالم مختارِ حق نے بھی مذکورہ کتب کو دیکھا اور اپنے علمی دوست ابو سلمان شاہ جہان پوری کو ان کے بارے بتایا۔ ابوسلمان شاہ جہان پوری صاحب نے محمد عالم مختارِ حق صاحب سے کہا کہ اگر سیّد نور محمد قادری ''کتبِ خیوری'' فروخت کرنا چاہیں تو مَیں خرید لوں

Marfat.com

گا۔ جناب محمد عالم مختارِ حق نے سیّد نور محمد قادری سے بہ ذریعہ خط رابطہ کیا تو جواباً اُنھیں لکھا:

''ابوالکلام کے والد مولانا خیر الدین خیوری کی پانچ کتابوں کا سیٹ میرے پاس موجود ہے جن میں سے ایک بڑے سائز کے ساڑھے چھ سو صفحات پر مشتمل ہے، لیکن اب مَیں اسے اپنے پاس سے جدا نہیں کرنا چاہتا۔'' ۱۱ مارچ ۱۹۷۷

دوسرے خط کے جواب میں شاہ صاحب نے لکھا:

''گذارش ہے کہ ابوالکلام آزاد کے والد مولانا خیر الدین کی کتابیں میرے ہی پاس ہیں، فروخت نہیں کیں۔ آپ ابوسلمان صاحب کو لکھیں کہ وہ مجھ سے رابطہ قائم کریں۔ ایک تو وہ ابوالکلام پر تازہ چھپی ہوئی کتابوں کی ایک ایک اعزازی کاپی اِرسال کریں۔ دوسرا اگر وہ چاہیں تو مَیں انھیں مولانا خیر الدین پر ایک کتابچہ ترتیب دے دوں جس میں اُن کی تصانیف (جو میرے پاس موجود ہیں) کا تعارف تفصیلی طور پر شامل ہو۔ مولانا خیر الدین عربی زبان کے بلند پایہ نعت گو تھے، کتابچہ کے ساتھ اُن کی ہر ایک کتاب کے سرورق کا فوٹو بھی منسلک کر دیا جائے گا۔'' ۱۸ جون ۱۹۸۹ء

جس زمانے میں پروفیسر محمد اسحٰق قریشی، فیصل آباد اپنا ڈاکٹریٹ کا مقالہ ''برصغیر پاک و ہند کی عربی نعتیہ شاعری'' تحریر کر رہے تھے ان میں مولانا خیوری کی جن کتابوں سے اِستفادہ کیا گیا ہے وہ اِسی کتب خانے سے فراہم ہوئی تھیں۔ اس ضمن میں سیّد نور محمد قادری صاحب نے قریشی صاحب کو مولانا کی عربی نعتوں کا ترجمہ کرنے کا بھی کہا جو چند عوارض کی بنا پر فی الفور ممکن نہیں ہوا، البتہ ڈاکٹر قریشی نے بعد کی کسی فرصت میں ترجمہ کرنے کی ہامی بھری تھی۔ بل کہ راقم سے لاہور کی حضرت مجدد الف ثانی کانفرنس میں ملاقات کے دوران اُنھوں نے کہا کہ مولانا خیر الدین خیوری والی کتب آپ مجھے بھیج دیں، مَیں فیصل آباد سے شائع کروانے کی کوشش کروں گا۔

لیکن یہ سعادت عظمیٰ اللہ نے ''دار الاسلام، لاہور'' کے حصے میں لکھی تھی۔ 21 مارچ 2010ء کو حافظ محمد رضاء الحسن قادری لاہور سے واہ کینٹ تشریف لائے۔ اُنھوں نے حضرت مولانا خیر الدین خیوری رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر کیا اور کہنے لگے: ''مَیں خاص ان کتابوں کے لیے آپ کے پاس آیا ہوں، آپ مجھے یہ عنایت کر دیں، مَیں انھیں اپنے اِدارے کی جانب سے شائع کرنا چاہتا ہوں۔'' چناں چہ تب سے عملاً ان کی اِشاعت کا کام شروع تھا اور بحمد اللہ 3 سال 2 ماہ بعد مئی 2013ء میں یہ چھپ کر آپ قارئین کے سامنے ہیں۔ اللہ کریم ان کی یہ سعی مشکور فرمائے۔

Marfat.com

این چه روحیست از روح خدا آوردم
این چه روحیست که از روح لقا آوردم

جان دل غمزده را مژده ایمان باشد
بلبل دل شده را چه بهار ثنا آوردم

الحمد لله الملک الغفار + که این رساله جمیله الانوار + موسوم بـ

خیر الامصار
بمدینة الاذکار

بتصحیح انیق رشیق الاصابع + منشی محمد هدایت الله مالک ہادی المطابع + طبع شد

این چه لعلیست که از بحر و بر خشار آورد
گنج بے رنج بالطاف لقا آوردم

مدح لکھا ورد خیر البشر آوردم
این چه مدحیست که از عجز و فا آوردم

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسمت خاکِ مدینہ جانِ عثمان پر عیاں
کیا قدر مروان کو جو دشمنِ اہلِ جنان

جانِ صدیقی فدا طاہا پہ دائم یا سرور
کیا قدر بوجہل کو جو پیشوائے مشرکان

ہے عروجِ جانِ مومن پنجگانہ جو نماز
کیا قدر جانے ولیدی جو کہ مجنونِ جنان

لولو و مرجان عزیزِ جانِ زہرا بالضرور
کیا یزیدی کو قدر وہ کورِ چشمی ہر زمان

حاملِ لولو و مرجان مصطفٰے اہلِ بصر
کیا قدر جانے ابوجہل کو جو پیتِ انس و جان

اعتقادِ بوبریہ ہے حسنِ ربی حضور
کیا قدر جانے ولیدی جو زنیمی بے گمان

ہے خیوری کیا قدر نزدِ خیوری بالیقین
کیا وہابی کو قدر جو منکرِ شاہِ شہان

اس رسالہ کا قدر اہلِ رسالت پر منیر
کیا قدر اہلِ ضلالت کو جو وہ از منکران

اس گلِ وردی پہ شید البلبلانِ باغِ عشق
یا محمد ہے ترنم اونکا با دردِ روان

ذکرِ شہرِ مصطفٰے چو قوتِ ایمانِ دل
جس مکان مین ہو بیان او سپر ہو فد ان یان

ہو وہ مجلس مجمعِ انوار و رحمتِ کردگار
پھر ثنا و آفرین جبریل گوید شادمان

جو عقیدہ اس رسالہ مین سدیدہ آشکار
مستقیم او سپر رہین یارب جمع او سکے ناظران

وہ بلاد اللہ مین افضل و بے جا نین بالیقین
اس مدینہ باسکینہ کو جو منظرِ عرشیان

تب تو ہون وہ افضل الایمان عند اللہ ضرور
نیز نزدِ مصطفٰے وہ افضلِ جملہ جہان

افضل الایمان کہنے سے افضل ہو ضرور
یہ خیوری در حضورِ شاہِ کون و مکان

افضلِ صلوات ہم تسلیم اکمل ذاتِ حق
افضلِ جملہ و را پر با استقل الفرقدان

Marfat.com

لا اقسم بهذا البلد وانت حل بهذا البلد

صد هزاران هزار شکر خالق نور و نار که این رساله سلالهٔ پر انوار موسومه به

حرز الاسلام

از تالیف حصیف رصین بنده مسکین محمد خیر الدین صانه الله عن شر الحاسدین

در مطبع هادی المطابع بحسن اصلاح گردید مطبوع

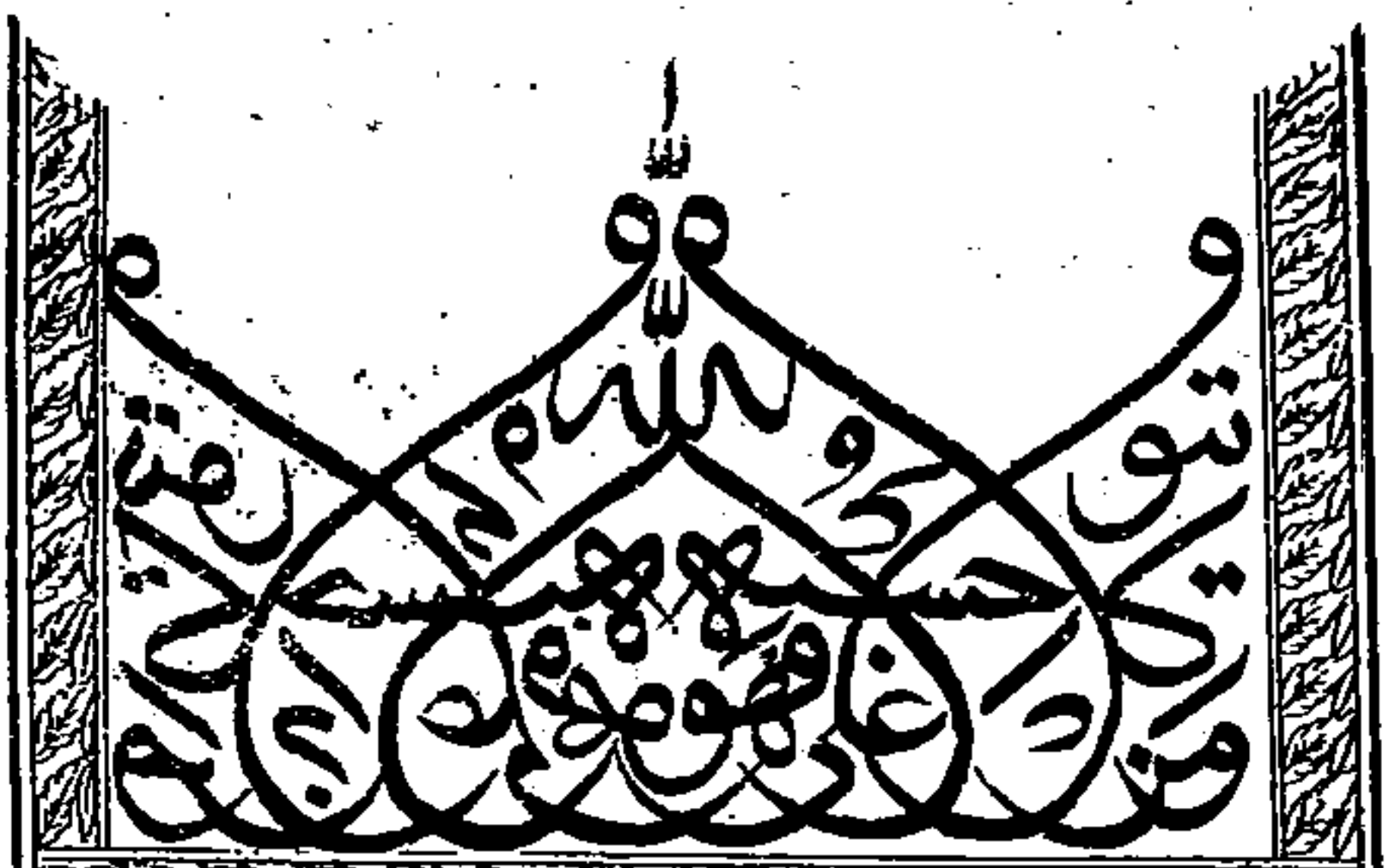

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمدؐ افضلِ جملہ خلائق
مدینہ ہے بلاد اللہ پہ فائق

محمدؐ معدنِ جملہ حقائق
مدینہ مخزنِ اہلِ دقائق

کیا پیدا خدا نے جو عوالم
ز فوق و تحت دیگر جو اَوادم

تو افضل اونمین جو نزدِ خدا ہے
وہی مخصوص بہرِ مصطفا ہے

جو اول سب سے افضل اور اجمل
وہ ہے نورِ قدم نزدیک اکمل

تو اوسکے اصلِ احمد برملا ہے
احد بے میم فیضِ کبریا ہے

وہ سرِّ کُنتُ کنزاً دلربا ہے
وہ فیضِ اَحدیت بے اِمترا ہے

وہ باطن احدیت کے مصطفےٰ ہے
وہی بندہ حقیقت مین خدا ہے

وہی ہے برزخِ کبریٰ بلاریب
او دھر خالق اِدھر مخلوق بے عیب

وہ حُبّ اللہ حبیب اللہ بیا ہے
ختمِ جسپر خدا نے حُب کیا ہے

وہ ظلماتِ توسط سے مبرّا
مُجسّم نور شرکت سے مُعرّا

Marfat.com

وہی نورِ قدیمی ذاتِ ابدی
وہ اوّل آخر و ظاہر وہ باطن
وہی ہے شاہدِ جملہ خلائق
ہوا ہے اور جو ہوتا قیامت
وہ سب اوپر عیاں ہے چون کفِ دست
یہ مضمونِ حدیثِ مصطفا ہے

وہ افضل سب سے مستغنی و صمدی
وہ ناظرِ حاضرِ کلّ المواطن
کہ وہ اُمّی وہی اصلِ حقائق
ز خیر و شر بھی ذلت کرامت
کہ ہستی کو اوسکی ذات سے ہست
جو از ابنِ عمر وہ پُر صفا ہے

قال اخرج الطبرانی عن ابن عمر علیہم رضوان اللہ الاکبر انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ ذوی الحکم ان اللہ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیہا والی ما ہو کائن فیہا الی یوم القیامۃ کانما انظر الی کفی ہذہ

نہ سایہ اونکا ہمسایہ خدایا
وہ صفحاتِ کلام اللہ پہ آیا
بشر ہوتا اگر وہ درحقیقت
تو وہ عبدِ خدا ہے درشریعت
تو افضل اور اجمل کے سزاوار
جو وہ بلدِ امین شہرِ خدا ہے
وہ گرچہ شہر ایزد پُر لطافت
جو ہین خلعاتِ درگاہِ خداوند
محبت کا وہ خلعت ہے مؤبّد
جو اسمائے نمین ہین اسمائے افضل

کہ پُتلی مین وہ سایہ ہے سمایا
تو آکر اوسنے یہ معنے بتایا
تو سایہ کیون نہوتا درطریقت
وہی واللہ خدا ہے درحقیقت
وہی یکتا اوسی سے جملہ سرشار
تو اوسمین مولدِ خیر الورا ہے
ولے احمد سے اوسکو ہے شرافت
تو اونمین جو کہ افضل اور دلبند
تو وہ مخصوص ہے بہرِ محمد
بھی افضل مین جو اجمل اور اکمل

Marfat.com

محمد اور احمد وہ عیان ہے — وہ از اسرارِ ایزد بیگان ہے

وہ ہین مخصوص بہرِ ذاتِ امجد — اَحَد بامیم ہے جو نورِ ایزد

وہ ہے بے میم ہم بامیم لاریب — مُنزّہ قیدِ میمی سے نہ کچھ عیب

بناتِ جملہ عالم مین جو افضل — وہ ہے زہرائے اَطہر اور اَکمل

وہ لختِ سیّدِ خیر الورا ہے — ورا مین وہ ورائے ماورا ہے

رضا اونکی رضائے کبریا ہے — رضائے مصطفےٰ بے اِمترا ہے

غضب اونکا کسی پر ہو نہ ظاہر — کہ وہ غضبِ خدا ہے نزدِ ماہر

اذیّت جسنے ہو خیرُ النسا کو — تو ہوا وسنے اذیّت مُصطفا کو

جو ایسی ذات مقبولِ خدا ہے — تو وہ مخصوص بہرِ مصطفا ہے

جو ذرّیات در جملہ عوالم — تو ہین حسنین اونمین ذی مکارم

وہ سردارِ جوانانِ جنان ہین — جنان مین سب سے افضل وہ عیان ہین

جو حُبّ اونکی وہی لاریب ایمان — وہی ایمان رضائے خالقِ جان

وہی ایمان رضائے مُصطفا ہے — نہ اوس ایمان سوا ہرگز وفا ہے

اہانت اونکی بس کفر و جفا ہے — یقیناً وہ جفا بُر مصطفا ہے

جو اہلِ بیت کا موذی نہان ہے — وہ ملعونِ خدائے دو جہان ہے

ہوا اونکی شہادت سے جو مُنکر — شریعت مین وہ ہے لاریب کافر

محبت اونکی ہے اِنسانِ ایمان — نہ انسان ہو تو کیا ایمانِ انسان

تو وہ حسنین جو نورِ خدا ہین — تو وہ مخصوص بہرِ مُصطفا ہین

علی الاِطلاق سیّدۃ النسا جو — وہ ہے کُبریٰ خدیجہ ذاتِ خوشخو

Marfat.com

نسا جملہ جو افضل در جہان ہین
تو افضل اونسے وہ کبریٰ عیان ہین

سلام اللہ سے دائم وہ معظّم
کہ وہ مخصوص بہر ذات اعظم

نسائے مصطفا دیگر جو عظمیٰ
فضیلت مین وہ بیشک بعد کبریٰ

وہ اُمّ المومنین ہین در مقامات
کہ وہ ازواج ذات اصل ہر ذات

وہ جملہ طیبہ از نصّ اطہر
کہ وہ مخصوص بہر ذات اطہر

جو خاوتہا سے افضل بیگمان ہے
وہ فوق عرش خلوت لامکان ہے

خلیل اللہ جو ہین وہ قطب توحید
وہ جدّ انبیا ہین اہل تجرید

سرافیل و دگر میکال و جبریل
ملائک مین جو ہین وہ اہل تبجیل

تو اوس خلوت سے وہ ماہر نہ زنہار
نہ اوس دربار مین اونکو کہے بار

کہ اوس خلوت کے اسرار نہانی
مکانی کے نہ لایق لامکانی

وہ ہین بیشک منزّہ از نشانی
کہ سرّ احدیت سے ہین وہ ثانی

وہ سرّ سرّ کے اسرار جانی
نہ جانکو اونسے کچھ حاصل نشانی

وہ میم احمدی معدوم اوسجا
محمدؐ بھی محمدؐ سے مبرّا

کہ سرّ احدیت سے جو احد ہے
وہی قائل وہی سامع صمد ہے

نہ اوسجا کام ساجد اور مسجود
نہ اوسجا نام عابد اور معبود

نہ مین تو کی وہان پر کچھ جدائی
وہی یکتا وہان جسکی خدائی

نہ ابراہیم کی جسجا رسائی
نہ جبرائیل کو اوسجا رہائی

تو کیا اسکے سوا قول بیانی
وہی سبحان ربّی لامکانی

بگوش ہوش بشنو راز جانا
نشان بے نشانی سرّ اونا

Marfat.com

صفت پر ذات جب ہو نور افشان
تو ہو جملہ صفت در ذات پنہان

اوٹھی دونی عدد سے لامکان مین
رہا یک بے عدد سرِّ نہان مین

ملے دو قوس جب اوس لامکان مین
تو آوٗ ادنیٰ رہا پھر بے نشان مین

بنا یک دائرہ اوس بے نشان مین
تو روئے وصل تب آیا عیان مین

تو سرِّ کُنتُ کنزًا جو نہانی
وہ اَحببتُ یکے یکتا نشانی

وہ حُبِّ ذات یکتا جاودانی
وہی محبوبِ اقدس لامکانی

جو آبِ بحر ہو دریا مین زخّار
تو ہے وہ بحر واللہ نزدِ ہشیار

تو دریا سے نہ ہرگز وہ جدا ہے
تو نورِ حق نہ کیونکر اب خدا ہے

رہا جب میم برعرشِ مقدّس
احد کیونکر نہو یکتائے اقدس

ہوا جبکہ احد پھر مُتنیرُ
تو یکتا وہ سمیعٌ بھی بصیرُ

وہی قائل وہی سامع یکے دان
وہی رائی وہی مرئی یکے جان

بیانِ لامکان سِمطِ نہانی
نہ ماہر اوسسے جملہ آسمانی

نہ جبرائیل پر وہ سرِّ پیدا
خُدا کی عاشقون پر وہ ہویدا

تو اوس خلوت سے ہے مخصوص طٰہٰ
کہ وہ شرکت سے دائم ہے مُبرّا

مراتب مین جو رتبہ بسکہ اَمجد
وہ ہے کلّی شفاعت نزدِ ایزد

علی الاِطلاق اوسمین جو مُشفّع
تو اوسکا جو مقالہ ہے وہ تُسمع

وہی اصلی شفیع المذنبین ہین
طفیلی اونکے دیگر شافعین ہین

شفاعت کے جو ہین انواع و اقسام
تو سب مین وہ اصیلی اہلِ انعام

Marfat.com

جو در روزِ قیامت شافعین ہین
وہ بارہ قسم جملہ بالیقین ہین

تو اول سب کے شاہِ مرسلین ہے
بھی آخر سب کے وہ نورِ مبین ہے

تو وہ جملہ شفاعت نزدِ ایزد
ہوئی ہے بالاصالہ بہرِ احمد

بھی عظمیٰ جو شفاعت نزدِ غفّار
نہ ہوا اونکے سوا دیگرے زنہار

کہ تو رانِ غضب ہوا وہ مسدود
کرے جملہ حسنا لائق حمدِ محمود

تو وہ رتبہ ہوا مخصوص لاریب
برائے ذاتِ احمد جو کہ بے عیب

وہ خلفا جو کہ بعد از انبیا ہین
صحابہ ہین وہ افضل اصفیا ہین

نبوت کا نہوتا گر ختم کار
تو ہوتے وہ نبی ہین الورا چار

تو وہ وزرائے شاہِ دوجہان ہین
وہ ممدوحانِ خلّاقِ جنان ہین

خصائص اونکے از قرآن ہویدا
کہ اوس شمعِ خدائی پر وہ شیدا

تو وہ مخصوص بہرِ ذاتِ احمد
کہ ورد اونکا محمدؐ یا محمدؐ

جو اخوان الصّفا در جملہ عالم
تو اصحابِ مکرّم سے نہ اکرم

شمار اونکا شمارِ انبیا ہے
شمار اونکا شمارِ اولیا ہے

مظاہر انبیا کے وہ عیان ہین
مناظر کبریا کے بیگمان ہین

علومِ انبیا سے وہ مکرم
نہین بل اونسے فائق وہ معظّم

اگرچہ وہ طفیلی بیگمان ہین
ولے برتر اصیلونسے عیان ہین

وہی ہین حاملانِ دینِ اسلام
وہی ہین دینِ اسلامی کے اعلام

چو پروانہ وہ بر شمعِ خدا ہین
خدا کے خلق پر وہ سب فدا ہین

وہ جان و مال سے احمد پہ قربان
کہ صد جان اونکو اوس جانانسے ہر آن

Marfat.com

وہ سب مخصوص یارِ مصطفا ہین
وہ خاصانِ دیارِ اجتبا ہین

جو در جملہ عوالم اولیا ہین
بھی در جملہ اُمم جو اصفیا ہین

تو افضل اولیائے مصطفا ہین
جو اس امت مین جملہ اتقیا ہین

قلوب اونکے چو قلبِ انبیا ہین
علوم اونکے ز علمِ مصطفا ہین

اگرچہ وہ طفیلی در مقامات
اَصیاون سے وہ برتر در کرامات

جو جملہ معجزاتِ انبیا ہین
ز آدم تا بسیّدِ اصفیا ہین

تو اونسے ہے یہ ولیونکی کرامات
جو اس امت مین وہ عالی مقامات

کرامت کے جو منکر اشقیا ہین
وہ منکرِ معجزاتِ انبیا ہین

جو منکرِ معجزاتِ انبیا ہین
وہ ملعونِ جنابِ کبریا ہین

تو جملہ اولیائے مصطفا جو
وہ اِس اُمت مین دائم خوب خوشخو

تو وہ چون انبیا ہین در مقامات
بجائے معجزہ اونکی کرامات

نبوت کا نہوتا گر ختم کام
تو ہوتے وہ نبی در دینِ اسلام

وہ مخصوصانِ امت مصطفا ہین
وہ اُمت مین بسے اہلِ وفا ہین

کیا پیدا خدا نے جب اُمم کو
کیا تقسیم پھر اونپر ہمم کو

تو کنتم خیر اُمت اونمین افضل
ہوئی برتر ہمم سے بسکہ اکمل

ہوئی نورِ محمد سے یہ پیدا
تو چون پروانہ یہ ہے اونپہ شیدا

ہوئین دیگر اُمم پیدا جہان مین
ز آدم تا بعیسےٰ درمیان مین

ز نورِ انبیائے نوعِ لاریب
حدیثون سے یہی روشن بلاعیب

تو احمد اور اونمین بالیقین ہے
تو وسطِ انبیا و مرسلین ہے

نعم جملہ سے فائق دیدِ یزدان
وہ احمد کے لیئے مخصوص ہر آن

اُمم بھی انبیائے پاک اطوار
طفیلی اوسکے ہین ورد دیدِ غفار

تو یہ امت اُمم سے جو کہ اکرم
تو بیشک دیدِ ایزد مین مُقدم

یہ مثلِ انبیا اوسّے مکرّم
کہ تابع ذاتِ احمد ہے یہ ہر دم

طفیلی کے طفیلی وہ امم ہین
کہ اس امت سے وہ پستر ہمم ہین

تو یہ اُمت جو افضل برملا ہے
تو یہ مخصوص بہرِ مصطفا ہے

عبادت کے لیئے جو روز افضل
وہ روزِ جمعہ اجمل اور اکمل

تو یہ امت ہوئی اوسّے مکرّم
طفیلِ صاحبِ خُلقِ معظم

ولے روزِ دوشنبہ اوسّے افضل
کہ ہے اوسمین ظہورِ ذاتِ اجمل

لیالی مین جو لیلُ القدر افضل
تو افضل اوسّے بیشک نزدِ اکمل

جو لیلِ مولدِ خیر الورا ہے
کہ رحمت اِسمین بس بے انتہا ہے

تو وہ دونو لیالی جو کہ منصوص
محمدؐ اور احمد سے وہ مخصوص

مہینو مین جو افضل ماہِ رمضان
تو مولد شہر افضل اوسّے ایجان

وہ دونو ماہ جو مذکور بالا
وہ ہین مخصوص بہرِ شاہِ ظاہا

کتابونمین جو افضل ہے وہ قرآن
تو وہ مخصوص بہرِ ذاتِ فرقان

علومونمین جو افضل علمِ باطن
کہ وہ چون روح در جملہ مواطن

تو وہ مخصوص بہرِ ذاتِ احمد
محمد علم ظاہر سے وہ امجد

نہ ہر دو علم سے مخصوص زنہار
کوئی از انبیا نزدیکِ غفار

کہ ظاہر اور باطن سے وہ جامع
شریعت بھی حقیقت سے وہ لامع

سوا ذاتِ حبیب اللہ انور — کہ علم او سپر ختم اللہ اکبر
وہی دارِ علومِ کبریا ہے — وہی علمِ علومِ انبیا ہے
وہ سبع بحرِ علمِ پُر صفا ہے — کہ قطرہ اوسکے علمِ انبیا ہے
تو اون علمونسے وارث ہین یہ علما — یہ مثلِ انبیا ہا دیے کُملا
شریعت بھی حقیقت اونپہ ظاہر — نہین جسکے کلیم اللہ ماہر
نہ موسےٰ پر علومِ خضر ظاہر — نہ علمِ اولیا سے خضر ماہر
اگرچہ خضر بھی از انبیا ہے — ولے اِن اولیا پر وہ فدا ہے
علومِ غوثِ ایزد بحرِ زخّار — ولے پیدا نہ ساحل اوسکا زنہار
وہ بیشک از علومِ مصطفا ہے — خبر اونکی وہ از سرِّ خدا ہے
نہووے خضر کو اوسمجا رسائی — کہ ہے وہ مرکزِ دورِ خدائی
لدنّی علم خضری جو کہ ظاہر — وہ ہے ہر آن اِن ولیونپہ ظاہر
یہ خضری مصطفائی مشربان ہین — کہ زیرِ پائے شہ گردن نہان ہین
غرض جو چیز افضل ہے جہانمین — مکانمین ہووے یا کہ لامکان مین
وہ سب مخصوص بہرِ مرقدِ پاک — کہ وہ لاریب محبوبِ خدا ہے
جو مطلوبِ خدا اونکی رضا ہے — کہ وہ نورِ قدم نورِ خدا ہے

تو کیون کر اب جیوری سے ادا ہو
ثنا اوسکی کہ جسکا حق رضا جو

تو شہرون مین جو افضل ہے مدینہ — مدینہ معدنِ جملہ سکینہ
تو وہ مخصوص بہرِ مرقدِ پاک — کہ ہے جسکے ہوید اسرِّ لولاک

Marfat.com

کہ خلقِ خلق سے یکتا وہ مقصود
وہی ساجد وہی ہے ذاتِ مسجود

شفیعِ خلق اوس مرقدمین دائم
وہی روحِ خدا ہے زندہ قائم

وہی روحِ عوالم بالیقین ہے
اوسی سے زندہ یہ کون ومکین ہے

اوسیکی خاکپا فرشِ زمین ہے
اوسیکے فیض سے عرشِ برین ہے

وہی لاریب ہے ربّ العوالم
سفیضِ فیض بر جملہ اولادم

وہ مرقد افضلِ عرشِ برین ہے
وہ کعبے سے بھی افضل بالیقین ہے

جو ہمسایہ ہے اوسکا وہ مدینہ
مدینے مین وہ مرقد چون نگینہ

تو کیونکر ہو نہ مکے سے وہ افضل
کہ وہ لاریب عند اللہ اجل

اگر ہوتا بلاد اللہ مین افضل
مدینے سے کوئی بھی شہر اکمل

تو ہوتا اوسمین لابد مرقدِ پاک
کہ لائق وہ برائے ذاتِ لولاک

تو اب ثابت ہوا نزدیکِ اکمل
مدینہ ہے بلاد اللہ مین افضل

وہ لابد منظرِ ذاتِ خدا ہے
کہ واللہ اوسمین مرقدِ مصطفےٰ ہے

وہ لابد مظہرِ نورِ خدا ہے
خدا کا نور جسمین مصطفےٰ ہے

خدا اوس مصطفےٰ سے کب جدا ہے
کہ وہ اوس مصطفائی سے خدا ہے

خیوری کا جہان یکتا خدا ہے
وہی افضل اوسی پر دل فدا ہے

عقیدہ ہے یہی جو کچھ کہ مذکور
مدینہ سب سے افضل جائے پُرنور

دلیلونکا نہ اوسمین کچھ گذر ہے
دلیلون پر نہ کچھ میری نظر ہے

کہ لابد یہ محبت کا اثر ہے
کہ کوئے یار افضل بے خطر ہے

Marfat.com

کہ وہ جس شہر مین مسند نشین ہے
تو وہ اس دلمین چون نقشِ نگین ہے

اوسی مین نورِ ایمان اور دین ہے
یہی ایمان میرا بالیقین ہے

کہ وہ پیشِ نظر ہر دم عیان ہے
کہ اوسکا مردمک پر بھی مکان ہے

اوسیکے نقش کا یہ دل نگینہ
کہے ہر دم مدینہ یا سکینہ

جو گوشِ ہوش مین اوسکی ندا ہے
تو واللہ دلسے دلبر کب جدا ہے

کبھی مین شرق مین با سینہ بریان
کبھی مین غرب مین با چشمِ گریان

کہے چون بادِ درِ ملکِ شمالی
جنوبی سو مین چون آبِ زلالی

پریشان خاطر و حیران پھرون مین
کبھی نالان کبھی چپ ہو رہو مین

شرابِ خون کبابِ دل غذا ہے
تنِ طنبور سے تیری صدا ہے

یہی ہے وِرد ہر دم اِس زبان سے
یہی ہے درد ہر دم اِس جنان سے

کہ ہووے میرا مدفن وہ مدینہ
کہ جسمین آمنہ کا ہے خزینہ

مدینے کی زمین ہووے نہ خرسند
کہ یہ تن اوسمین ہووے ایخداوند

تو صحرائے مدینے کے درندان
کرین اوس لاش کو وہ نقل شادان

تو جسم و جان مدینے پر فدا ہو
تو شجرِ روضہ پر جانکی سدا ہو

تو لیٰ ربی تو لیٰ مقصودِ ایمان
تو لیٰ حسبی تو لیٰ مسجود ہر آن

تو روزِ حشر لابد یہ مقالی
اَغِثنی احمدا اُمدد بحالی

شفیعِ رُسل عند اللہ لاریب
تو لیٰ یکتا مشفع ہے بلا عیب

خُیوری کو تو واللہ یہ یقین ہے
کہ احمد ہی شفیع المذنبین ہے

Marfat.com

اعلم ایُّھا الصّفی والمحبّ الوفی ان قبر نبیّنا الکریم علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم افضل البقاع بالاجماع وسید القبور بلا نزاع حتی من العرش والکعبۃ الشریفۃ لانہ محل الاعضاء المنیفہ والخلاف الواقع بین الائمۃ الکرام فیما عداہ وماوراء بیت اللہ العلام کما ھو مصرّح فی کتاب نجم المبین من زبر المھرۃ المحققین یعنی قبر شفیع الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کعبہ اور عرش سے افضل علی الاطلاق ہے یہ فضلیت نزد ائمہ کبار ثابت بالاتفاق ہے اسمین کسیکا ہرگز نہین نزاع ہے کیونکہ ثبوت اسکا بالاجماع ہے اور ماورائے قبر جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اور سواے بیت اللہ العظیم دونو شہرونکی افضلیت مین اختلاف مشہور ہے بعض علما ظواہر کے نزدیک شہر مکہ شہر مدینہ سے افضل بعض امور سے اور اکثر کملا نے فرمایا کہ شہر مدینہ باسکینہ شہر مکہ مکرمہ سے افضل بالضرور ہے اور یہی فرمان واجب الاذعان نزد عاشقین صادقین ازبسکہ متحقق و پُر نور ہے اور یہی اعتقاد پُر سداد معدن و داد علامت کمال ایمان ونوال عرفان بلا فتور ہے اور یہی امر براہین قاطعہ اور مضامین ساطعہ سے ازبسکہ ہویدا و پیدا موجب سرور موفور ہے۔ شعر

وَمِنْ مَذْھَبِیْ حُبُّ الدِّیَارِ لِاَھْلِھَا	وَلِلنَّاسِ فِیْمَا یَعْشَقُوْنَ مَذَاھِبُ

ای عزیز وافر تمیز اولئ حضرات علما خوب سماعت مین لا کہ امّا مذہب عاشقین اور مشرب محبّین پر عمل فرما ع جانب عشق عزیزست فرو گذاشتن قال علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلی آلہ واصحابہ الکرام ان المدینۃ خیر من مکۃ رواہ الطبرانی فی معجمہ الکبیر وغیرہ من الخارین علیہم رضوان اللہ القدیر یعنی مدینہ منورہ افضل البلاد ہے۔ مکہ معظمہ سے افضل نزد اہل وداد ہے۔ مکہ مکرمہ مظہر انوار جلال الٰہ الا اللہ آشکار ہے مدینہ معظمہ مظہر اسرار محمد رسول اللہ بلا انکار ہے اور تصدیق محمد رسول اللہ پر ایمان کا مدار ہے

Marfat.com

اور اسی امر پر اتفاقِ جمہور ائمہ کبار ہے۔ چنانچہ کتب معتبرہ دینیہ سے یہ مسئلہ مفصلاً بجمیع تبیین
مین نگار ہے اور اگرچہ بمقتضائے آیت وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ تقدیم کلمہ محمد رسول اللہ ہی درکار
ہے ؛ اور تاخیر کلمہ لا الہ الا اللہ جائز نزدِ علمائے ذوی الاقتدار ہے ؛ اور تقدیم کلمہ محمد
رسول اللہ ثبتِ ایمان منزلِ کفر کفار ہے ؛ اما تقدیم کلمہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ کلمہ محمد رسول اللہ پر
اسلیئے سزاوار ہے ؛ کہ قطع وادیٔ محمد رسول اللہ بغیر طیٔ وادیٔ لا الہ الا اللہ از بسکہ دشوار ہے ؛ یعنی
جب تک نہ مدد کرے توحید پروردگار ؛ تو تصدیق رسالتِ محمدی پر نہایت سخت ہے گرانبار اور
دلمین نور نہ بخشے خالقِ آسمان و زمین ؛ تو بندہ کیونکر پہچانے حبیب رب العالمین جب تک عین اپنے دو
کو نہ دکھلاوے عروسہ پُر انوار ؛ تو اوس عروسہ کو کیونکر دیکھے مخلص بیدار ؛ یعنی جب تک
حق تعالیٰ اپنے بندون کو نہ دکھلاوے اولیائے کبار ؛ تو اونکو نہ دیکھ سکین کسیطور سے وہ
زنہار ؛ کہ اولیائی تحت قبائی لا یعرفهم غیری حدیث قدسی ہے آشکار ؛ تو کب
اونکی تصدیق بجالاوین باصدق جنان اور کب اونکے اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ
سے زبان سو غذب البیان ؛ چہ جائیکہ سید الانبیا علیہ الصلوٰۃ والثنا کی دلسے تصدیق
بجالاوین ؛ اور بغیر دیکھے جان و مال سے اوس ذات سید الکائنات پر فدا ہو جاوین
آیت پُر ہدایت یُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ سے حظِ کثیر و وفیر اوٹھاوین ؛ آیا نہین سنا تو نے
حالِ ابلیس رجیم کہ بب نہ مددگار ہوا اوسکا خدائے قدیم ؛ تو نہ دیکھا اوسنے نور کامل السرور
جناب رسولِ کریم ؛ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ؛ کیونکہ نہ قطع کیا اوسنے وادیٔ لا الہ الا اللہ
کو باقلب سلیم ؛ تو نہ قطع ہوئی اوسے وادیٔ محمد رسول اللہ بالتصدیق فخیم ؛ تو طوق
لعنت سے مشرف ہوا وہ موحد لئیم ؛ آہ آہ ثم آہ جو قافلہ مال و منال سے حافلہ مجرد
و خوار ہوا۔ تو اوسی وادیٔ محمد رسول اللہ مین برباد و خون بار ہوا ؛ اور

Marfat.com

جو کاروان شہرِ سلامت و کرامت مین نامدار ہوا ؛ تو اوسی وادیٔ محمد رسول اللہ سے اوسکا عبور بامن پروردگار ہوا ؛ الحمد للہ والمنہ ومنہ النعم والجنہ کہ تصدیق خاتمیت حبیبِ قدیم علیہ الطیب الصلوٰۃ والتسلیم سے دل وجان نہایت شاد ہے ؛ ہر لحظہ وہر آن ہر حال وہر مکان مین صدقِ جنان ولسان سے اوسی حبیبِ مجیب کی ہمیشہ یاد ہے ؛ اوسی اعتقادِ پُر سداد سے دائم خانہ ایمان وعرفان آباد ہے ؛ وللہ الملک الغفار دمّا فی ھذہ الاشعار

سَكَنَ الْفُؤَادُ فَعِشْ هَنِيًّا يَا جَسَدْ ؛ ذَاكَ النَّعِيمُ هُوَ الْمُقِيمُ إِلَى الْأَبَدْ

أَصْبَحْتَ فِي كَنَفِ الْحَبِيبِ وَمَنْ يَكُنْ ؛ جَارُ الْكَرِيمِ فَعَيْشُهُ الْعَيْشُ الرَّغَدْ

عِشْ فِي أَمَانِ اللهِ تَحْتَ لِوَائِهِ ؛ لَا خَوْفَ فِي هٰذَا الْجَنَابِ وَلَا نَكَدْ

رَبُّ الْجَمَالِ وَمُرْسِلُ الْجُدْوَى وَمَنْ ؛ هُوَ فِي الْمَحَاسِنِ كُلِّهَا فَرْدٌ أَحَدْ

رُوحُ الْوُجُودِ حَيَاةُ مَنْ هُوَ وَاجِدٌ ؛ لَوْلَاهُ مَا تَمَّ الْوُجُودُ لِمَنْ وَجَدْ

عِيسَى وَآدَمُ وَالصُّدُورُ جَمِيعُهُمْ ؛ هُمْ أَعْيُنٌ هُوَ نُورُهَا نُورُ الصَّمَدْ

لَوْ أَبْصَرَ الشَّيْطَانُ طَلْعَةَ نُورِهِ ؛ فِي وَجْهِ آدَمَ كَانَ أَوَّلَ مَنْ سَجَدْ

أَوْ لَوْ رَأَى النَّمْرُودُ نُورَ جَمَالِهِ ؛ عَبْدَ الْخَلِيلَ مَعَ الْخَلِيلِ وَلَا عَنَدْ

لٰكِنْ جَمَالُ اللهِ جَلَّ فَلَا يُرَى ؛ إِلَّا بِتَخْصِيصٍ مِنَ اللهِ الصَّمَدْ

فَابْشِرْ بِمَنْ سَكَنَ الْجَوَانِحَ مِنْكَ يَا ؛ أَنَا قَدْ مَلَأْتُ مِنَ الْمُنَى عَيْنًا وَيَدْ

عَيْنُ الْوَفَا مَعْنَى الصَّفَا سِرُّ النَّدَى ؛ نُورُ الْهُدَى رُوحُ النُّهَى جِسْمُ الرَّشَدْ

هُوَ لِلصَّلٰوةِ مِنَ السَّلَامِ الْمُرْتَضَى ؛ الْجَامِعُ الْمَخْصُوصُ مَا دَامَ الْأَبَدْ

ای منصفِ مقبول ؛ دوے محبِّ رسول ؛ بعد خطبۂ قدیم رتبہ صاحبِ خُلقِ عظیم

علیہ الصلوٰۃ والتسلیم بیچون وچرا ہے ؛ کیا فرشیات کیا عرشیات کیا ملکیات
کیا ملکوتیات سب اوسیکی خاکپا ہے ؛ ہمہ مکوناتِ علویات اور جملہ کائنات سفلیات
اوسیکے فیضِ نور سے موجود ہے ؛ اوّل وآخر ظاہر وباطن مین وہی مربیٔ عالمین
سب پر اوسیکا یدِ رارِ جود معہود ہے ؛ کیونکہ فیضِ احدیّت بلا توسّط وحدت
واحدیّت کو حاصل نہین ؛ ر وشنائیٔ دوات سے بغیر واسطۂ قلم عبارات کو وجود
نقوش واصل نہین ؛ ہر ذرّہ وہر ذرہ مین اوسی ذات قدسی صفات کی تجلیٔ
انوار کا ظہور ہے ؛ ہر زمان وہر آن ہر جہت وہر مکان مین اوسیکے نام واکرام
کا ورد زبان اور حرزِ جان باسرور ہے ؛ ہمہ کائناتِ عوالم کیا ملائک کیا
جن وبنی آدم سب کا اوسی سے برگ ونوا ہے ؛ ہمہ اولین وآخرین کا وہی
مقصود ومحمود سب پر اوسیکا حمد ولوا ہے ؛ وَلِلّٰهِ دَرُّ مَا اَفَادَ ؛
فِی الْفَارِسِیِّ وَاَجَادَ ؛

در ہیچ ذرہ نیست کہ نورِ محمدی	از طلعتِ وجودِ اضافی نہ طالعست
دریائے فیضِ جودِ الٰہی وجودِ اوست	آنہارِ کائنات بوی جملہ راجعست
نسرِ سپہرِ طائرِ ز انفاسِ فیضِ اوست	این نکتہ پیشِ اہلِ نظر امرِ واقعست
فرد الوائے حمد بدستِ محمدست	متبوعِ اوست جملہ جہانش متابعست

قَالَ اللّٰهُ عَزَّ بُرْهَانُهٗ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى شَانُهٗ فِی كِتَابِهِ الْاَمْجَدِ لَآ اُقْسِمُ
بِهٰذَا الْبَلَدِ وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ قَالَ فِی الْمَوَاهِبِ اللَّدُنِّيَّةِ بِالْمِنَحِ الْمُحَمَّدِيَّةِ
قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَاَنْتَ حِلٌّ هُوَ مِنَ الْحُلُولِ ضِدُّ الظَّعْنِ يَعْنِی مِنَ الْاِقَامَةِ ضِدُّ الرَّحِيلِ
فَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ قَدَّمَ الْاِقْسَامَ بِحُلُولِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ اِظْهَارًا لِلْاَفْضَلِيَّةِ

Marfat.com

واشعارًا بان شرف المكان باهله قال الشارح الزرقانی علیه الرضوان الرب
اقام البلد الظاهر مقام المضمر فلم یقل وانت حلّ به استعظامًا لحلوله فیه فالمعنی
اقسم بهذا البلد والحال انك مقیم به فالاقسام به شرفك وعظمتك عندہ قال
فی المواهب وهذا متضمن للقسم ببلده صلی اللہ علیہ وسلم ولا یخفی ما فیه من
زیادة التعظیم حیث اقسم بقید کونه فیه دفعًا للتوهم بان المکان اشرف وان
شرفه صلی اللہ علیہ وسلم مکتسب منه وقد روی ان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
قال بابی انت وامی یا رسول اللہ لقد بلغ من فضیلتك عند اللہ ان اقسم بتربة
قدمیك فقال لا اقسم بهذا البلد وانت حل بهذا البلد وهذا القسم ادخل فی
تعظیمه من القسم بذاته وبحیاته صلی اللہ علیہ وسلم انتهی قال فی التحبیر وروح البیان
وغیرهما من زبر اهل الاتقان ان الکعبة صورة رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم والحجر الاسود صورة یده الکریمة واما حقیقة سر الکعبة فذاته الشریفة
ویمینه المبارکة صلی اللہ علیہ وسلم ومن هنا تعرف ان الانسان الکامل
افضل من الکعبة وکذا یده اولی من الحجر الاسود ولما انتقل النبی صلی اللہ
علیہ وسلم الی دار البقاء خلفه ورثته بعده فهم مظاهر هذین السرین فلا
بد من تقبیل الحجر فی الشریعة ومن تقبیل ید الانسان الکامل فانه المبایعة
الحقیقة وهی عین المبایعة مع اللہ ورسوله وقد قال علیه الصلوة والسلام ان للہ
عباد انطوق بهم الکعبة یعنی حق تعالیٰ نے فرمایا کہ جو کچھ بکتے ہیں منکرین ؎
تیری شان رفیع البیان ہیں ای سید المرسلین ؎ وہ سب خرافات وہفوات
باطل و عاطل ہے بالیقین ؎ اس مدعا پر قسم کھاتے ہیں ہم اس شہر کی اسلئے

Marfat.com

کہ تو اوسمین مقیم ہے۔ تیری اقامت سے وہ شہر لائقِ قسم خدائے کریم ہے۔
نے بلکہ اوس خاک پُر انوار کوچہ و بازار کی ہم کو قسم ہے آشکار ؎ کہ جسکو تیرے قدمین
شریفین نے مس کیا لیل و نہار ؎ اگر اقامت نہ فرماتا تو اوس شہر مین اے میرے
حبیبِ مختار ؎ تو اپنی کلامِ قدیم مین نہ قسم کھاتا مین اوس شہر کی زنہار ؎
چہ جائیکہ اوس خاکِ مذکور کی قسم یاد فرماوے حضرتِ ایزدِ غفار ؎
قسم ذاتؑ و حیات سے قسم خاکپا نہایت عظیم و فخیم ہے عند اولی الابصار ؎ شعر

قسم بجانِ تو خوردن خطا و غیرت ہست	بخاکپائے تو آن ہم عظیم سوگند ست

مواہب لدنیہؒ اور زرقانی مین مسطور ہے ؎ تفسیر تحبیر و غیرہا مین بھی مذکور ہے ؎
کہ قیدِ حلولِ نزول مین جنابِ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی نہایت
تعظیم ہے ؎ اور اس قیدِ اقامت مین اس امر کا غایت اظہار و اشعار نزدِ
ہر ایک فہیم ہے ؎ کہ شرف المکان بالمکین ؎ یعنے مکان کو شرافت
اہلِ مکان سے ہے بالیقین ؎ جیسا کہ صاحبِ مکان شریف ہے ؎ ویسا ہی
وہ مکان لائق منیف ہے ؎ مکان و زمان ملائک و انسان سبکو جنابِ
رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے شرافت حاصل ہے ؎ جملہ فرشیات
و عرشیات جناب سید الکائنات کے فیض و برکات سے علی قدرِ مراتب
فراخیل ہے ؎ کہ یہ ذاتِ قدسی صفات رحمۃ للعالمین ہے ؎ مربیٔ ظاہر
و باطن مُفیضِ اولین و آخرین ہے ؎ وہ سب سے مُستغنی سب کے دائم وہی
ہین مددگار ؎ سوائے خدائے قدیم صاحبِ فضلِ عظیم کسی کے وہ محتاج
نہین زنہار ؎ قال الامام الغزالی قدس اللہ سرہ العالی فی شرح اسماء اللہ الحسنیٰ

Marfat.com

بهذا التعبیر الاسنیٰ ان نبینا صلی اللہ علیہ وسلم وعلیٰ آلہ واصحابہ ذوی الکرم
ھوالغنی بمولاہ عن کل ماسواہ والغوث الذی یستغاث بہ فی الشدایہ
والملمات ویستعان بہ فی النوازل والمہمات وتفصیلہ فی کتابی نجم المبین
واللہ یھدی بہ المتقین ؛ اور شہر مذکور سے مراد مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ ہے
آشکار ؛ کہ جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے قدمین شریفین سے
اونکو شرافت حاصل ہوئی بلا انکار ؛ اور جبکہ مدینہ منورہ مین آپکی اقامت
باکرامت ہے تا روزِ شمار ؛ تو مدینہ رحمت خزینہ مکہ مکرمہ سے افضل ہے
عند اولی الابصار ؛ تفسیر تحبیر وروح البیان مین مذکور ہے ؛ اور دیگر کتب
معتبرہ مین بھی مسطور ہے ؛ کہ کعبہ عکس صورتِ محمدیہ ہے ؛ اور حجرِ اسود
عکسِ دست حق پرست احمدیہ ہے ؛ اور حقیقتِ سرِ کعبہ ذات سید الکائنات
ہے ؛ اونپر صلوٰۃ وسلام رب البریات ہے ؛ اور اسی مقام سے یہ سرِ آشکار
ہے ؛ کہ انسان کامل خانہ کعبہ سے افضل بلا انکار ہے ؛ اور ایسا ہی
ہاتھ اوسکا حجر اسود سے افضل ہے ؛ کیونکہ ولی اللہ کعبۃ اللہ سے اکمل ہے
جبکہ جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے دارِ دنیا سے انتقال فرمایا ؛ تو اپنے
وارثین حضراتِ علما کو دونو سرِ مذکور کا حامل ٹھہرایا ؛ مظاہرِ سرین مسطورین
آثار وزِ شمار ؛ ورثۃ الانبیا ہین حضراتِ اولیائے کبار ؛ پس چومنا حجرِ اسود
کو بوسہ شریف مین ضرور ہے ؛ اور چومنا دست حق پرستِ عالم ربانی کو
شرع منیف مین بھی لابد نورٌ علیٰ نور ہے ؛ کہ یہ چومنا بیعتِ حقیقی بلا انکار
ہے ؛ تحقیق ہمراہ خدا و حبیب پروردگار ہے ؛ اور تحقیق فرمایا جناب

Marfat.com

رسولِ کریم نے علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ؎ کہ تحقیق خدائے تعالیٰ کے ایسے بندے ہین
اہلِ قلب سلیم ؎ کہ طواف کرتا ہے اونکا کعبۂ خدائے کریم ؎ یعنے اولیاء اللہ
کعبہ حقیقی ہین مطافِ اسرار پروردگار ؎ اور یہ کعبہ مجازی ہے عکسِ مقبولانِ
کردگار ؎ چنانچہ حق تعالیٰ حدیثِ قدسی مین فرماتا ہے اے مؤمن ؎ کہ
لَا یَسَعُنِیْ اَرْضِیْ وَلَا سَمَائِیْ وَلٰکِنْ یَسَعُنِیْ قَلْبُ عَبْدِیَ الْمُؤْمِنِ ؎ یعنی نہ گنجایش
دیا مجکو میری زمین اور میرے آسمان نے زینہار ؎ ولکن گنجایش دیا مجکو میرے
بندے کے دل نے جو ہے ایمان شعار ؎ وللہ القوی درّہا فی المثنوی ؎

من نہ گنجم در زمین و آسمان
بلکہ گنجم در دلِ بشکستگان

در دلِ مومن بگنجم اے عجب
گر مرا جوئی دران دلہا طلب

ابلہان تعظیم مسجد میکنند
در جفائے اہلِ دل جد میکنند

آن مجازست این حقیقت ایقران
نیست قبلہ جز درونِ سروران

مسجدی کان اندرونِ اولیاست
سجدہ گاہِ جملہ است آنجا خداست

کعبہ ہر چندی کہ خانہ بر اوست
خلقتِ او نیز خانہ بر اوست

چون ورا دیدی خدا را دیدہ
گردِ کعبہ صدق برگردیدہ

خدمتِ او طاعت و حمدِ خداست
تا نہ پنداری کہ حق از وی جداست

تا دلِ مردِ خدا نامد بدرد
ہیچ قومی را خدا ارسوا نکرد

یہ فرمانِ سبحانِ پروردگار
کہ ای باعثِ خلق ہر نور و نار

قسم مجکو اس شہر کی اے رسول
کہ جسمین کیا تونے لابد حلول

یہ تیرے قدم سے ہوا بس امین
یہ ہے آمنًا اوس سے اے نازنین

Marfat.com

جو ہے خاکِ نعلین خیر الورا
قسم کھائے اوسکی خدائے سما

نہ غیرت کا ہرگز یہ ہے اقتضا
کہ دائم قسم کھائے تیری خدا

بعمرِ حبیبی بر اسِ حبیب
نہ ہے اسمین تعظیم ایسی نصیب

کہ جس طور باخاکِ نعلین ہے
کہ نعلین افضل ز کونین ہے

لہذا قسم کھائے ربُّ العُلا
بخاکِ کفِ پائے خیر الورا

جو قدمین تیرے سے حرمین ہین
وہ دونو جہانمین شریفین ہین

ملا تیرے قدمون سے اونکو نصیب
ہوا کعبِ کعبہ ز کعبت کعیب

صفا کو دیا تو نے صد ہا صفا
بھی تیری مُروّت سے مروہ ہوا

جو ہے چاہِ زمزم مین تیری وہ چاہ
تو وہ چاہ تیری سے ہے اہلِ جاہ

نہ ہوتا وہان آمنہ کا ظہور
نہ مولد کا ہوتا وہان پر سرور

تو ہرگز نہ ہوتی دعائے خلیل
کہ یہ شہر ہو امنًا اے جلیل

نہ اوسطرف ہوتا وہ شدُّ الرحال
نہ جاتے اوسیطرف لاکھون رحال

نہین بلکہ اوسکا نہوتا نشان
چہ جائیکہ ہو شہر دار الامان

نہوتا مدینہ جو ہجرت کی جا
نہوتا وہان روضۂ مصطفا

تو ہوتا نہ وہ منظرِ کردگار
نہوتے ملائک وہان جان نثار

جو ہے جائے روضہ ز فرشِ زمین
نہوتی وہ افضل ز عرشِ برین

جو ہے خاکِ پاکِ مدینۂ حبیب
وہ کامل شفا ہے اگر ہو نصیب

وہ کحلُ البصیرت برائے ضریر
وہ کحلُ العمی امرہ برائے بصیر

دوائے دلِ دردمندان سدا
وہی جملہ آمراض کی ہے شفا

Marfat.com

وہ تیرے قدم سے مشرف مکان — کہ ہے لامکانمین قدم کا نشان
نہ تجکو کسی چیز سے افتخار — ولے اوسے جو لامکانمین نگار
وہ فرمائے اسطور سے دمبدم — کہ باخاک پائے تو دارم قسم
خدا کو اوسی خاکپا کی قسم — حبیبی کو اوسکی قسم دمبدم
نہ ماہر کوئی اسمیں اہل حکم — یہ کسکی قسم کیا وہ سرقسم

حیوری محمد کی تجکو قسم
ز کشف حقیقت تو گر اب رقم

نہ ماہر مین اوسمے وہ سر خدا — خدا جانے اونکو جو ہین مصطفا
محمد حقیقت مین سر قدم — قدم کی قسم ہے یہ سر قسم
وہ کعبہ جو ہے عکس خیر الورا — یہی سر اوسکا یہ سر خدا
اسی سر کو ساجدین کا سجود — یہی سر مسجود جملہ وجود
جو ہے دست محبوب خیر الورا — ید اللہ وہی ہے بلا امترا
جو ہے عکس اوسکا وہ بین الانام — کہین حجر اسود اوسے خاص و عام
وہ جائے جو ہے مسکن مصطفا — وہ کعبے سے افضل بلا امترا
یہ کعبہ خلیلی وہ کعبہ جلیل — وہ ساجد یہ مسجود رب الخلیل
کیا اوسکی تعمیر لابد خلیل — کیا اسکی تخمیر بیشک جلیل

قال اللہ تعالیٰ فی حق آدم استفتاحا خمرت طینۃ آدم بیدی اربعین صباحا هکذا فی التحبیر

گدائے محمد جو در کائنات — وہ کعبے سے افضل بصد بینات

کہا اوسکو بیتی خدا ایکبار
کہ ہو پاک بہرِ طوافِ کبار

کہا اوسکو یا عبدی ہفتاد بار
کہ یہ مسکنِ ذاتِ پروردگار

یہی خانۂ برِّ ابرار ہے
وہی خانہ سرِّ اسرار ہے

یہی خانہ ہے کعبۂ اتقیا
وہی خانہ ہے کعبۂ کبریا

اگرچہ یہ کعبہ مطافِ کبار
ولے اوسکا طائف وہ لیل و نہار

ہمہ حجرِ اسود کو چومین مدام
یہ چومے قدم اوسکا باحترام

وہ قبلہ نما بہرِ قبلہ ضرور
مطافِ الٰہی وہ سرِّ سرور

جو ہے دید اوسکی وہ دیدِ خدا
خدا دید اوسکی سے ہو کب جدا

حیوری وہ ہے دیدۂ مصطفا
تو دیدۂ خدا ہے وہ دیدہ خدا

جو ہے شہرِ مکّہ مین کعبہ عیان
تو لابد وہ افضل ہے اِسمین گمان

مدینے مین ہین جب شفیع الورا
تو افضل وہ لاریب نزدِ خدا

جہان مصطفا ہے وہان پر خدا
جہان پر خدا ہے وہان مصطفا

خدا مصطفا سے نہووے جدا
جدا مجتبےٰ سے نہووے خدا

یہان مصطفا اور خود وہ خدا
وہان کعبہ اِنکی جو ہے خاکپا

وہ کعبہ جو ہے مظہرِ نیض و جود
تو جودِ محمدؐ سے اوسکا وجود

تو کیونکر نہ افضل جو شہرِ حبیب
کہ ہے جسّے کعبے کو عزّت نصیب

یہ لاریب اظہر دلیلِ مبین
کہ شرف المکان زشرف المکین

ہوئی شرفِ کعبۂ دعرشِ برین
زپائے حبیبِ شہِ مرسلین

مدینہ جو انگشتری ہے عیان — تو اوسمین نگینہ شہِ دوجہان
مُعزز نگینے سے انگشتری — جو اہلِ نظر او سکا ہے مشتری
جو افضل ہمہ چیز نزدِ خدا — جو اوسکے خزانے مین اجمل سدا
حبیبِ خدا پر وہ جملہ نثار — کہ وہ افضلِ خلقِ پروردگار
تو جو سب سے افضل بھی مختار ہے — وہی اوسکو بیشک سزاوار ہے
تو افضل مدینے سے ہوتا اگر — کوئی شہر اے حاذقِ نامور
تو ہوتا وہی مسکنِ مصطفا — ملائک بھی ہوتے اوسی پر فدا
بھی ہوتا وہی منظرِ کردگار — ہمہ وقت تا روزِ روزِ شمار

خیبری یہ مقبول نزدِ غفور
کہ سیکڑے سے افضل مدینہ ضرور

اے عاشقِ صادق ؛ و اے محبِّ حاذق ؛ اگرچہ مکّہ مکرّمہ مین ایک نیکی کا ثواب صد ہزار ہے ؛ امّا مدینہ مشرّفہ مین قرب و جوارِ سیّد مختار ہے ؛ اور اوسکے قرب و جوار مین ایک نیکی کا ثواب لاکھ نیکی سے بسیار ہے ؛ اور مدینہ مطہّرہ مین ایک نیکی کا ثواب جو حدیث شریف مین ہزار ہے ؛ تو وہ کمیّت مین کم کیفیت مین زیادہ بیشمار ہے ؛ لاکھ نیکیئے کو مکّہ سے افضل و اکمل عند اولی الابصار ہے ؛ کیونکہ مزید اعداد مین حسیات منحصر نہین زینہار ؛ آیا نہین دیکھتا تو بعینِ عنایت پروردگار ہے کہ مکّہ سے مسجدِ حرام مین عبادت کا اعداد مزید علی الاطلاق ہے ؛ اور حجاج متوجہین عرفات کو پانچ نماز منا مین

Marfat.com

پڑھنا مسجدِ حرام سے افضل بالاتفاق ہے ٭ کیونکہ اسمین اتباعِ سُنّتِ رسول کریم
علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم آشکار ہے ٭ اور اتباعِ سُنت پر لاریب افضلیت کا مدار
ہے ٭ اور مسجد الحرام مین سوائے کثرتِ عدد اور کسی امر کا نہین اعتبار ہے ٭ اور
اتباعِ سنت کے مقابل کثرتِ عدد از بسکہ ناپائدار ہے ٭ پس اسسے معلوم ہوا
کہ ثوابِ عمل اگرچہ از روئے عدد قلیل ہو ٭ اما ممکن کہ بحسب کیفیت و عظمت
وہ عمل افضل بعدیل ہو ٭ اور یہ امر بھی ثابت نزدِ علمائے حذّاق ہے ٭
کہ داخلِ کعبہ مسجد الحرام سے افضل بالاتفاق ہے ٭ اور حال یہ کہ صحتِ نماز فرض
مین اندرون کعبہ اختلاف ہے ٭ امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک عدم جواز
نماز فرض صاف ہے ٭ چہ جائیکہ اوس نماز کا مزید ثواب ہو ٭ اور
اوس نماز پر حکم افضلیت مآب ہو ٭ پس اسسے یہ امر مبرہن ہوا ٭ دلِ اہلِ انصاف
اسپر شیدا ہوا ٭ کہ فضلیت کثرتِ اعداد پر موقوف نہین ٭ بسیاری تعدادِ
اجر پر معروف نہین ٭ بلکہ سببِ فضلیت کا قبولیتِ درگاہ پروردگار ہے ٭
اور قربِ حبیبِ خدا اور نزولِ رحمتِ بے انتہا آشکار ہے ٭ اور جبکہ وجودِ پُر جودِ
رسولِ کریم علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم اوس بقعۂ شریفہ اور روضۂ منیفہ مین زندگانی
جاودانی اور حیاتِ نورانی صمدانی سے دائم قائم موجود ہے ٭ اور وہ محلِ اجل
اور منزلِ احمل تنزلاتِ رحماتِ ابدیّہ اور خیراتِ برکاتِ سرمدیہ سے
علی الدّوام محمود ہے ٭ اور اوس مقام پُر الغام کا تمام اُمّت عالی ہمّت کو
شامل ہے ٭ اور ہر ایک عاصی پُر معاصی کو اوس منبعِ حسنات اور مرجعِ برکات سے
حصولِ فیضِ کامل ہے ٭ اور وہ فیضِ عام اور الغامِ تام غیر متناہی عند اولی الابصار

Marfat.com

ہے ۔ کیونکہ دائم نزدِ خدا ترقیاتِ مراتب سیدنا ہی آشکار ہے ۔ اور قرآن مجید فرقان حمید مین حق سبحانہ تعالیٰ شانہ ایسا فرماتا ہے قولہ الکریم ۔ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۔ یعنے ۔

شعر

خدا فرما چکا قرآن مین لاریب ۔۔۔ گنہگارانِ اُمت ہین جو پُر عیب

وہ آوین[۹۱] پاس تیرے چشم گریان ۔۔۔ طلب غفران کرین با سینہ بریان

وہ استغفار[۹۲] پر ہون جبکہ شیدا ۔۔۔ مدد اونکی کرین تو بھی ہو یدا

کرین[۹۳] اونکے لیئے تو جب شفاعت ۔۔۔ تو بخشے پھر خدا اونکی شناعت

کما ھو قائل قولہ کریما ۔۔۔ کو وجدوا اللہ توابا رحیما

وہ تینوا مر ہو وین جبکہ موجود ۔۔۔ تو بخشے اونکی عصیان ربِّ محمود

وہ ہون مقبولِ توبہ نزدِ رحمان ۔۔۔ کرے اونپر ہمیشہ رحم یزدان

یہ فیضِ مصطفا ہے جبکہ دائم ۔۔۔ شفاعت پر ہمیشہ ہین وہ قائم

وہ مقبولِ شفاعت نزدِ ایزد ۔۔۔ کہ ہووے جسّے عاصی پاک امجد

یہ جاری فیض اونکا ہے شب و روز ۔۔۔ قیامت تک بصد امدادِ پُر سوز

تو اب کیونکر نہو مکّے سے افضل ۔۔۔ مدینہ پُر سکینہ شہرِ اجمل

حضوری کا ہی لاریب ایقان

مدینہ با سکینہ عین ایمان

ای لبیبِ صفی وے اریبِ وفی آنا اُمّت کا نزدِ قبر سیّد الکائنات علیہ اطیب الصّلوٰۃ والتسلیمات ۔ اور استغفار سیّدِ مختار واسطے اونکے

Marfat.com

نزدِ ربّ البریّات + اور شفاعت کرنا جنابِ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ
والتسلیم کا واسطے تمام اُمّت کے لیل و نہار + اور قبول فرمانا حق تعالیٰ کا
اوس شفاعت کو اور نزولِ رحمت حسبِ استغفار + اور مشرّف ہونا اُمّت
کا زیارت روضۂ مطہرہ سے جو افضل القربات ہے + اور حصولِ شفاعت
و استمداد جناب رسالت مآب سے جو اکمل وسیلۂ نجات ہے + اور حصولِ
فیضِ قُرب و جوارِ سیّدِ مختار اور نیلِ خیرات و برکات مجاورتِ مدینہ
باسکینہ پُر انوار جو موجبِ رضائے خدائے ارضین و سماوات ہے +
اور وہ قرب و جوار منظرِ پروردگار جو اجلّ واسطۂ قبولیّتِ دعوات ہے
مزید انداد عباداتِ مکّہ مکرمہ سے نہایت و بغایت افضل و اجمل بلا
انکار ہے + اور منافع خیراتِ مذکورات کا تمام اُمّت کے لیئے علی الدّوام
تا یوم القیام از بسکہ بسیار و بیشمار ہے + اور حصولِ مبرّاتِ مسطورات کا
وہی ذات سیّد الکائنات وسیلہ ہے بالیقین + پس مدینہ منورہ کیونکر افضل
نہو مکّہ معظمہ سے نزدِ منصفین + مکہ مکرمہ مین اگر کعبہ مفخّمہ مخزنِ انوارِ جلال
ہے + تو مدینہ منورہ مین وہ روضۂ حبیبِ خدا سعدنِ اسرارِ جمال ہے +
کہ کعبۂ طائفین اور عرشِ برین سے افضل ہے + سائر امکنۂ سماوات و
ارضین سے اکمل ہے + اور فضیلتِ مجاورت جلدِ قرآن شریف سے اظہر
من الشمس ہے + کہ وہ تو جلد فرقانِ منیف مثل قرآن آبین من الامس
ہے + جیسا کہ تعظیم مسِّ مصحف آیتِ لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَہَّرُوْنَ سے
آشکار ہے + ویسا ہی تکریم جلدِ مصحف عدمِ مسِّ محدث وغیرہ سے ہویدا

Marfat.com

بلا اِنکار ہے + مکہ مُشرّفہ مین اگر مقام تولدِ سیّد الانام ہے + تو مدینہ پُر سکینہ
مین جائے تختیرِ وجودِ پُر جود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام ہے + مکہ مکرمہ مین اگر
نزولِ رحمت یکصد و بیست ۱۲۰ ہر روز بلا اِنکار ہے + تو مدینہ لطف خزینہ
مین روضۂ مطہرہ پر نزولِ رحمت و رضوان و ملائکۃ الرحمان بے حدّ و عدّ
لیل و نہار ہے + کیونکہ وہ روضہ شریفہ بقعۂ منیفہ لاریب دائم منظرِ پروردگار ہے +
مظہرِ ہوالرفیق الاعلیٰ عند اولی الابصار ہے + ای عزیز وافر تمیز محلِّ قبر حبیب خدا
علیہ الصّلوٰۃ والثناد و فضیلت سے معمور ہے + ایک تو اوس دُرِّ نورانی سلالۂ کعبۂ سبّانی
سے پُر نور ہے + جو خطابِ ایزدِ منان طرفِ زمین و آسمان آیتِ اِئْتِیَا طَوْعًا
اَوْ کَرْھًا مین وہ مجیب بالاتفاق ہے + زمین سے وہی دُرِّ کعبۂ معظّمہ اور سماوات
سے اوسکے محاذی بقعۂ مقدّسہ عند الخذّاق ہے + دوسرا حقیقتِ محمدیّہ جودت
وجودِ علویّہ و سفلیّہ جو باطنِ احدیتِ مبدأ و احدیت برزخِ کبریٰ علی الاِطلاق
ہے + اوسی حقیقت کی شان مین فرقان قاطعِ بُرہان ناطق ہے یہ کلامِ قدیم +

هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ

وہ اول وہ آخر رؤف و رحیم	وہ ظاہر وہ باطن وہ بیشک علیم
وہ میمی نقابِ رُخِ دلربا	حدوث و قِدم مین وہ برزخ سدا
وہ سلما حد ولی جو ہے مہ جبین	وہ لیلیٰ قدم جو بسے نازنین
وہ ہر دو نمود ار از یک حجاب	کہین جسکو احمدؐ رسالت مآب
وہ ہے اُمِّ اُمّ اور اُمّی لقب	وہی آدم و آدمی کا نسب
وہ ہے روحِ اعظم وہ حُبِّ قدیم	وہ ہے پدرِ ارواحِ خلقِ عظیم

Marfat.com

وہ رُوحِ خدا ہے وہ رَوحِ اِلٰہ
وہ خلقِ خدا کی ہمیشہ پناہ

وہ ہے سِرِّ مطلق وہ شانِ عجیب
مقیّد نہ ہرگز وہ نزدِ لبیب

وہ سِرِّ عوالِم وہ مقصود ہے
خُیُوری کا ہر دم وہ مسجود ہے

قال اللہ سبحانہ فی کلام المبین ﴿اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا
مِّنْ طِیْنٍ فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ﴾ قال
سید العارفین سند الواصلین ابو محمد صاحب روزبہان فی تفسیرہ
عرائس البیان قدس اللہ سرّہ وافاض علینا برّہ ثم اعلم ان الارواح کلها
خلقت من روح النبی صلی اللہ علیہ وسلم وان روحه اصل الارواح
ولهذا سُمّی اُمیًّا ای انه ام الارواح فکما کان ادم علیہ السلام ابًا
للبشر وامّہ حوی کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلی اٰلہ واصحابہ
ذوی الحکم ابًا للارواح وامّها وذلک لان اللہ تعالٰی لما خلق روح النبی
صلی اللہ علیہ وسلم کان اللہ ولم یکن معه شیئ اٰخر حتی ینیب روحه
الیه او یضاف الیه غیر اللہ فلما کان روحه اوّل شیئ تعلق بہ القدرۃ
شرفه بتشریف اضافته الی نفسه فسماہ روحی ثم حین اراد ان
یخلق اٰدم فسوّاہ ونفخ فیه من الروح المضاف الی نفسه وهو روح النبی
صلی اللہ علیہ وسلم کما قال ﴿فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ﴾
فکان روح اٰدم من روح محمد صلی اللہ علیہ وسلم وکذلک ارواح اولادہ
لقولہ تعالٰی ﴿ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِیْنٍ ثُمَّ سَوّٰىهُ﴾

وَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وقال تعالیٰ فی حق مریم علیہما السلام فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا فکان جبرائیل علیہ السلام وروحہ من روح النبی صلی اللہ علیہ وسلم المضاف الی حضرۃ تعالیٰ وھذا الحد اسرار من قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ادم ومن دونہ تحت لوائی یوم القیامۃ انتھی یعنے حق تعالیٰ کا اسطور فرمان واجب الاذعان ہے + فرقان لامع البرہان مین خوش تبیان ہے + کہ یاد کر تو اے میرے حبیب مختار + کہ جسوقت تیرے رب نے فرشتونپر کیا آشکار + کہ تحقیق پیدا کرنے والا ہون مین آدم کو آب وگل سے بالضرور + پس جسوقت راست ودرست کیا مینے اوسکو بے فتور + اور داخل کیا مینے بیچ اوسکے میرے روح کو بصد سرور پس واسطے اوسکے سجدہ کیا سب فرشتون نے حسب فرمان رب غفور + اور تفسیر عرائس البیان مین اسطور ہے مذکور + اور یہ تفسیر زبدۃ العارفین عمدۃ الواصلین ابو محمد صاحب روزبہان قدس اللہ سرہٗ بغایت الرضوان کی ہے مشہور + کہ حق تعالیٰ نے روح پر فتوح جناب رسول کریم علیہ الطیب الصلوٰۃ والتسلیم سے سب روحون کو پیدا کیا + وہی روح پر فتوح ابو الارواح ہے اوسی سے سب کو ہویدا کیا + وہی اُمّ ارواح ہے وہی اصل اشباح ہے + لہذا آپکا نام نامی اسم گرامی اُمی مشہور ہے + کہ اُم کا معنے لغت عرب مین اصل اصول مذکور ہے + جیسا کہ آدم علیہ السلام ابو البشر ہین آشکار + اور حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا اُم البشر ہین بلا انکار + ویسا ہی جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پدر ارواح اور مادر اشباح ہین حسب فرمان پروردگار اور تفصیل اس اجمال کی + اور دلیل اس مقال کی + یہ ہے کہ جب حق تعالیٰ

Marfat.com

نے روحِ پُرفتوح سیّد الانام علیہ اطیب الصلوٰۃ والسّلام کو پیدا کیا + اپنے نور کامل السّرور سے اوس ذات سند الکائنات کو ہویدا کیا + تو اوسوقت ایک ہی تھا پروردگار + دوسری کوئی چیز نہ تھی زینہار + کہ اوس چیز کے طرف اوس روح کی نسبت کرے آشکار + پس جبکہ حق تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ اور حکمت شاملہ سے سب چیزون کے پہلے پیدا کیا روح سید الانام + تو اوسکو اپنی ذات قدیم الصّفات کی طرف نسبت کیا بصد احترام + تاکہ اوس روح پُرفتوح کی لطافت و شرافت سے ماہر ہون ہمہ خواص و عوام + کہ یہ روح خدا کی ذات کے طرف منسوب ہے + خلعتِ ہمہ صفات قدیمات سے محبوب ہے + پس فرمایا کہ یہ روحِ خدا ہے + ہمہ خدائی مین یکتا مصطفا ہے + ہمہی مالکِ مُلک الہ ہے + اسی سے ظہورِ خدا بلا اشتباہ ہے + اسی کی رضا جوئی حق تعالیٰ کی رضا ہے + اسیکی طاعت طاعت رب العلا ہے +

شعر

محمدؐ سِرِّ وحدت ہے، کوئی رمز اسکی کیا جانے	شریعت مین تو بندہ ہی حقیقت مین خدا جانے
خدا و مصطفا کی کُنہ مین ادراک عاجز ہے	محمدؐ کو خدا جانے خدا کو مصطفا جانے
احد نے صورتِ احمدؐ مین اپنا جلوہ دکھلایا	بھلا پھر کس طرح سے کوئی اونکا مرتبا جانے
ہُوَ الاول ہوالآخر ہوالظاہر ہوالباطن	اوسیکو ابتدا جانے اوسیکو انتہا جانے
وہی ہے ایک دریا اور دو عالم اوسکی موجین ہین	غریقِ بحرِ عرفان ہو تو پھر یہ ماجرا جانے
محمدؐ فی الحقیقت آفتابِ لایزالی ہے	اوسیکے نور کا دونو جہانمین پرتو جانے

پھر جب وجودِ پُرجود آدم علیہ السّلام کو آراستہ کیا + تو اوسکو حق تعالیٰ نے اپنے روحِ پُرفتوح سے پیراستہ کیا + پس روحِ آدم علیہ السّلام روحِ محمدی سے

Marfat.com

سے پیدا ہوا + ابو البشر ابو الارواح سے ہویدا ہوا + پس باطن مین آدم علیہ السلام
فرزندِ رسولِ کریم ہے + اگرچہ ظاہر مین اونکا فرزند صاحبِ خُلقِ عظیم ہے +

شعر وَلِلّٰہِ رَبُّ الْبَرِیَّۃِ دَرُّہَا فِی التَّأَسِّیْ

وَاِنِّیْ وَاِنْ کُنْتُ ابْنُ آدَمَ صُوْرَۃً		وَلِیْ فِیْہِ مَعْنًی شَاہِدٌ بِاَبُوَّتِیْ

شعر وَلِلّٰہِ مَا اَفَادَ فِی الْفَارِسِیَّۃِ وَاَجَادَ +

گر بصورت من ز آدم زادہ ام		در حقیقت جدِّ جدِّ اُفتادہ ام

اور ایسا ہی ارواح اولادِ آدم علیہ السلام + اور سائر ارواحِ علویات وسفلیات
بالتمام + فرزندِ جناب رسولِ کریم ہین علیہ الصلوٰۃ والسلام لہذا فرمایا جناب
رسول کریم نے علیہ الصلوٰۃ الملک العلام + کہ آدم ومن دونہ تحت لوائی
یوم القیام + یعنے حضرت آدم اور سائر خلائق بالضرور + میرے لوا کے زیر
سایہ ہونگے یوم النشور + پس حقیقت روح سے کیونکر ماہر نہون جناب رسولِ کریم +
ولا عبرۃ لما یخرصہ المنکر المریٔ + کیونکہ اس مدعا پر خود ناطق ہے کتاب
مستطابِ قدیم + کہ یَعْرِفُوْنَہٗ کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَہُمْ اَیُّہَا الْفَہِیْم + یعنے
قوم یہود ایسا پہچانتی ہے رسولِ کریم کو آشکار + جیسا کہ وہ پہچانتے ہین اپنے
بیٹونکو بلا اِنکار + بلکہ ولی اللہ بھی حقیقت روحانی سے ماہر ہے + ہر طور سیر
روحانی اوسپر ظاہر ہے + اور یہ امر حدیث مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ
رَبَّہٗ سے خود باہر ہے + کیونکہ معرفتِ نفس مین معرفتِ روحانی داخل ہے +
اور معرفتِ نفس سے معرفتِ خدا حاصل ہے + اور جب ولی کو معرفتِ خدا
حاصل ہوئی جو غیب الغیب ہے + تو ولی کو معرفتِ روحانی حاصل ہونے مین کیا ریب ہے +

Marfat.com

واللہ الھادی وعلیہ اعتمادی + اے عزیز پُر تمیز اگر مکہ معظمہ میں ادائے
حج وعمرہ آشکار ہے + تو مدینہ منوّرہ بھی اس عبادت سے پُر انوار ہے +
قال علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلیٰ آلہ واصحابہ الکرام من خرج علی طھرہ یرید
الا مسجدی ھذا لیصلی فیہ کانت بمنزلۃ حجۃ رواہ البیھقی وغیرہ عن
ابی امامۃ رضی اللہ عنہ وقال علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلیٰ آلہ واصحابہ البررۃ
العظام من تطھر فی بیتہ ثم اتی مسجد قباء فصلی فیہ صلوٰۃ کان کاجر
عمرۃ رواہ ابن ماجہ وغیرہ بسند جید عن سھل بن حنیف رضی اللہ عنہ
وروی الامام احمد والحاکم وقال صحیح الاسناد ورواہ غیرھم ایضاً رضی اللہ
عنھم بلفظ من توضأ فاحسن وضوئہ ثم جاء مسجد قباء فرکع فیہ رکعتین
کان لہ کعدل عمرۃ وروی ابن شبۃ عن سعید بن الرقیش الاسدی قال
جاءنا انس بن مالک رضی اللہ عنھم الی مسجد قباء فصلی فیہ رکعتین الی
بعض ھذا السواری ثم سلّم وجلس وجلسنا حولہ فقال سبحان اللہ ما اعظم
حق ھذا المسجد لو کان علی مسیرۃ شھر کان اھلاً ان یوتی فمن خرج من بیتہ
یریدہ متعمداً الیہ لیصلی فیہ رکعتین اقبلہ اللہ باجر عمرۃ قال ابو غسان
ومما یقوی ھذہ الاخبار ویدل علی تظاھرھا فی العامۃ والخاصۃ
قول عبد الرحمٰن ابن الحکم +

شعر

وایم اللہ قد اقرت عینا	
من المتعمرات الی قبائ	

ملخص الکلام فی ھذا المرام یہ کہ جو شخص اپنے گھر سے باطہارت کاملہ مسجد

Marfat.com

نبوی مین اِس قصد سے آوے + کہ اوسمین نماز پُر نیاز باشوق وذوقِ
جان وجنان بجالاوے + توحق سُبحانہ تعالیٰ شانہ ثواب حج کامل کا اوسکو عطا
فرماوے + اور جو شخص باوضوئے تام اِس ارادے سے مسجدِ قبا مین جاوے +
کہ بامدادِ الٰہی ادائے دو رکعت یا چار رکعت نماز اوسنے ظہور مین آوے + توحق
تعالیٰ ثواب عمرۂ کامل کا اوسکے نامۂ اعمال مین تحریر فرماوے + اس باب مین
احادیث قویہ اور اخبار وآثار مرضیہ بسیار ہین + اور اونکی صحت پر متفق حضرات
مُحدّثینِ کبار ہین + اور یہ امر بھی ازبسکہ ظاہر وعیان ہے + ہر خاص وعام پر
ہویدا بیگمان ہے + کہ ادائے حج ایکسال مین ایک مرتبہ سے زیادہ نہین ہوتا
زینہار + اور ادائے نماز مسجدِ نبوی مین ہر روز چند بار حاصل ہونا ممکن ہے
بلا انکار + اور ہزار ہا نمازی اوس نعمتِ عظمیٰ سے مشرّف ہوتے ہین لیل ونہار +
پس مدینہ منوّرہ کیونکر افضل نہو مکہ معظمہ سے عند اولی الابصار + مگر جس شخص
کا نورِ فطرت مفقود ہوا اور اصل مین وہ ہے اہلِ نار + تو وہ کیونکر دیکھے
مدینۃ السّلام قبۃ الاسلام کے انوارِ پُر اسرار + اور کیونکر منکشف ہون
اوسپر مقرّبینِ قدیم منظرِ مجیبِ عظیم کے اسرارِ پُر انوار + کہ وہ کنزِ مخفی
سے ہویدا ہین باطن اونکا احدیت ہے عند اولی الابصار ۔ شعر

بیا تا در مدینہ نورِ احمد		بہ بینی از در و دیوار لامع	
جمالِ مُصطفا بے پردہ بینی		چو خورشیدی کہ بے ابر ست طالع	
بیا ای کورِ چشم تیرہ باطن		بہ بین ہر گوشہ صد برہانِ ساطع	
بروقِ شبہ سوز آنجا لوایح		بدورِ دین فروز آنجا سواطع	

نجومِ اہتدا آنجا فروزان	شموسِ اصطفا آنجا طوالع
چو از ناری کجا تو نور بینی	بود ہر کس باصلِ خویش راجع
چرا با خویش دشمن گشتۂ تو	چہ خود را میزنی بر سیف قاطع
ولیکن کے توانی دید آن نور	چو نورِ فطرتت گردید ضایع
نصیحت کردمت دیگر تو دانی	فَاِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ واقع

قال فی منہل الصفا والتجیر والجامع الکبیر وغیرہا من زبر الفخار یزان الامام مالک
نبراس الوداد والمسالک + قدس اللہ سرہٗ وافاض علینا برّہٗ کان یقول
حجّی زیارۃ قبر حبیب الرحمٰن + وصلاتی فی جوارِ طبیب العصیان + افضل
من حج بیت اللہ المنان + وکان لا یتوجہ الی بیت اللہ المتعال + مع کونہ
صاحب الثروۃ والاموال + وکان یصرّح فی اکثر الاحوال + بانہٗ فی قبرہ
علیہ الصلوٰۃ والسلام + وعلیٰ آلہ واصحابہ البررۃ الکرام + کعبۃ اللہ
الملک العلّام + وسرّ اسرار الاحدیّۃ علی الدوام + وھو الحقیقۃ المحمدیّۃ
والمادۃ الاحمدیّۃ + اصل الحقائق السرمدیّۃ + حیاۃ الارواح الابدیّۃ +
ولا یخفیٰ انّ وجود الکعبۃ من وجودہ + وتنزل الرحمۃ علیہا من جودہ +
وکان یخشی من بُعد جوار سیّد الثقلین + ویبکی حتّی یتقاطر لحیتہ
من دموع العینین + ویذکر اختیار سیّدنا عثمان بن عفان + شہادۃ
نفسہ النفیسۃ علی الھجران + ودعائہ اللّٰھمّ ارزقنا شہادۃ فی
سبیلک وامتنا فی جوار حبیبک فلما وعد اللہ امامنا المالک منجی الخلائق
عن المہالک بان لا یقبض روحہ اللطیفۃ + الا فی جوار حبیبہ فی المدینۃ الشریفۃ +

وامرہٗ بالحج مرّۃ باداء المناسک ۔ فعلی عدۃ اللہ حج مرۃ امامنا المالک ۔
رضی اللہ عنہ بلطفہ القدیم ۔ وعنا بود اودہ مع الحبیب الکریم ۔ علیہ افضل الصلوٰت
واکمل التسلیم ۔ یعنی کتاب منہل الصفا اور تفسیر تجبیر مین مذکور ہے ۔ جامع کبیر وغیرہا
کُتب معتبرہ مین بھی مسطور ہے ۔ کہ تحقیق حضرت امام مالک عاشق صادق ولی السالک
قدس اللہ سرّہٗ وافاض علینا برّہٗ دائم اسطور فرماتے تھے ۔ محبین صادقین کو
افضلیت مدینہ منورہ سناتے تھے ۔ کہ حج میرا زیارتِ روضۂ جناب رسول
کریم ہے ۔ اونپر ہر زمان وہر آن صلوات وتسلیمات خدائے قدیم ہے ۔
اور نماز پڑھنا میرا مسجدِ نبوی مین بالسرور ۔ حج بیت اللہ سے افضل واکمل
ہے بالضرور ۔ اور باوجود ثروت کثیرہ وحصولِ اموالِ فیرہ متوجہ نہین ہوتے
تھے طرف بیت اللہ العلام ۔ اور قصدِ حج کعبہ نہین فرماتے تھے علی الدوام ۔
اور اکثر احوال ایسا بیانِ صریح فرماتے تھے ۔ محبین حاذقین کو مژدۂ جان بخش
سناتے تھے ۔ کہ تحقیق قبر شریف جناب رسول کریم علیہ اطیب الصلوٰۃ والتسلیم
مین لاکلام ۔ دو چیز مسعود موجود ہے نزدِ محققان آئمہ اسلام ۔ ایک تو
لبِّ لبابِ ارض کعبۂ زکیّہ ۔ اور دوسرا سرِّ اسرار حضرتِ احدیّہ ۔ اور وہی
ہے سرِّ حقیقتِ محمدیّہ ۔ اصلِ فیوض حضرتِ احمدیّہ ۔ وہی سرّ ساجد ومسجود
ہے ۔ وہی حقیقتِ عابد ومعبود ہے ۔ اوسی سے وجودِ ہمہ موجود ہے ۔
لابُدّ اوسی سے بقارہر وجود ہے ۔ اوسکی جود سے کعبہ حضرتِ ودود ہے ۔
اوسکی رحمت سے رحماتِ کعبہ محمود ہے ۔ اوسی سے تنزل رحمت صباح و
رواح ہے ۔ اوسی سے حیاتِ ابدالاباد ارواح ہے ۔ اوسیکا شمہ فیض عرشیات

Marfat.com

وفرشیات ہے ۔ اوسیکا کرشمہ جنّات و مزیّن سماوات ہے ۔ وَلِلّٰہِ الْغَفَّار

دُرٌّ مَا فِی ھٰذِہِ الْاَشْعَار

شَمْسٌ عَلٰی قُطْبِ الْکَمَالِ مُضِیْئَۃٌ
بَدْرٌ عَلٰی فَلَکِ الْعُلَا سَیْرَانُہٗ

اَوْجُ التَّعَاظُمِ مَرْکَزُ الْعِزِّ الَّذِیْ
لِرَحَی الْعُلَا مِنْ حَوْلِہٖ دَوَرَانُہٗ

فَالْخَلْقُ تَحْتَ سَمَاءِ عُلَاہُ کَخَرْدَلٍ
وَالْاَمْرُ یُبْرِمُہٗ ھُنَاکَ لِسَانُہٗ

وَالْکَوْنُ اَجْمَعُہٗ لَدَیْہِ کَخَاتَمٍ
فِیْ اِصْبَعٍ مِّنْہُ اَجَلُّ اَکْوَانُہٗ

وَتُطِیْعُہُ الْاَمْلَاکُ مِنْ فَوْقِ السَّمَا
وَاللَّوْحُ یُنْفِذُ مَا قَضَاہُ بَنَانُہٗ

وَلَہُ الْمَقَامُ وَذَاکَ اَلْمَحْمُوْدُ مَا
لَمْ یُدْرِہٖ مِنْ سَائِرِ الثَّقَلَیْنِ شَانُہٗ

ھُوَ دُرُّ بَحْرِ الْوَھْمِ وَخْضُمُھَا
ھُوَ سَیْفُ اَرْضِ عُبُوْدَۃٍ وَّمَعَانُہٗ

ھُوَھَاؤُہٗ ھُوَ وَاؤُہٗ ھُوَ بَاؤُہٗ
ھُوَ سِیْنُہٗ وَالْعَیْنُ بَلْ اِنْسَانُہٗ

ھُوَ قَافُہٗ ھُوَ نُوْنُہٗ ھُوَ طَاؤُہٗ
ھُوَ نُوْرُہٗ ھُوَ نَارُہٗ ھُوَ رَانُہٗ

عَقْدُ الْاِلٰہِ بِمُحَمَّدٍ وَّثَنَائِہٖ
فَالدَّھْرُ دَھْرٌ وَالْاَوَانُ اَوَانُہٗ

وَالْعَرْشُ وَالْکُرْسِیُّ ثُمَّ الْمُنْتَھٰی
مَجْلَاہُ ثُمَّ مَحَلُّہٗ وَمَکَانُہٗ

وَطَوَی السَّمٰوٰتِ الْعُلَا بِعُرُوْجِہٖ
طَیَّ السِّجِلِّ لِمَدْرَجٍ رُکْبَانُہٗ

اَنْبَا عَنِ الْمَاضِیْ وَعَنْ مُسْتَقْبَلٍ
کَشَفَ الْقِنَاعَ وَکَمْ اَصَابَ بِرُھَانُہٗ

اَنْبَا عَنِ الْاَسْرَارِ اِعْلَانًا وَّلَمْ
یُفْشِ السَّرِیْرَۃَ لِلْوَرَا اِعْلَانُہٗ

حَاشَاہُ لَمْ تُدْرِکْ لِاَحْمَدَ غَایَۃٌ
اِذْ کُلُّ غَایَاتِ النِّھَایَۃِ اٰنُہٗ

صَلَّی عَلَیْہِ اللّٰہُ مَھْمَا زَمْزَمَتْ
کَلِمٌ عَلٰی مَعْنًی یَّرِیْحُ بَیَانُہٗ

Marfat.com

اور دائم ہراسان ولرزان ہوتے تھے ہجور یہ قبرِ جناب رسول کریم سے +
اور ہمیشہ روتے تھے دور یہ ہمسائیگیٔ نورِ قدیم سے + یہان تک کہ دونو
چشمون سے ایسی دو نہرِ اشک جاری ہوتی + کہ اوسسے آپکی ریش مبارک
سیراب ہوکر ایک لڑی موتیونکی زمین پر ساری ہوتی + اور اوس حالت سے
ایک ایسی حالت آپکے دلِ نورانی پر طاری ہوتی + کہ آپکی زبان فیض عنوان سے
ذکرِ شہادت حضرتِ عثمان علیہ الرضوان ایسا ظہور مین آتا + کہ دلِ محبین صادقین
اوسسے نہایت وبغایت سرور مین آتا + اور وہ یہ ہے کہ حضرت عثمان ابن
عفان نے قبول کیا شہادت اپنے نفس کی بصد اختیار + اور نہ ترک کیا
شہر مدینہ باسکینہ کو بسببِ حصولِ جوارِ سیّدِ مختار + اور حق سبحانہ تعالیٰ شانہ
سے اسطور دعا مانگتے تھے لیل ونہار + کہ ہمکو شہادت نصیب کر تیرے لئے خالصًا
مخلصًا اے پروردگار + اور موت نصیب کر ہمکو تیرے حبیب کے ہمسائگی مین اے
کردگار + پس جبکہ امام مالک سے وعدہ کیا حق تعالیٰ نے بالطفِ بسیار + کہ نہ
قبض کرینگے ہم روح پُر فتوح کو تیرے جسم طاہر سے زینہار + مگر قُربِ حبیبِ خدا
علیہ الصلوٰۃ والثنا مین اے پروانۂ شمع انوار + تیرا اور تیرے حبیب کا اسی
مدینہ دلِ عشاق کے نگینہ سے حشر کرینگے روزِ شمار + پس اسی وعدے
پر حق تعالیٰ نے امام موصوف کو امر کیا کہ حجّ بیت اللہ ادا کرین ایک بار + پھر
حضرت امام مالک نے ایک مرتبہ حجّ بیت اللہ کیا حسب وعدۂ ایزدِ غفار +
اے اللہ راضی ہو اوس امام ہمام سے علی الدوام + اور ہم گنہگارون
شرمسارون سے بالطفِ تام + طفیل ودادِ امام موصوف کے مع سیّد الانام

علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہ الکرام + افضل الصلوات واکمل التسلیمات الی
مرور اللیالی والایام + اور وہ جو رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے وقتِ
ہجرت مکہ معظمہ کو خطاب فرمایا کہ ای بلد امین + تو میرے نزدیک محبوب ترین
بلاد ہے بالیقین + اور ایک روایت مین مکہ خیر بلاد اللہ مذکور ہے + اور
احب ارض اللہ بھی مسطور ہے + تو اوسمین اسرار بسیار ہین + اہلِ سر پر
ہین + ازانجملہ یہ کہ وہ قول پیش اظہارِ افضلیتِ مدینہ منورہ بوجیسے پروردگار
ہے + اور بعد اوس وقت کے اظہارِ افضلیتِ مذکورہ نہ مخالفِ اخبار وآثار ہے + کیونکہ
مکہ معظمہ کا ظہور احب ارض اللہ اوسوقت مین ہونا ثابت بلا انکار ہے + اور بعد اوسکے
اظہار احبّ ارض اللہ مدینہ منورہ کی شان مین بمقصود کردگار ہے + اوسوقت مین
مکہ معظمہ کا خیر بلاد اللہ ہونا مشہور ہوا + اور اسوقت مین مدینہ منورہ کا افضل ہونا
ہی مذکور ہوا + اوسوقت اوسی کی خیریت کا اشتہار ہوا + اور اسوقت مین اسی کی
افضلیت کا اظہار ہوا + اگرچہ علم الٰہی مین مدینہ منورہ ہی افضل بلاد اللہ تھا + امّا اوسوقت
شہرت مین مکہ معظمہ ہی اجمل بلاد اللہ تھا + اوسوقت مین اوسیکا افضل ہونا بہر
خد اضرور تھا + اور اسوقت مین اسیکا اجمل واکمل ہونا برائے مصطفا منظور
تھا + نہ وہ اشتہار اس اظہار کو مانع ہے + نہ یہ اظہار اوس اشتہار کو سامع ہے +
ہر ایک اشتہار واظہار اپنے وقت پر لامع ہے + پس کیونکر اس امر مین منکر اعتراض
کا طامع ہے + آیا نہین دیکھتا تو وہ فرمانِ واجب الاذعان پروردگار + جو قرآنِ
مجید فرقانِ حمید مین ایسا ہے نگار + جو بنی اسرائیل اور بی بی مریم کے حق مین
ہوا ہے آشکار + یَا بَنِیْ اِسْرَآءِیْلَ اذْکُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْ اَنْعَمْتُ عَلَیْکُمْ وَاَنِّیْ فَضَّلْتُکُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ

یعنے ای بنی اسرائیل یاد کرو تم ہماری اُن نعمتون کو جو اِنعام کیا ہمنے تمہارے
آبا وَاجداد پر بالیقین + مثل انزال مَن وسَلویٰ اور تظلیلِ غمام + اور جاری کرنا
پانی دوازدہ چشمے کا ایک پتھر سے وادیٔ تیہ مین لاکلام + اور سوا اُنکے دیگر عطیات
مرضیات واکرام + اور فضیلت دیا ہمنے تمارے آبا وَاجداد کو اے یہود + اوپر
اوس اہلِ عوالم کے جو اوسوقت مین تھے موجود + پس عالمین سے اونکے زمانے
کا اہل عوالم ہے معہود + نہ اہل عوالم مطلق تا روز پسین موعود + اور ایسا ہی
بی بی مریم کے حق مین یہ فرمانِ مُبین + وَاصْطَفَاكِ عَلَىٰ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ + یعنے
تیرے زمانے کی عورتون مین تو پسندیدہ ہے + اون سب پر تجھے فضیلت اونسے
توہی برگزیدہ ہے + پس دونو عالمین مین استغراق عرفی معہود ہے + نہ استغراق
حقیقی مقصود ہے + یعنے تخصیص اونکے زمانے کی وہان مراد ہے + اور مراد مطلق
زمانہ ہر دو جائے مین ناسداد ہے + کیونکہ اُمتِ محمدیہ کو سائر اُمم پر فضیلت
آشکار ہے + چنانچہ کلام قدیم قرآن کریم مین یہ آیت پُر ہدایت نگار ہے + کہ کُنْتُمْ
خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ + اور ایسا ہی
اخبار وآثار واجماعِ اُمت سے روشن ہے اور اظہر + اور بی بی مریم سے خدیجہ کبریٰ افضل
علی الاطلاق ہین + اور بی بی مریم سے حضرت عائشہ صدیقہ اور فاطمہ زہرا افضل
بالاتفاق ہین + رضی اللہ عنہا وعنا بحرمتہا + قال فی روح البیان + وغیرہ من
تفاسیر القرآن + یا بنی اسرائیل اذکروا ای اشکروا نعمتی التی انعمت بہا علیکم بانزال المن
والسلوی وتظلیل الغمام وتفجیر الماء من الحجر وغیرہا وذکر النعم علی الاباء الزام الفکر
علی الابناء فانہم یشرفون بشرفہم ولذلک خاطبہم فقال تعالی فضلتکم ولم یقل فضلت آباءکم

Marfat.com

لامن فی فضل بانهم فضلهم وقوله تعالیٰ وانی فضلتکم علی العالمین من عطف الخاص
علی العام للتشریف ای فضلت اباءکم علی عالمی زمانهم بما منحتهم من العلم والایمان
والعمل الصالح وجعلتهم انبیاء وملوکا مقسطین وهم اباؤهم الذین کانوا فی عصر
موسیٰ علیہ السلام وبعدہ قبل ان یعزوا وهذا کما قال فی حق مریم واصطفاکِ
علی نساء العالمین ای نساء زمانکِ فان خدیجۃ وعائشۃ وفاطمۃ رضی اللہ عنہن
افضل منها فلم یکن لهم فضل علی امۃ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اللہ تعالیٰ
فی حقهم کنتم خیر امۃ اخرجت للناس فالاستغراق فی العالمین عرفی لا حقیقی +
اے لبیبِ وفی وے اریب صفی سببِ افضلیتِ مدینہ منورہ حلولِ رسولِ مقبول
اوس شہرِ شریف مین بلا انکار ہے + اور موجبِ اجلیت واکملیتِ مدینہ طیبہ
دوام قیام سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام اوس بلدِ منیف مین تا روزِ شمار ہے +
اور ظہورِ وفورِ نصرتِ دین متین اوس بلدِ حبیبِ ارحم الراحمین سے از بسکہ
بسیار ہے + اور کثرتِ نزولِ احکامِ رب العالمین اور اکمل دین سید المرسلین
صلی اللہ وسلم علیہ وآلہ اجمعین بھی اوسی شہرِ شہیر اور بلدِ منیر سے آشکار ہے + اور وقت
ہجرت جملہ امورِ مذکور اوس شہرِ پُر نور مین مفقود ومعدوم تھے + اگرچہ علمِ الٰہی اور فراست
سید بنا ہی مین وہ ہمہ اسبابِ افضلیت موجود ومعلوم تھے + پس اوسوقت
مین مکہ معظمہ کا خیر بلاد اللہ ہونا ہی مشہور تھا + اگرچہ حقیقت مین مدینہ منورہ کا
افضل بلاد اللہ ہونا ہی بالضرور تھا + پس وقتِ ہجرت مکہ مکرمہ کے حق مین
فرمانِ خیر بلاد اللہ مدینہ منورہ کی افضلیت کو مانع نہین + بہ سببِ فرمانِ مذکور
مکہ مکرمہ مدینہ معظمہ سے افضل ہو اسکو عاقل ہرگز سامع نہین + کیونکہ بعد فرمانِ

Marfat.com

مسطور جناب حبیب غفور نے مدینہ منور مین حلول پُر نور فرمایا + اور دوام
قیام سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تا یوم القیام اوسی شہر مین ظہور پایا + اور
حصول خیرات کثیرہ اور وصول برکات وفیرہ اور اعلا مراتب دینیہ اور اسنے
مآرب دنیویہ نے مدینہ پُر سکینہ مین چہرہ دکھلایا + اور طول اقامت ذات
سید الکائنات علیہ اطیب الصلوٰۃ والتسلیمات جو معدن جمیع فضائل و شمائل
اظہر من الشمس ہے اوسی شہر سے ہویدا ہے + اور ہمہ اقسام افضلیت دینیہ اور
جملہ انواع خیریت دنیویہ کا مرجع جو وہی ذات قدسی صفات ابین من الامس
ہے وہ سب مثل پروانہ اوسی شمع پر شیدا ہے + اور جب وقت معہود بہ افضلیت
مقصود نے اوس شہر محمود کے لیئے جلوہ موعود دکھلایا + تب جناب رسول کریم
علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے برکت و محبت اور خیر و سودت مکہ معظمہ سے اکثر و اوفر مدینہ
منورہ کے لیئے استدعا فرمایا + کہ اللھم حبب الینا المدینۃ کحبنا مکۃ بل اشد
اور اس دعوت نے لاریب نزد خدائے جل جلالہ وعم نوالہ خلعت قبولیت پایا
لہذا حدیث نفیس مین جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے ایسا بیان
صدق عنوان آیا + کہ ما علی الارض بقعۃ احب الی من ان یکون قبری
بہا منہا اور حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے + اور حضرت سیدنا
ابو بکر الصدیق سے بھی مسطور ہے + اور یہی اصل اجماع تفصیل مدینہ منورہ بالضرور
ہے + کہ لیس فی الارض بقعۃ اکرم علی اللہ من بقعۃ قبض فیہا نفس نبیہ
صلی اللہ علیہ وسلم + اور ابو یعلی اپنی اسناد سے ایسی روایت لایا ہے + کہ جناب
صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

یقول لا یقبض النبی الا فی محب الا ملکتالیہ اور جو زمین محبوب سیدِ مختار
ہے + لاریب وہی زمین محبوب پروردگار ہے + کیونکہ حُبِ خدائے عظیم تصدیق
برحبیب علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ہے اور ان دونو حُبّون مین کمال اتحاد ہے +
دوئی اور اتحاد مین تضاد ہے + پس دوئی دور کر وہی ایک مراد ہے +
اوسی ایک مراد کی وداد سے دل شاد ہے + اوسی دل شاد پُر سداد سے
سبکی یاد ہے -

شعر

شد مراد در ہر دو عالم اوست دوست	
دوستی با دیگران بر بوئے اوست	

اور مستدرکِ حاکم مین ایسا مسطور ہے + شرطِ صحیحین پر مذکور ہے + کہ جناب
رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اسطور کیا استدعا + پس حق سبحانہ تعالیٰ شانہ
نے قبول کیا اوسکو بلا امترا + کہ اللھم انک اخرجتنی من احب البقاع الیّ
فاسکنی فی احبّ البقاع الیک ای فی موضع تصیرہ کذلک فیجتمع فیہ الحبان +
حبّ اللہ وحبّ حبیبہ الرحمٰن فظھر اجابۃ الدعوۃ وصیرورتھا احب مطلقا
من ذلک الزمان حتی کان حبیب الملک الودود الحنان + یحرک دابتہ اذا راھا
من حبھا فی الجنان + وما کان احب الی اللہ ورسولہ المختار + کیف لا یکون افضل
عند ولی الابصار + ولھذا افترض اللہ العزیز العلام + علی حبیبہ علیہ الصلوٰۃ
والسلام + الاقامۃ بھا الی ان یحشر من ذلک المقام + وحث ھو علی الاقتداء بہ
سائر اھل الاسلام + فی سکناھا والموت بھا الی یوم القیام + ھذا ما اتفق
علیہ الائمۃ الاعلام + لاجماع الصحابۃ علی افضلیۃ دار السلام + علی مکۃ المکرمۃ

Marfat.com

ایہا المومنون الفہام + ولا عبرۃ بما یخرصہ الضریر الطغام + اللّٰہم امتنا علی ذالک
الاعتقاد التام ہذا من التحبیر و التحریر واللہ یہدی بہ البصیر + ملخص
چارون احادیثِ مذکورہ کا جو تحبیر سے ہوئین ہین نگار + یہ ہے کہ دعا کیا
جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے کہ اے پروردگار + محبوب کر
ہمارے نزدیک مدینۂ مکرمہ کو باصد عز و وقار + جیساکہ محبوب ہے، ہمارے
نزدیک مکہ معظمہ بلکہ اوسسے نہایت بسیار + پس حق سبحانہ تعالیٰ شانہ نے
دعائے مذکور کو قبول فرمایا + اور محبوبیت و افضلیت مدینہ منورہ کی
اظہار مین لایا + تو مدینہ باسکینہ محبوب ترین بلاد اللہ ہوا نزدِ سید الانام
صلی اللہ وسلم علیہ وعلی آلہ البررۃ الکرام + یہانتک کہ مدینہ رحمتِ خزینہ
کی فضلیت کا آپنے اِسطور کیا اشتہار + کہ روئے زمین پر اوس شہر
سے کوئی جائے میرے نزدیک محبوبتر نہین زینہار + اور نہ محبوبتر ہے
اوسسے کوئی جائے نزدِ پروردگار + کہ جس شہر مین میری قبر ہو بفرمانِ
ایزدِ غفار + اور اِسطور بھی دعا کیا رسول مقبول نے علیہ الصلوٰۃ والسلام +
کہ اوس شہر سے ہجرت کیا مینے تیرے امر سے اے ملکِ علام + جو تمام
شہرون سے محبوبتر تھا میرے نزدیک لاکلام + اب سکونت دے تو
مجکو اوس شہر مین جو محبوبتر ہے تیرے نزدیک علی الدوام + یعنے ایسے
شہر مین جو تیرے اور میرے نزدیک محبوب ترین سائر بلاد ہو + جامع
حُبتینِ حبیبین و معدنِ وداد ہو + جسسے میری اُمت عالی ہمت کو دین و دنیا
کا حصول سداد ہو + وہ حصولِ وداد کہ جسسے دارین کا ہمہ وصول مراد

ہو + اوس وصول مراد سے میرا دل نہایت شاد ہو + ۵

ہوا فرمانِ ایزد جب ہویدا
کہ اے محبوبِ دلہا تجیہ شیدا

تو کر مکّے سے ہجرت اب نمودار
کہ ہون خلقت مین ظاہر اوسسے اسرار

رہین خواری و ذلّت مین یہ کفّار
کرین تجہیز فدا دل جملہ انصار

خدایا تب ہوا مین رخت بردار
ز سوزِ دل بعزمِ ہجرتِ دار

تولّدگاہ میرا ہے جو پُرنور
دلِ خلقِ عوالم جسسے مسرور

ہوا رحمت کا چشمہ جس سے فوّار
ہوئے اوسپر ملائک بسکہ دوّار

جو ہے مکّے مین کعبہ تیرا خانہ
وُہ طیرِ دل کا دائم آشیانہ

سماعیلی خلیلی وہ بنا ہے
جلیلی ذات کی اوسپر ثنا ہے

جو بندے خاص تیرے تجیہ قربان
وہ طائف اونکا دائم بادل و جان

وہ لابد مجیہ دائم بسکہ شیدا
تیرے آنوار اوس گھر سے ہویدا

وہ ہے بلدِ امینِ آمنہ جب
تو ہے وہ آمنًا لاریب یارب

جو وہ بلدِ امین دلپزیر ہے
تو وہ محبوبتر بس نازنین ہے

جدائی اوسکی مجیہ ناگوارا
ولے اوسسے کیا ہجرت خدارا

وہ ہے نزدیک میرے بسکہ محبوب
وہ محبوبِ ترین ہے بسکہ مرغوب

جو ہو نزدیک تیرے ایخداوند
ہمہ شہرون سے افضل شہر دلبند

وہ ہو خیرِ بلاد اللہ خدایا
احبُّ الارضِ حق نزدِ برایا

وہ ہو محبوبتر چون شمع پیدا
تو دلہا اوسپہ چون پروانہ شیدا

وہ ہووے جامع حُبّین لاریب
وہ سب شہرون سے افضل ہو بلاعیب

Marfat.com

وہ ہو محبوب تر نزدیکِ غفّار — ہمہ شہرون سے اجمل در رہہ کار
وہ ہو محبوب تر نزدیک احمد — ہمہ شہرون سے اکمل اور اعجد
تو دے اوسمین سکونت مجکو دائم — دل و جان سے رہو نمین اوسمین قائم
حیاتِ دنیوی اوسمین رہے شاد — کہ نصر اللہ سے ہووے دین آباد
کرون مین فتح اوس بلدِ امین کو — تو ہو حاصل ترقی میرے دین کو
تو قبلہ گاہ میرا جسمین پُر نور — وہ دین اللہ سے دائم ہووے مسرور
کرون مین پاک کعبہ مشرکین سے — وہ ہو آباد دائم مُومنین سے
طوافِ خاص بندون سے وہ مسرور — وہ انکے ذکر سے معمور و پُر نور
خدایا جو کہ اسرارِ نہانی — عیان تجھپر تو ہی یکتائے جانی
جو درد و سوز اُمّت کا جنان مین — عیان تجھپر نہ ظاہر ہو بیان مین
اگر بخشین تو اونکو تیرے لایق — کہ ہے رحمت غضب پر بیشکہ فائق
مُلوّث جبکہ آوین وہ گنہگار — تو مغفور ہین جاوین بادلِ زار
وہ جاوین چشم گریان سینہ بریان — وہ ایمان سے نہون زنہار عریان
وہ تیرے پاس با ایمان آوین — وہ تیری دید سے پھر دید پاوین
کہ وہ میری شفاعت کے سزاوار — تو ایمان پر وہ گذرین جملہ زوّار

خیبوری بھی طفیلِ جملہ زوّار
رہے دیدارِ احمد سے وہ سرشار

قال نبیّنا علیہ الصّلوٰۃ والسّلام وعلی آلہ واصحابہ البررۃ الکرام من زار قبری و وجبت لہ شفاعتی وفی روایۃ حلت لہ شفاعتی رواہ الدار قطنی وابو الشیخ

وابن ابی الدنیا عن ابن عمر علیهم رضوان الله الباری قال العلامه والحبر الفهامه
محمد بن الزرقانی فی شرح المواهب للقسطلانی علیهم الرضوان الصمدانی و
فائدته البشری بموته علی الاسلام واضافة الشفاعة الی ذاته الشریفة
لافادة انها عظیمة اذهی تعظم بعظم الشافع ولا اعظم منه صلی الله علیه
وسلم ولا اعظم من شفاعته کما صرح به العلماء الاعلام کالسبکی وغیره رحمهم الله العلام

من زار قبر محمدٍ — نال الشفاعة فی غدِ
بالله کرر ذکره — وحدیثه یا منشدِ
وجعل صلاتک دائماً — جهراً علیه تهتدی
فهو الرسول المصطفا — ذو الجود والکف الندی
وهو المشفع فی الوری — من هول یوم الموعدِ
والحوض مخصوص به — فی الحشر عذب المورد

صَلّی علیه ربّنا
ملاح نجم الفرقدِ

کیا مقبول حق نے اوس دعا کو — کیا مبذول احمد پر عطا کو
ہوا فرمان حق یا نور نوری — دلِ خلقت ہوا جسسے سروری
وہ ہے شہر مدینہ باسکینہ — وہ ہے لاریب رحمت کا خزینہ
کرون مین اوسکے نصرت کا دفینہ — عیان اونپر جو ہین زمرِ آمینہ
کرون مین فتح مکہ جو مبینہ — مدینے سے جو ہے از بس رصینہ
جو آوین زائرین اہل سفینہ — مدینے مین وہ ہون باشرح سینہ

Marfat.com

جو ہے تیری شفاعت بس رزینہ
تو ہو وین زائرین اوسے تمینہ

جو ہے دربار تیرا بس رکینہ
کہ جسکا عرش ادنیٰ ایک زینہ

مشرف اوسے ہو عین امینہ
کہ ہے دلپر محبت کا نگینہ

نہ مانے اِسکو جو ارذل کمینہ
ہوا پیدا وہ از نطفۂ لعینہ

وہ ہو نارِ جہنم مین رہینہ
کہ از ابنِ مغیرہ وہ قرینہ

خیوری جسکا ہے نفسِ سمینہ
توکب مانے وہ کلماتِ مبینہ

محبّو کیا دلیلون سے سروکار
طلب اونکی ذلیلون کو سزاوار

حبیبی کا ہوا مسکن جہان پر
وہی محبوب تر باللہِ اکبر

منزہ ہے خدا اگرچہ مکان سے
زمان سے وہ قدیمی بھی نشان سے

ولے میرا خدا ہے در مدینہ
دلِ انگشتری پر چون نگینہ

خدا کا استوا عرشِ برین پر
مدینے کا ہوا فرشِ زمین پر

نہین بلکہ اوسیکا استوا ہے
وہی دونو پہ بھی غالب سدا ہے

قدمبوسی سے یہ فرشِ زمین ہے
تصدّق نعل پر عرشِ برین ہے

مدینے مین جو لولاکی امین ہے
وہ ختم الانبیا و مرسلین ہے

وہی اصلِ وجودِ جملہ عالم
وہ اُمِّ اُمّ اصلِ روحِ آدم

نہین بلکہ وہی روحِ الٰہ ہے
وہ روحِ روحِ خلقت کی پناہی

محمدؐ سے خدا پیدا ہوا ہے
تو احمد پر خدا شیدا ہوا ہے

نہوتے وہ اگر پیدا زمین پر
تو کب ہوتا خدا عرشِ برین پر

Marfat.com

وہ کعب کعبہ ہین زمین پر — وہی عرشِ متین عرش برین پر
وہی اصلِ فضیلت سب سے افضل — وہی نورِ خدا ہے سب سے اجمل
مدینہ جبکہ جارِ مصطفا ہے — تو مکے سے وہ افضل برملا ہے
ہوئی جب جلد مصحف جارِ قرآن — تو اوسکو ہے شرافت اِسمیں ہر آن
نہ مس اوسکو کرے اِلا مُطہر — جو ہو غسل و وضو سے پاک اطہر
کہ ہے تعظیم اوسکی عزِ قرآن — وہ حرمت مین برابر مثلِ فرقان
ہوئی جب جلد کو تعظیم حاصل — جوارِ مصحفی سے نزدِ واصل
تو مکے سے مدینہ کیون نہ افضل — جوارِ مصطفا سے نزد اکمل

گلستان مین یہ غنچہ ہے شگفتہ
نہ طفلون پر حیوری وہ نہفتہ

گل خشبوئے در حمام روزے — رسید از دستِ محبوبے بدستم
بدو گفتم کہ مشکی یا عبیری — کہ از بوئے دلاویزِ تو مستم
بگفتا من گلِ ناچیز بودم — ولیکن مدتے با گل نشستم
جمالِ ہمنشین در من اثر کرد — وگرنہ من ہما خاکم کہ ہستم
ہوئی کعبے سے مکے کو شرافت — ملی کعبے کو احمد سے لطافت
شرافت بھی لطافت اونکو لایے — ملی احمد سے بے نقصان و بے عیب
تو جو اصلِ شرافت کا ہوا جار — وہی اشرف وہی الطف ازان دار
وہ دارِ پادشاہِ دو جہان ہے — جہان جسکے قدم سے بانشان ہے
وہ دارِ نورِ ایمان با امان ہے — امان ایمان اوسی سے در جنان ہے

Marfat.com

وہ در جسم جہاں چون دل ہویدا
تو اہلِ دل ہمہ او سپر ہین شیدا

مدینہ مسکنِ نورِ خدا ہے
خدا پر جو فدا او سپر فدا ہے

وہی نورِ زمین و آسمان ہے
وہی یکتا حبیبِ لامکان ہے

اساسِ قبۂ جملہ عوالم
وہی یکتا وہی اصلِ اوادِم

وہی فاتح وہی خاتم بلاریب
وہ شرکت سے منزہ ہے بلاعیب

دُرِ صلوات و تسلیماتِ ایزد
تصدق باد بر نورِ محمدؐ

بھی اونکی آل پر جو چون سفینہ
دگر اونپر جو ہین اہلِ مدینہ

صحابہ اور ازواجِ نبی پر
نجومِ دین جو ہین وہ جملہ رہبر

شمارِ جملہ اشعارِ خلائق
شمارِ جملہ اسرارِ حقائق

الی ابدالابد ہر لحظہ ہر آن
منوّر نور بخشے چون زبرقان

خیوری پڑھ تو اپنا ورد دامجد
اغثنی یا محمدؐ یا محمدؐ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَسْتَغْرِقُ الْعَدَدْ
تَدُوْمُ بِدَوَامِكَ السَّرْمَدْ
وَسَلَامًا بَاقِیًا اِلَی الْاَبَدْ
لَاغَایَۃَ لَہٗ وَلَا
اَمَدْ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بیانِ فضائلِ مدینہ جنابِ رسولِ کریم علیہ افضل الصلوٰتِ واکمل التسلیم

قال فی منہل الصفا والخصائص الکبریٰ وغیرھما فی زبر الکملاء ان من خصائص بلد الرسول معدن الوداد والقبول ان لا یموت فیہ احد من الامۃ الا علی الایمان بشرط کونہ من اھل السنۃ لشرف جوار حبیب الرحمٰن وقرب مزار طبیب العصیان علیہ اطیب الصلوٰۃ والسلام وعلیٰ آلہ واصحابہ الکرام واتفق علی تلک الخاصۃ ائمۃ المحدثین الاعلام وحضرات اصحاب الکشف الصحیح التام وما انکرھا احد من الحضرات العظام اللھم ارزقنا قرب مزارہ الکریم واکرمنا بشرف جوارہ الفخیم بجاہ حبیبک صاحب الخلق العظیم علیہ افضل الصلوات واکمل التسلیم یعنی منہل الصفا اور خصائصِ کبریٰ میں مذکور ہے اور انکے سوا دیگر کتب کاملین میں بھی مسطور ہے کہ خصائصِ مدینہ منورہ سے یہ امر مستحق بالضرور ہے کہ نہیں مرتا اوس شہر میں کوئی شخص جو اہل سنت سے ہو مگر ساتھ سلامتیٔ ایمان کے جو سرمایۂ دولت موفور ہے اور یہ نعمتِ عظمیٰ اور عطیۂ کبریٰ بہ سببِ شرافتِ ہمسائگیٔ جنابِ

Marfat.com

رسولِ کریم ہے + قربِ مزار سیدِ مختار سے یہ چشمۂ فیضِ عمیم ہے + اس خاصہ
پر متفق ہوئے ہین ائمہ محدثینِ کرام + اور اسیطور متفق ہین اوسپر حضراتِ
اولیائے عظام + اور کوئی بزرگ خاصہ مذکورہ کا منکر نہین ہوا زینہار + کیونکہ
لاریب وہ متحقق ہے عند اولی الابصار + اے اللہ نصیب کر ہمکو قربِ مزار صاحبِ خلقِ
عظیم + اور مشرف کر ہمکو جوارِ سیدِ مختار سے اے خدائے قدیم + علیہ اطیب الصلوٰۃ
وازکی التسلیم قال نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلیٰ آلہ واصحابہ البررۃ الکرام
ان المدینۃ مہاجری وفیہا مضجعی ومنہا مخرجی حق علی امتی حفظ جیرانی فیہا
من حفظ وصیتی کنت لہ شفیعاً یوم القیامۃ ومن ضیعہا اوردہ اللہ حوض الخبال
قیل ما حوض الخبال یا رسول اللہ قال حوض من صدید اہل النار رواہ العلامۃ
السمہودی فی خلاصۃ الوفاء بروایۃ خارجۃ بن زید رضی اللہ عنہما وقال نبینا
وشفیعنا الاکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یرید احد اہل المدینۃ بسوء
الا اذابہ اللہ فی النار ذوب الرصاص وفی روایۃ کما یذوب الملح فی الماء
رواہ مسلم رضی اللہ عنہ وروی ابن زبالۃ عن سعید بن المسیب ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رفع یدیہ وقال اللّٰھُمَّ من ارادنی و
اہل بلدی بسوء فعجّل ہلاکہ وروی الطبرانی فی الکبیر علیہ رضوان
اللہ القدیر من اذی اہل المدینۃ اذاہ اللہ وعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس
اجمعین لا یقبل منہ صرف ولا عدل وقال علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلیٰ
آلہ واصحابہ الکرام اوّل من اشفع لہ من امتی اہل المدینۃ ثم اہل مکۃ ثم
اہل الطائف رواہ العلامۃ السمہودی فی خلاصۃ الوفاء رضی اللہ عنہ

Marfat.com

یعنے فرمایا جناب رسول کریم علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم نے آشکار + کہ تحقیق شہر مدینہ
میری ہجرت گاہ ہے بفرمانِ پروردگار + اور اوسی شہر مین میرا بسترِ اقامت ہے
تا روزِ شمار + مراد اس بسترِ استراحت سے قبر شریف ہے بلا انکار + اور اوسی
شہر سے میری جائے برآمد ہے باملائکۂ ستّر ہزار + یعنے روضۂ مطہرہ سے قیامت
کے روز میرا حشر کریگا پروردگار + سب انبیائے عظام علیہم الصّلوٰۃ والسّلام
کے پہلے باصد عزّ و وقار + پس لازم ہے میری اُمت پر حفاظت میرے ہمسایونکی
لیل و نہار + یعنے ہر طور سے اونکے خیر خواہ ہون سائر مومنانِ سعادت شعار +
اور اونکی تعظیم و تکریم مین حسبِ مقدور صدق دل سے رہین خدمت گذار + تو
قیامت کے روز مین اونکی شفاعت کرونگا نزدِ ایزدِ غفار + اور جس شخص نے ضایع
کیا اوس میری وصیت کو جو بالا ہوئی ہے نگار + تو پلاویگا اوسکو حق تعالیٰ اوس
حوضِ خبال سے کہ جسکا پانی ہے ریم اہل نار + یہ حدیث کتاب خلاصۃ الوفا مین
مسطور ہے + بروایت خارجۃ بن زید مذکور ہے + اور وہ کتاب سیدنا علّامہ
سمہودی کی مشہور ہے + اور فرمایا جناب رسول کریم + علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم نے
اے فہیم + کہ نہ ارادہ کریگا بدی کا اہل مدینہ سے کوئی بدکار + مگر کہ گلاویگا اوسکو
حق تعالیٰ فی النار + مثل گلنے رانگے کے آگ مین اے ہوشیار + یہ حدیث
شریف صحیح مسلم مین مرقوم ہے + اور اسی کتاب و روایت سے یہ حدیث بھی متحقق
و معلوم ہے + کہ جو شخص اہل مدینہ سے ارادہ بدی کا کرے کسی طور + تو گلاویگا اوسکو
حق تعالیٰ جیسا کہ نمک گلتا ہے پانی مین فی الفور + اور روایت کیا ابن زبالہ نے
سعید بن مسیّب سے بالیقین + علیہم رضوان اللہ المتین + کہ جناب رسول کریم

Marfat.com

نے دونو دست مبارک اوٹھایا + اور اسطور دعا زبان فیض عنوان سے فرمایا +
کہ جو شخص ارادہ بدی کا کرے مجسے اور اہل مدینہ میرے شہر سے اے پروردگار
تو جلدی ہلاک کر تو اوسکو اور نہایت ذلیل وخوار + اور اسطور بھی فرمان
رسول کریم ہے + اونپر صلوۃ وسلام رب رحیم ہے + کہ جو شخص اذیت دے اہل
مدینہ کو کسی طور + تو لابد اذیت دے اوسکو حق تعالیٰ فی الفور + اور اوسپر لعنت
خدا اور فرشتون اور تمام آدمیون کی نثار ہو + فرض اور نفل اوسکا مقبول
نہین و دمردود پروردگار ہو + یہ حدیث معجم کبیر طبرانی مین مسطور ہے +
رضوان ایزد منان اونپر موفور ہے + اور یہ بھی فرمان سید الانس وجان آشکار
ہے + درود رب ودود اونپر دائم نثار ہے + کہ اول شفاعت کرونگا مین اہل
مدینہ کی لاکلام + کہ وہ میرے ہمسایہ ہین حالت رنج وراحت مین علی الدوام
پھر شفاعت کرونگا مین اہل مکہ معظمہ کی بالضرور + کہ وہ ہین ہمسایگان ملک
یوم النشور + پھر شفاعت کرونگا مین اہل طوائف کی نزد ایزد حنان + کہ وہ
ہین میرے بھائی عبداللہ بن عباس کے ہمسایگان + یہ حدیث خلاصۃ الوفا
مین مسطور ہے + اور دیگر کتب معتبرہ مین بھی مذکور ہے + وَلِلّٰهِ الْمُلْكُ

الْغَفَّارُ دَرَّ مَا فِي هٰذِهِ الْأَشْعَارِ

یا دار خیر المرسلین ومن به	هدی الانام وخص بالآیات
عندی لاجلك لوعة وصبابة	وتشوق متوقد الجمرات
ولاعفرن مصون شیبی بینها	من کثرة التقبیل والرشفات
لولا العوادی والاعادی زرتها	ابدا ولوسبحا علی الوجنات

Marfat.com

لكن سأهدي من حفيل تحيّتي | لقطين تلك الدار والحجراتِ
أزكى من المسك المفتق نفحة | يغشاه بالآصال والبكراتِ

ونخصّه بزواكي الصّلوات
ونوامي التسليم والبركات

بيانِ فضائلِ بلد الله الامين ومولدِ حبيب ربّ العالمين صلى الله وسلم عليه وآله اجمعين

روى القرشي في مناسكه + لاهل الحب في مسالكه + عن وهب بن منبة اللبيب عليه رضوان الله المجيب ان الله تعالى يقول من امن اهل الحرم استوجب بذلك امانى ومن اخافهم فقد حقّرني ولكل ملك حيازة مما حوالية وبطن مكة حوزتي التي اخترت لنفسي ان الله ذو بكة اهلها خيرتي وجيران بيتي وعمارها وفدي واضيافي وفي كنفي وامانى ضامنون على وفي ذمتي وجواري

شعر

فقل بلسان عرفك يا خليلي | اذا استشاهدت في المغنى سناها
وها انا جار بيتك يا رجائي | وبالاستار ممتسك عراها
والجيران والضيفان حقٌ | على الجار الكريم اذا دعاها
اليك شفيعنا الهادي المفدّى | ومن قد حلّ جهراً في حماها

عليه من المهيمن كلّ وقتٍ

Marfat.com

وروی الطبرانی فی التشویق - رحمہ اللہ بلطفہ العتیق بحدیثاً مرفوعاً
بان اللہ تعالیٰ ینظر کل لیلۃ الی اھل الارض فاوّل من ینظر الیھم بالرّحمۃ
اھل الحرم فمن راٰہ طائفاً غفر لہ ومن راٰہ مصلیاً غفر لہ ومن راٰہ جالساً
مستقبل الکعبہ غفر لہ فتقول الملائکۃ واللہ اعلم بذلک ربنا لم
یبق الا النائمین فیقول اللہ تبارک وتعالیٰ والنائمون حول بیتی الحقوھم
بھم وروی الطبرانی فی الکبیر وغیرہ من زبر التحاریر عن ابن عباس علیھم
رضوان اللہ سلک النّاس انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل
علی ھذا البیت کل یوم مائۃ وعشرون رحمۃ ستون للطائفین واربعون
للمصلین وعشرون للناظرین یعنی وہب بن منبہ سے مناسک علامہ قرشی
مین مسطور ہے + کہ اسطور فرمان حضرت ملک منّان بالطف وانعامِ پُرنور
ہے کہ جو شخص اہل مکہ معظمہ کو رکھے باامن وامان + یعنی کسیطور اونکو کچھ اذیت
نہ دے کوئی اہل ایمان + تو لابد اوسکے لیئے واجب ہو میرا امن بیکران + وہ
میری نگہبانی مین لاریب داخل ہو + اور ہر طور وہ میری حفاظت سے
واصل ہو + اور جس شخص نے اہل مکہ مکرمہ کو خائف کیا اور بے امن و امان
تو تحقیق اوسنے حقارت کیا میری ذمّہ داری کی بگمان + اور واسطے
ہر ایک پادشاہ کے خاص ایک جائے انتظام ہے + حصولِ مرادات رعایا
کا وہی مقام ہے + وہی دارالسلطنت مرجعِ خاص و عام ہے + اور وسطِ
مکہ معظمہ جو ایک جائے مختار و پسندیدہ ہے + وہی میرے لیئے خاص مقام

برگزیدہ ہے + مظہر نزولِ رحمت واَسرار ہے + منبظر خلول عنایت وانوار ہے + مین ہون صاحب بکہ معبودیت میری شان ہے + ہر ایک اہلِ مکہ میرے گھر کا ہمسایہ پسندیدۂ دوجہان ہے + جو اشخاص معمّرانِ مکہ معظمہ دیندار ہین + وہ میرے نزدیک مثلِ ایلچیانِ کبار ہین + وہ میرے مہمان خوش عُنوان باوقار ہین + وہ میری حفاظت وحمایت مین لیل ونہار ہین + وہ میرے امن وامان مین شکر گذار ہین + وہ میرے ہمسائی رحمت مین سمائے قربت مین سرشار ہین +

وہ ہمسائگانِ خدا بالیقین	وہ امن وحفاظت مین ہین سالقین
نہ غالب ہوئے اونپہ ہرگز شہان	مگر مصطفائے شہ دوجہان
وہ ہین شہرِ ایزد مین اہلِ جلال	وہ ہین کعبِ کعبہ سے اہلِ کمال
سماعیل سے تا بروزِ شمار	نہ مامورِ حکمِ رُسل وہ کبار
سوا حکمِ احمدؐ شہِ مرسلان	حبیبِ خدا شافعِ اُمتان
جو بلدِ اَمین کے خصائص مدام	جو اہلِ حرم کے نفائس تمام
وہ ہین بحرِ زخار بس بیکنار	وہ اس مختصر مین نہون آشکار

خیوری یہی قول ہے پُرجمال
وہ دارِ خدا مین خدائے جلال

تشویقِ طبرانی مین مسطور ہے + کہ حدیثِ مرفوع مین اسطور مذکور ہے + کہ تحقیق اہلِ زمین کیطرف ہر شب دیکھتا ہے پروردگار + پس پہلے جنکو دیکھتا ہے نظرِ رحمت سے وہ ہین اہلِ حرم پُرانوار + پس بخشے

Marfat.com

جاتے ہین نمازی اور طائفین + اور وہ لوگ جو مستقبلِ کعبہ ہون جالسین +
پس عرض کرتے ہین فرشتے کہ ای خالقِ آسمان و زمین + کیا حکم ہے اونکا جو
باقی ہین نائمین + پس فرماتا ہے ارحم الراحمین + کہ بخشا مینے اونکو جو گردِ کعبہ
ہین نائمین + یہ سوتے بھی اون جاگتون سے ہوئے ملحقین + اہل مکہ سوتے
اور جاگتے دونو ہین مغفورین + اور یہ حدیث بھی معجم کبیر طبرانی مین مسطور ہے +
کہ اسطور فرمانِ حبیبِ ربِّ غفور ہے + کہ ہر روز ایک سو بیس ۱۲۰ رحمتِ پروردگار +
کعبہ شریفہ پر ہوتی ہے نثار + اونمین سے ساٹھ ۶۰ رحمت اونکے لیئے جو طائفین
ہین + اور چالیس ۴۰ اونکے لیئے جو نمازِ نفلی پر قائمین ہین + اور بیس ۲۰ اونکے
لیئے جو خانہ کعبہ کے ناظرین ہین + یعنی نہ وہ طواف کرین نہ بطور نفل مصلین
ہین + اپنے کاروبار لین دین مین مشغولین ہین + ساکنانِ کوچہ و بازار
ہین + محض دیدِ خانہ کعبہ سے حظ بردار ہین + تو بیس ۲۰ رحمت سے ہر روز
وہ بھی سرشار ہین + وَلِلّٰهِ الْمَلِكِ الْعَلَّامِ دُرَرٌ مَا فِي هٰذَا الْكَلَامِ

طوبیٰ لمن طاف بالبیت العتیق وقد	لجا الی اللہ فی سرٍّ و اجہار
ونال بالسعی کل القصد حین سعیٰ	وطاف جہرًا بارکان واستار
ذاک السعید الذی قد نال منزلۃً	علیاء فی دہرہ من کل اوطار
وکل من طاف بالبیت العتیق غدًا	بین الورا معتقًا حقًّا من النار

بیانِ خوش تبیان + کہ حبِّ عرب موجبِ ایمان + اور بغض اونکا کفر موجبِ خسران

Marfat.com

روی الترمذی عن سلمان علیہما الرضوان انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان لا تبغضنی یاسلمان فتفارق دینک قال کیف ابغضک وبک
ھدانا اللہ تعالیٰ قال ان تبغض العرب فتبغضنی وروی ابن عساکر عن جابر
علیہم رضوان اللہ المقادر انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حب العرب
من الایمان وبغضہم کفر وروی الحاکم فی مستدرکہ عن انس رضی اللہ
عنہما انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حب العرب ایمان وبغضہم
نفاق وروی الطبرانی فی الاوسط مرفوعاً حب قریش ایمان وبغضہم کفر
وحب الانصار من الایمان وبغضہم کفر فمن احب العرب فقد احبنی ومن
ابغضہم فقد ابغضنی وروی البیہقی فی دلائلہ عن ابن عمر علیہم رضوان اللہ
الاکرم مرفوعاً من احب العرب فبحبی احبہم ومن ابغضہم فببغضی ابغضہم +
یعنی صاحب جامع ترمذی حضرت سلمان فارسی سے روایت لاتے ہین + کہ جناب رسول کریم
علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ایسا فرماتے ہین + کہ نہ ہو بغوض جان تو مجکو ای سلمان ورنہ الامفارقت
کرے تو تیرے دین سے بیگمان + تب عرض کیا حضرت سلمان نے کہ اے سید الانس والجان +
کیونکر بغض رکھونگا میں آپکی ذات سے جو ہے نور بخش ایمان + پس فرمایا آپ نے کہ اگر
بغض رکھے تو عربون سے اے ذی شعور + تو بغض رکھا تو نے مجھسے بالضرور +
اور یہ بھی فرمانِ جناب سید الانام ہے + درود رب ودود اوپر علی الدوام
ہے + کہ محبت حضراتِ عرب کی لاریب موجب ایمان ہے + اور بغض رکھنا
اونسے کفر ونفاق بیگمان ہے + یہ حدیث تاریخ ابن عساکر ومستدرکِ
حاکم مین بمسطور ہے + بروایت حضرت جابر وانس بن مالک مذکور ہے +

اور یہ بھی فرمان حضرتِ حبیب الرحمان ہے + کہ محبت قریش و انصار کی
لاریب علامتِ ایمان ہے + اور بغض رکھنا اونسے لابد موجبِ کفر و خسران
ہے + محبت رکھنا اونسے عین محبت میری ہے بلا انکار + اور بغض رکھنا
اونسے عین بغض مجھے ہے آشکار + یہ حدیث اوسط طبرانی مین مسطور ہے +
اور دلائل بیہقی مین بھی مذکور ہے + یقول المولف المسکین انا فہ اللہ
رحیق المحبین + ان حبھم لیس بموقوف علی کونھم صالحین + وما ھو مشروط
علی بُعدھم عن الطالحین + بل ھو مقصود بلا قید الصلاحیۃ فی اعمالھم +
ومعھود بغیر الفلاحیۃ فی احوالھم + نعم ھذا بشرط بقاء الایمان + والاجتناب
عن مذاھب الخسران + کالرفضیۃ والاعتزالیۃ + والوھابیۃ والخارجیۃ
لاسیما حُبّ سکان الحرمین الشریفین + زاد اللہ شرفھما فی الدارین + فاھل
مکۃ جیران رب المشرقین + لھم الضمان والامان الراسخین + واما اھل
مدینۃ الاسلام + قبۃ دار السلام + قریۃ الانصار + خیر الامصار +
مقر القبول حرم الرسول صلی اللہ علیہ وسلم + وعلی آلہ واصحابہ ذوی الحکم
فھم فی کنف جوار الحبیب + لھم من قربہ اوفر النصیب + فعظم اھل الحرمین
وفخم سُکّان البلدین + وقد عرفت فضلھم بحق القرب والجوار + وعظمۃ
الاسرۃ لا یسلب عنھم اسم الجار + وقد قال نبینا وشفیعنا المختار +
صلی اللہ وسلم علیہ وآلہ الاطھار + ما زال جبریل یوصینی بالجار
ولم یخص جارا دون جار + فان اساء شخص من تلک الکمل + فلا
یترک اکرامہ ولا ینقص احترامہ عند اولی الابصار + فانہ لا یخرج

Marfat.com

عن حکم الجار ولو جارًا ولا یزول عنه شرف مساکنه فی الدار کیف
ما دار بل یرجی ان یختم له بالحسنی ویمنح بقرب الصورة والمعنی واعتبر
من صواب جواب المجنون * لاهل الاوهام والظنون *

رای المجنون فی البیداء کلبًا	فمد له من الاحسان ذیلا
فلاموه علی ما کان منه	وقالوا لم مسحت الکلب نیلا
فقال ادع الملامة ان عینی	راته مرةً فی حی لیلا

فملخص الکلام فی هذا المرام یہ کہ محبت قریش وانصار * اور سائر
ترجمۂ منقولۂ مؤلف
عرب ذوی الاقتدار * موقوف نہیں صلاحیتِ اعمال پر * اور معہود
نہیں فلاحیتِ احوال پر * کیونکہ تخصیص محبتِ عرب و قریش وانصار *
اور خصوصیتِ مودتِ اہلِ حرمین شریفین بلا انکار * اخبار صحیحہ اور آثار
ملیحہ سے ثابت ہے عند اولی الابصار * اور حق ہمسایہ بلا قید صلاحیت
اعمال اور بغیر عہد فلاحیت احوال حدیث مین مذکور ہے * چنانچہ مواہب
لدنیہ اور خلاصۃ الوفا مین مسطور ہے * کہ مسطور ہے فرمان صدق عنوان
جناب سید مختار * کہ ما زال جبریل یوصینی بالجار ولو یخصّ جارا دون
جار یعنی ہمیشہ نصیحت کرتا ہے مجکو جبریل بامر پروردگار * حق ہمسایہ
سے مطلقًا بلا صلاحیت و فلاحیتِ کردار * خواہ ہمسایہ نیک اعمال
ہو خواہ بد اطوار * بہر طور حق ہمسایہ از جہتِ ہمسائگی ثابت ہے
بلا انکار * اور محبت صالحین کی علی العموم شرعًا مامور ہے * اور اعزاز
واکرام اونکا عمومًا لازم بلا فتور ہے * پھر قید صلاحیت کی محبت عرب و

Marfat.com

قریش وانصار مین بے فائدہ ہے + اور تقیید فلاحیت کی مودتِ اہلِ حرمین شریفین مین بے عائدہ ہے + کیونکہ خصوصیت ان حضرات کی قید مذکور سے باطل ہو + اور قُرب جوار اون ذوات ستودہ صفات کا تقیید مسطور سے عاطل ہو + پس مبادا اگر کسی شخص اہلِ حرمین شریفین سے کوئی کار غیر مشروع ظہور مین آوے + تو اوس جہت سے اوسکے اکرام و احترام مین کچھ نقصان و فتور نہ کیا جاوے + کیونکہ بہ سببِ بعض اعمالِ بد حق ہمسائگی باطل نہین ہوتا زینہار + اور نہ اوسسے زائل ہوتا ہے اسمِ جار + بلکہ اُمید قوی یہ ہے کہ بہ سببِ قُربِ ہمسائگی وہ عملِ بد اوسسے مغفور ہو + اور اوس ہمسایہ کا خاتمہ طفیلِ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم باخیر موفور ہو + اور اِس جوابِ پُر صوابِ مجنون سے دلِ عاشق مسرور ہو + اور زنگارِ اعتراض مرآتِ قلوبِ مُعترضین سے دور ہو۔ شعر

سنو مجھسے اے دوستانِ کرام	بگوشِ صداقت بہوشِ عظام
کہ یکروز صحرا مین سگ بقاروان	اوسے دیکھ مجنون بصدقِ جنان
اٹھا بہرِ تعظیم باشوقِ جان	کہ اوسپر ہوا سرِّ باطن عیان
دیا بوسہ بر پائے سگ شادمان	تو اوسکو کہا پھر ملامت کُنان
کہ مجنون ہوا تجکو ازبس جنون	کہ تو پائے سگ پر فدا ہیچگون
اسی پاؤن سے وہ کرے ہی مساس	شب و روز مقعد کو اے حق شناس
ہمہ سگ سگی مین وہ سرشار ہے	سخاست مین دائم گرفتار ہے
کیا اوسکی ازبس مذمت عیان	ہنر سے نہ ماہر ملامت کُنان

Marfat.com

تو مجنون نے اوسکو دیا یہ جواب
جواب لبیبان زہے پُر صواب

کہ مجکو ملامت نہ کر زینہار
کہ تو نقشِ ظاہر پہ ہے جان نثار

تو ہے ناظرِ نقشۂ آب و گِل
عَین شیدائے جانان جو ہے جان و دل

بچشمانِ مجنون تو دیدی اگر
ندیدی تو شکلے ازان خوبتر

ہوا کوئے لیلا مین اوسکا گذر
تو فوراً پڑی اوسپہ میری نظر

تو اوس پاؤن پر مَین ہوا جان نثار
دیا بوسہ اوسکو بعزّ و وقار

کیا مَسّ جس پاؤن سے کوئے یار
تو وہ پائے مغفور نزدِ کبار

کہ از مسِّ مغفور مغفور دان
مُصافح مین یہ سِرّ ہے بیگمان

جو اِس دست بوسی سے غُفران ہے
تو اوس پائے بوسی سے رضوان ہے

کہ یہ دست بوسی برائے عوام
وہ تقبیلِ پا ہے برائے کرام

سگِ کوئے دلدار پر ہر زمان
فداجانِ عُشّاق سے ہے بیگمان

جو تقبیلِ پا اوسپہ جان ہو نثار
تو خوشنود ہوا اوسسے پروردگار

سگِ کوئے جانان کا جب یہ مقام
تو کیا رُتبۂ جارِ خیر الانام

جو عُشّاقِ خیر الورا از عوام
نہ مجنون سے ہرگز وہ در عشق خام

جو ہمسایگانِ رسول و خدا
تو جان اونکے اَقدام پر ہے فدا

کوئی کار ہو اونسے گر آشکار
کہ شرعاً وہ ممنوع نزدِ کبار

تو اوسپہ نہ زنہار کر تو نظر
کہ اوسسے نہ ہمسائگی کو خطر

وہ ہمسایہ ایمین نہ ہرگز کلام
وہ جارِ خدا و شفیع الانام

خطا اوسکی بخشے خدا و رسول
وہ لاریب ہمسایہ اہلِ قبول

Marfat.com

نہ امیدِ واثق بلطفِ غفور | کہ بانورِ ایمان وہ گذرے ضرور

طفیلِ سگِ کوئے خیر الورا
خیوری کا ہو خاتمہ باصفا

وَلِلّٰہِ دَرُّ الْقَائِلِ ذِی الْمَجْدِ وَالْفَضَائِلِ

عَصَیْتُ فَقَالُوا کَیْفَ تَلْقٰی مُحَمَّدًا | وَوَجْهُكَ بِالثَّوَابِ الْمَعَاصِیْ مُبَرْقَعُ
عَسَی اللّٰهُ مِنْ اَجْلِ الْحَبِیْبِ وَقُرْبِهٖ | یُدَارِكُنِیْ بِالْعَفْوِ وَالْعَفْوُ اَوْسَعُ

جو شخص نہ پہچانے حق عرب و انصار کو وہ لطفِ خبیثہ ہے یا نفاقِ شعار

قال علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلیٰ آلہ واصحابہ الکرام من لم یعرف حق عترتی والانصار والعرب فھو لاحدی ثلاث اما لمنافق واما ولد زانیۃ واما امرء حملت بہ امہ فی غیر طھر رواہ ابو الشیخ والدیلمی رضی اللہ عنھم

یہ لاریب فرمانِ خیر البشر | درودِ خدا اون پہ شام و سحر
کہ جو خویش میرے و دیگر عرب | مہاجر وہ انصار اہلِ ادب
نہ جانے کوئی دل سے اُنکے حقوق | تو خالی نہ اِن تین سے وہ علوق
منافق وہ ہے یا کہ ابنِ حرام | زنا سے وہ پیدا ہوا لاکلام
و یا حمل اوسکا ہوا باقرار | بلا طُہر در حالتِ خُبث دار
کہ در حالتِ حیض حمل پسر | پلیدی مین لابد ہوا مستقر
تو جب خبثِ باطن سے اُسکی سرشت | وہ ہے لتہ حیض با خوئے زشت
تو منکر ہوا وہ ز خیر العباد | کہ ہر طور ہے اُس مین خُبثِ نہاد
وہ مُنکر ز خویشانِ خیر الورا | وہ ہی آلِ طاہر کا دشمن سدا

Marfat.com

وہ اہلِ عرب سے رکھے کب وداد — کہ ہے دشمنِ ذاتِ خیر العباد
پہ جائز کرے وہ ادائے حقوق — کہ ہے خبثِ نطفہ سے اُس کا علوق
جو حرمین ہین دارِ امن و اَمان — وہ دارِ حبیبِ شہِ دو جہان
جو سکّان اُنمین خواص و عوام — حبیبِ خدا پر فدا وہ مدام
وہ ہمسایگانِ خدا و رسول — علیٰ حسبِ رُتبہ وہ اہلِ قبول
مُقدّم شفاعت مین وہ بالیقین — مراتب مین وہ جملہ ہین سابقین
مدینہ مین جو سُنّیانِ کرام — تو ہو خاتمہ خیر اُنکا مدام
نہ گذرے کوئی کفر پر زینہار — جوارِ حبیبی مین نزدِ کبار
جو سکّانِ حرمَین ہین سُنّیان — تو اُن پر کرین مُنکرین بدگمان
جو اَولادِ ابنِ مغیرہ عیان — تو اُنکی مذمّت کرین پہ بیان
حقارت کرین اہلِ حرمَین کی — نہ حرمَین بل شاہِ ثقلین کی
کہین اونکو حربی وہ قاسی دلان — کہ حرمَین ہرگز نہ جائے اَمان
خدا کا غضب مُنکرونپر مدام — وہ ابنِ مغیرہ وہ ابنِ حرام
وہ موذیئے سکّانِ حرمَین ہین — وہ دارین مین بسکہ پُر شین ہین
وہ موذیئے خیرُ الورا بیگمان — تو ہے اونپہ لعنِ خدائے جہان

وہ ہین جبکہ ملعونِ ربُّ العباد
تو دائم خیوری سے اونکو عناد

بیانِ زیارۃ الرّجال و النسآء من اھل السنّۃ قبر جنابِ خاتم الانبیآء والامّۃ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ الراجعین الیہ

Marfat.com

اعلم ايها الصادق الصفى * والمحب الحاذق الوفى * ان الذهاب الى مرقد نبينا المعظم
صلى الله عليه وآله وسلم * بقطع المسافة من الامكنة البعيدة * بالانكسار والسكينة
الحميدة * للرجال والنسوان * من اهل الحب والايمان * من اعظم القربات وافخم
الطاعات * والموجب لنيل الدرجات فلا مرية انه من الواجبات * وقد ثبت
ذلك بالكتاب والسنة * والقياس الجلى واجماع الامة * كما هو مشروح
فى الجزء الثامن الرصين * من كتابى نجم المبين لرجم الشياطين * واما الذهاب
الى قبر غيره عليه الصلوة والسلام * وعلى آله واصحابه البررة الكرام * فهو للرجال
مسنون بالاتفاق * وعند اكثر العلماء على الاطلاق * ففى مستحبه للنسوان * لاشك فيه
عند ذوى الايمان * قال حبر الامة سيدنا عبد الله بن عباس * وسيدنا على عليهم
رضوان الله سلك الناس * كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى كثيرا عن
زيارة القبور ثم رخص فيها مطلقا للرجال والنساء فقال كنت نهيتكم عن
زيارة القبور فزوروها فانها تذكركم الآخرة هكذا فى كشف الغمة وروى
الحاكم عن سيدنا على رضى الله عنه ان فاطمة الزهراء رضى الله عنها كانت تزور
قبر عمها سيد الشهداء حمزة رضى الله عنه كل جمعة فتصلى وتبكى عنده وترحمه وتصلح
وتعلمه بالحجر قال ابن مليكة رضى الله عنه اقبلت عائشة الصديقة رضى الله عنها
يوما من المقابر فقلت يا ام المومنين اليس كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى
عن زيارة القبور فقالت نعم ثم امر بها قال فى البحر الرائق والاصح ان الرخصة ثابتة لهما قال فى جامع
الرموز زيارة القبور مستحبة للرجال وكذا النساء على الاصح قال فى فتح المنان ان الرخصة فى زيارة القبور
ثابتة للرجال والنساء وهذا هو مذهب الائمة الثلاثة وعن الامام محمد فيها روايتان والختار عند البعض

Marfat.com

وفی صحیح مسلم عن عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ عنہا انہا قالت کیف اقول یا رسول اللہ
فی زیارۃ القبور قال قولی السلام علیکم یا اھل الدیار من المومنین قال الحافظ النووی
فی المنہاج قدس اللہ سرہ الوہاج فیہ دلیل جواز زیارۃ القبور للنساء قال العلامۃ
علی القاری رحمہ اللہ الباری فی شرح المنسک المتوسط ان الرخصۃ فی
زیارۃ القبور ثابتۃ للرجال والنساء جمیعا ھذہ ملتقطۃ من الشہاب
الخمسین من کتابی بحر المبین واللہ یہدی بہ المتقین + اے عزیز وافر
تمیز + ملکون العبیدہ سے جانا واسطے زیارت مرقد جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ
والتسلیم کے + اور قطع مسافت کرنا ساتھ انکساری و محبت قلب سلیم کے + واسطے
مردون کے اعظم قربات ہے + اور واسطے عورتون کے افخم طاعات ہے +
اور سبب حصول اعلیٰ درجات ہے + پس لاریب یہ واجب ہے بالاتفاق +
ہر ایک اہل ایمان پر علی الاطلاق + ہر ایک مسلم و مسلمہ کے لیئے اسمین بشارت
سلامتیئے ایمان ہے + حدیث مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ خوش
بیان ہے + اور ثبوت اس وجوب کا قرآن واحادیث سے آشکار ہے +
اجماع امت اور قیاس ائمہ مجتہدین سے بلا انکار ہے + ادلۂ قاطعہ
اور براہین ساطعہ سے یہ بیان آٹھوین جلد نجم المبین مین مفصلاً نگار
ہے + اور سوائے زیارت قبر جناب شفیع الامم + صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم + دیگر
قبور مومنین کی زیارت کو جانا مرد و عورت کے لیئے مسنون ہے + نزدیک
اکثر ائمہ دین کے یہی حکم نہایت میمون ہے + پس عورتون کے لیئے جانا واسطے
زیارات قبور کے + مستحب ہے اسمین کچھ کلام نہین نزدیک اہل شعور کے

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عباس اور سیدنا علی رضی اللہ عنہم سے یہ حدیث مذکور ہے +
کتاب کشف الغمہ تصنیف عبدالوہاب شعرانی مین مسطور ہے + کہ جناب رسول
کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم زیارت قبور سے منع فرماتے تھے اکثر اوقات + پھر آپنے
رخصت دیا زیارت قبور کی بصد رغبات + واسطے مردون اور عورتون
کے علی الاطلاق + اور یہ رخصت اس فرمان سے ثابت ہے بالاتفاق +
کہ کنت نہیتکم عن زیارۃ القبور فزوروھا فانہا تذکر الاخرۃ + یعنے
فرمایا ہے جناب رسول مقبول نے علیہ الصلوٰۃ والتسلیم + کہ اکثر اوقات منع
کرتا تھا مین تمکو زیارت قبور سے اے ارباب حب حمیم + پس اب زیارت
کرو تم قبور کی بہر استفادہ وافادہ باقلب سلیم + کہ تحقیق وہ زیارت
یاد دلاوے تمکو احوال آخرہ + اور اوسنے حاصل ہو تمکو نصیحت وعبرت فاخرہ
زیارت قبور تمہاری موت تمکو یاد دلاوے + ہوا وہوس اور طول امل کو
دلسے محو فرماوے + وساوس شیطانی اور ہواجس نفسانی مطلقاً بھول جاوے +
اور یہ آیت پر ہدایت صدق جنان سے ورد زبان ہو بلا امتراء + کہ منہا
خلقناکم وفیہا نعیدکم ومنہا نخرجکم تارۃ اخری +

شعر

اے ز خاکت آفریدہ خاکیا بیدار باش	خاک بودی خاک گردی درمیان ہشیار باش

اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ ایسا فرماتے ہین + بروایت جید حاکم وغیرہ محققین
اپنے کتب مین لاتے ہین + کہ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا + ہر جمعہ کو
مدینہ منورہ سے باصدق وصفا + قریب جبل احد بہر زیارت قبر سید الشہداء + امیر حمزہ
چچا حضرت علی مرتضیٰ کے تشریف لیجاتی تھین + اور بمقتضائے فحوائے صدق انتمائے

فَاِنَّهَا تُذَكِّرُكُمُ الْاٰخِرَةَ نماز وگریہ وزاری نزدِ قبر بجالاتی تھین + اور مُرمت واصلاح
قبر اور اوسکے گرداگرد پتھرون سے علامت فرماتی تھین + اور کتاب احیاء العلوم
مین یہ حدیث مذکور ہے + بروایت ابنِ ملیکہ رضی اللہ عنہ مسطور ہے + کہ حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ عنہا قبرستان کو جاتی تھین + اور زیارتِ قبور حسبِ طریقِ مسنون
بجالاتی تھین + ایک روز ابن ملیکہ کی حضرت عائشہ صدیقہ سے اثنائے راہ قبرستان
مین ملاقات ہوئی + ابن ملیکہ فرماتے ہین کہ مسئلہ زیارتِ قبور مین عائشہ صدیقہ
سے میری یہ مقالات ہوئی + پس عرض کیا مینے کہ اے ام المومنین + کیا نہین منع
فرماتے تھے زیارتِ قبور سے سید المرسلین + تو فرمایا عائشہ صدیقہ نے کہ ہان اول
منع فرماتے تھے خاتم النبیین + پھر آپنے امر فرمایا زیارتِ قبور کا صلی اللہ علیہ وآلہ
اجمعین + اور بحر رائق اور جامع الرموز اور منہاجِ امام نووی اور منسکِ
متوسط علی القاری اور فتح المنان مین مذکور ہے + کہ رخصتِ مرقومہ زیارت
قبور مرد وعورت دونوکے لئیے بالضرور ہے + اور یہی مذہب ائمہ اربع مجتہدین
کا مشہور ہے + اور ایسا ہی صحیح مسلم کی شرحِ امام نووی مین تحت اس حدیث کے
مسطور ہے + کہ عائشہ صدیقہ نے سوال کیا کہ زیارتِ قبور مین کیا پڑھون مین
یا شفیع المذنبین + تو فرمایا آپنے کہ پڑھو تو اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ
ثانوین جلد کتاب نجم المبین سے یہ روایات چیدہ ہین + حضراتِ اہلِ سنت
وجماعت کے نزدیک نہایت پسندیدہ ہین + وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ لِلسَّدَادِ
وَمِنْهُ الْهِدَايَةُ وَالرَّشَادُ

Marfat.com

واللہ مسکنِ مصطفا وہ مظہرِ روحِ خدا — وہ کنزِ نورِ کبریا جانِ جہان و سرِ فدا

لابد ظہورِ ذوالمنن اوسسے ہویدا بے سخن — وہ نورِ ایماں کا وطن بیشک وہی میرا خدا

جملہ زمین و آسمان جملہ مکان و لامکان — اوسسے ہمیشہ ہیں عیاں وہ نورِ ذاتِ کبریا

جو عرشیان و فرشیان خدام اوسکے ہر زمان — حُبِّ محمدؐ حرزِ جان اونکا وظیفہ برملا

ظاہر مین بندہ بالیقین باطن مین رب العالمین — ہے نورِ قرآنِ مبین قرآن ناطق مصطفا

وہ عابد و معبود ہے وہ ساجد و مسجود ہے — وہ حامد و محمود ہے وہ شافعِ روزِ جزا

احمد مکان مین ہے عیاں وہ احمد لامکان — ہے میم برزخ درمیان وہ وحدہٗ بین الورا

ولسوف یعطی جو بیان ہے مارمیت سرِ آن — وہ سرِ مطلق جانِ جاں حُبِّ خدا اوسکی رضا

عرش و ہمہ وہ عرشیان کعبہ ہمہ وہ مکیان — یہ ورد اونکا ہر زمان خاکِ مدینہ کحلِ ما

حُبِّ مدینہ ہے جنان ہے وہ شگفتہ چو جنان — انہار چشمون سے روان ہر آنِ ہر صبح و مسا

اے شافعِ جملہ رسل اے نافعِ ہر جز و کل — دے رافعِ ارباب دل بنمارہِ روضہ بقا

دردِ دلی کی جو دوا کر لطف سے مجکو عطا — ماہر نہین تیرے سوا اوس درد کوئی شہا

ہجرِ مدینہ سے دلم با آہ و نالہ پُر الم — یا سیدی رب الامم بنما وصالِ جاں فزا

اوس آستانے پر یہ جان دائم رہی سجدہ کنان — وہ طائفِ روضہ روان سبحانہ رب العلا

جسکا تولی غمخوار ہے اوسکا تو سب غمخوار ہے — جس دل کا تو دلدار ہے وہ زار کب دیکھے سزا

اے شمعِ کنزِ کردگار دل سوختہ پروانہ وار — پروانہ اوسکو زینہار جز رویتِ طا ہا لقا

اُمددا غِثنی یا حبیب یا رحم آجِب یا مجیب
بہرِ ہمہ آلِ لبیب مسکین خیور یکی دعا

صلوات و تسلیم ابد بر فرقِ محبوبِ صمد — باد الصدق بعدد مع آلِ اہلِ اصطفا

Marfat.com

خاتمۃ الطبع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صد ہزاران شکر ذات مظہر کون و مکان
افضلِ جملہ خلائق نور یزدان بیگمان

اوّل و آخر وہی ہے فاتح و خاتم ضرور
ظاہر و باطن وہی ہے مرکز دور زمان

وہ علیم علم ایزد ماہر سرّ خدا
احدیت اوسے ہویدا سرّ کون و لامکان

مظہر سرّ ربوبیت وہی ہے لاکلام
ظاہر و باطن وہی یکتا مربّیٔ جہان

ہے محاسن مین عدیم المثل وہ نور خدا
ہے شراکت سے منزہ وحدہٗ وہ جانِ جان

وہ صفات و ذات قدسی جملہ فعل و قول مین
بعد حق سبحان ربّی وردِ ہر روح و روان

فرشیان عرشیان اوسے مشرف بالیقین
اشرف جملہ خلائق اوسکے جو ہمسایگان

یہ عقیدہ ہے سدیدہ بس حمیدہ کاملین
نورِ ایمان ہے یہی واللہ نزدِ عارفان

اس رسالہ مین سلالہ اوسکا ہی ہے آشکار
ہے یہ مشکاتِ مصابیح الہدیٰ ای مبصران

دُرجِ دُرِّ نورِ ایمان برجِ بدرِ معرفت
مطلعِ فیضِ محمدؐ سے یہ طالع ہر شبان

مظہر جملہ مراتب مُظہر اوصاف حق
منزلِ نورِ الٰہی نورِ بخشِ قدسیان

ناطقِ مدحِ مدینہ مسکنِ خیر الورا
واثقِ جملہ حجج ہم صادقِ جملہ بیان

مطبعِ ہادی المطابع مین چھپا جب یہ نگار
تب فدا اوسپر ہوے عشاق تیدالنس و جان

پھر ندا آئی بگوش ہوش دلہاے سرلا
ہے یہ ایمانِ حمیدی روحِ دلہاے جنان

۱۳۱۵ھ

دُرِّ صلوٰت الٰہی لولوے تسلیم حق
فرقِ احمدؐ پر تصدق چون نجومِ آسمان

آلِ اطہار و صحابہ پر الیٰ یوم القیام
نیز سکانِ مدینہ پر جوہین و حسنیان

Marfat.com

اعلان خوش نما ہان

مرآتِ خاطرِ خطیر اور آئینہ ضمیرِ منیر کا فہ انام ہمہ خواص و عوام پر جلوہ
ظہور پر نور ہو + اور گوشِ ہوشِ تجار اور ہر ایک اہلِ مطبع
ہر دیار اس خبر صدق اثر سے خوب ماہر و مبرور ہو + کہ الحمد للہ یہ
رسالہ مسمّٰی بہ **خیر الامصار مدینۃ الانصار** مطبع
ہادی المطابع واقع شہر کلکتہ مین نور بخش دیدۂ اولی الابصار ہوا۔
ہرلین روڈ نمبر مکان ایکسو اکتالیس سے مطبع مزبور کا اظہار ہوا۔ مالک مطبع
مذکور منشی **محمد ہدایت اللہ** سلمہ اللہ مشہور ہے + بنان خوش عنوان
مالک مطبع مرقومہ سے یہ رسالہ بحالہ مسطور ہے + اور موافقِ قانونِ سرکار
نامدار دفتر رجسٹریشن گورمنٹ مین مندرج حسب دستور ہے + پس کوئی صاحب
قصد چھاپنے یا چھپوانے اس رسالہ **خیر الامصار مدینۃ الانصار** کا
ہرگز نفرماوے + والا بجائے حصولِ نفع باعثِ نقصان و مضرت اٹھاوے + ع
چرا کارے کند عاقل کہ باز آرد پشیمانی + کیونکہ جمیع حقوقِ رسالہ مرقومہ
بالصدر اس مؤلف مسکین کے لئے محفوظ ہین + بہر طور اس مشتہر داعی بالخیر کے
لئے وہ ثابت و ملحوظ ہین + اور جس صاحب کو خریدِ رسالہ مسطورہ مطلوب
و منظور ہو + تو شہر کلکتہ امرتلہ لین مکان نمبر ۹ مین غلام یٰسین
صاحب سے دستیاب بالضرور ہو + قیمتِ رسالۂ مذکورہ (۱۲) شکار
ہے + یہ درج دُرِ فرائد اس قیمت سے ارزان بلا انکار ہے شعر

قیمت خاکِ مدینہ جان عثمان پر عیان
کیا قدر مروان کو جو دشمنِ اہلِ جنان

وھو اللطیف الخبیر و الیہ المرجع و المصیر المشتہر مؤلف مسکین

محمد خیر الدین عصمہ اللہ من شر الحاسدین

سنہ ۱۳۱۵ ہجری

Marfat.com

۷۸۶

این چه دُرجیست کز گنجِ سعود آوردند
این چه دُرّیست کز بحرِ شهود آوردند

وین چه بزّیست کز لطفِ خدا بنمودند
هان چه خیریست کز دین دود و آوردند

الحمدلله که بعینِ عنایتِ فتوحاتِ غیبیه + و بعونِ هدایتِ فیوضاتِ لاریبیه
این صحیفهٔ منیفهٔ دُرّ العرفان مسمّیٰ نزدِ اصحابِ ایقان به

الضروریة فی المعارف الخیوریة

از تالیفِ حصیف خادمِ العارفین + تُرابِ اقدامِ الواصلین + محمد خیر الدین
صانه الله عن شرِّ الحاسدین + در مطبع کنز معدن الرمز مطبوع گردید بهرِ سالکین +

این نامه چه نامه ایست کز چون طرهٔ خوبان
صد حلقهٔ خونیست بهر پیچ و خمِ او

وین تازه رقم از قلمِ کیست که باد آ
صد جانِ گرانمایه فدائے قلمِ او

Marfat.com

خدایا کُن زعرفانت مُنوّر		دل وجانِ خیوری ہم مُعطّر	
کُنَ از دریائے عرفانِ تو یارب		دل و جانِ مُریدانش مُطہّر	

اے طالبِ صادق وے مُحبِّ حاذق اس رسالۂ دُرِّ عرفان یا سُلالۂ لآلیٔ مرجان کے دیباچے مین جو یہ حدیثِ خوش عُنوان مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ مذکور ہے ٭ اور ہر ایک عالم ربانی ماہرِ سرِّ جاودانی کی لِسانِ خوش تبیان پر مشہور ہے ٭ تو وہ اصلِ اصولِ جمیع معارف ہے منبعِ حصولِ معارفِ عوارف ہے کیونکہ معرفتِ ہر ایک مُربّی اوسے ہویدا ہے ٭ اور وہ اپنے نفس کی معرفت سے پیدا ہے ٭ اور معرفتِ نفس حسبِ ارشادِ مربیان ہر ایک اہلِ نفس پر عیان ہے ٭ اس اجمالِ خوش مآل کا بسطِ بیان ہے ٭ کہ لفظِ رب حدیثِ مرقوم الصدر مین مضاف ہے ٭ اور ضمیرِ ہا مضاف الیہ بلا اختلاف ہے ٭ اور اطلاقِ لفظِ رب بحالتِ اضافت مین غیرِ خدا پر جائز نزدِ اہلِ انصاف ہے ٭ پس لفظِ دَبَّهٗ سے ہر ایک مُربّی مراد ہے ٭ اور یہ مُراد عند اولی الابصار پُر سداد ہے ٭ مثلاً جو شخص اپنے ضعف و ناتوانیٔ طفلی سے ماہر ہوا ٭ تو اوسپر لابُد عرفانِ حقوقِ والدین ظاہر ہوا ٭ کما قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی قَوْلًا خَبِیْرًا ٭ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا ٭ یعنے دنا مانگ تو مجھے اے بندۂ خاکسار ٭ کہ رحم کر میرے ماں باپ پر اے پروردگار ٭ جیسا کہ رحم سے پرورش کیا اونہون نے مجکو لیل و نہار ٭ اوس حالت مین کہ تھا مین نہایت ضعیف و شیر خوار ٭ پس جیسا کہ اپنی ناتوانی سے معرفتِ حقوقِ والدین طبعی آشکار ہے ٭ اوسیطور سے اپنی ناتوانیٔ عدمِ علمِ دین سے معرفتِ حقوقِ والدین دینی ثابت بلا انکار ہے ٭ پس جیسا کہ معرفتِ حقوقِ مربیٔ حقیقی معرفتِ نفس سے روشن بلا اُفکار ہے ٭ پس ویسا ہی معرفتِ نفس سے معرفتِ نبی و ولی مُتحقق عند اولی الابصار ہے ٭ پس ہر ایک سالکِ طریقِ معرفت کو اپنی ذات کے حالات مین خوب تامل کرنا سزاوار ہے ٭ کہ اوسے معرفتِ جمیعِ مربیانِ دینی و طبعی ہویدا کالشمس علی نصف النہار ہے ٭ واللہ الہادی وعلیہ اعتمادی

Marfat.com

وفی انفسکم افلا تبصرون

الحمد لله والمنة وسنة النعم والجنة که این رساله مسمّی به

از تصنیفات خادم المتصفین تراب اقدام الفقراء خیر الدین اناف الله رحیق المحبین

در مطبع معدن العرفان المسمّی بالنشر

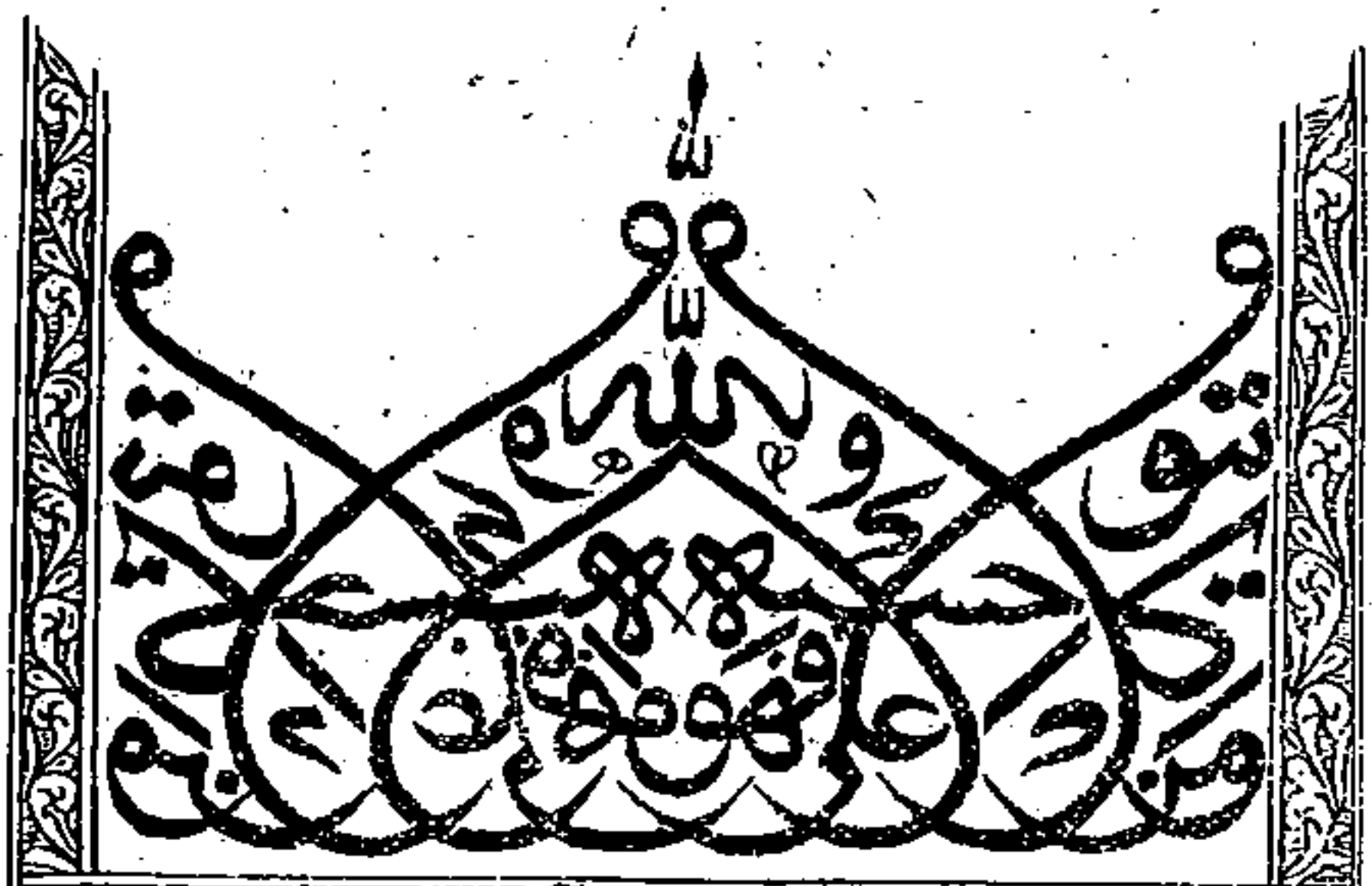

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمدِ احمد ہے سزا محمودِ قدیم	وصف جنکا بالیقین خُلقِ عظیم
اصل اونکا اصل ہین نُورِ احد	لم یلد سے وہ احد ہے بیعدد
نُورِ مُطلق ہے وہی نُورِ خدا	ہے خدائے خلق وہ بے امترا
وہ اصیلی ہے طفیلی کائنات	فیض اوسکے سے ہمہ بالبیّنات
معرفت اوس ذاتِ یکتا کی ضرور	فرض عینی ہے بلاشبہ و فتور
بھی رضا جوئیے خیر المرسلین	فرض ہر انسان پر ہے بالیقین
لیک وہ حاصل نہوا اہلِ ریش	جز بعرفانِ نفوس و ذاتِ خویش

لما قال من فرض اللہ علینا حبہ ✣ من عرف نفسہ فقد عرف ربہ ✣ ھکذا فی المعجم الکبیر

ورواہ ایضا المعجم الصغیر ✣ علیھم رضوان اللہ القدیر

ہے یہ فرمانِ شفیع المذنبین	نورِ ایزد رحمۃ للعالمین
ذات اپنی کا جسے عرفان ہو	اوس کو عرفانِ خدا ہر آن ہو

Marfat.com

جوله اپنی ذات سے ماہر ہوا
اوسپہ سرِّ احمدی ظاہر ہوا

جو نہووے عارفِ ذاتِ حبیب
کورہے وہ دو جہان مین بے نصیب

ذات اپنی سے نہ جو ماہر بشر
کنزِ مخفی اوسپہ دائم مستتر

وہ نہ ماہر ہے سوائے آب و گل
کب عیان ہو اوسپہ سرِّ جان و دل

مثنوی مولوی ہین یہ نگار
رحمتِ حق اونپہ دائم ہو نثار

مولوی گشتی وآگہ نیستی
خود کجاؤ از کجاؤ کیستی

تو ہمیدانی بجوز ولا بجوز
خود ندانی تو کہ حوری یا عجوز ✤

این روا آن نا روا دانی تو لیک
تو روا یا نا روائے بین تو نیک

عمر در محمول و در موضوع رفت
بے بصیرت عمر در مسموع رفت

ہر دلیلے بے نتیجہ بے خبر
باطل آمد در نتیجہ خود نگر

جز بمصنوعی ندیدے صانعی
بر قیاسِ اقترانی قانعی ✤

ہر خیالی کے کند در دل وطن
روز محشر صورتے خواہد شدن

اے بسا عالم ز دانش بے نصیب
حافظِ علم ست آنکس نے حبیب

صد ہزاران فضل دارد از علوم
جانِ خود را می نداند این ظلوم

داند او خاصیتِ ہر جوہرے
در بیانِ جوہرے خود چون خرے

قیمتِ ہر کالہ میدانی کہ چیست
قیمتِ خود را ندانی احمقیست

قیمتِ اپنی ذات کی اہ نیکدان
خوب سُن مُرشد سے باصدقِ جنان

تاکہ ہووے قیمتِ جملہ جہان
روزنِ لاہوت سے تجھپر عیان

پس امورے جوکہ ستہ بالضرور
اونسے تو ماہر ہو باصدق و سرور

تاکہ ہووے ابتدا و انتہا — تجھپہ ظاہر دائماً سبے امترا
تب تو عرفانِ خدا و مصطفا — معرفت حسنین کی باصد وفا
بھی ابوبکر و عمر عثمان علی — سب کا عرفان تجکو ہو ازبس جلی
بھی طفیل پنجتن ہو بانصیب — کنز عرفان سے بخوری ای مجیب

بیانِ ستہ ضروریہ

سوالِ اول — اے دل تو کیا ہے — جواب
فیضِ نورِ احمدی سبے جانِ جان — قولِ مَن تو ہے وہی فیضِ نہان
سوالِ دوم — اے دل تو کہاں سبے آیا — جواب
تو سبے ایزد سے تو آیا پر حزین — وطنِ اصلی ہے وہی حق الیقین
سوالِ سوم — اے دل تو اپنے ہمراہ کیا لایا — جواب
بہ تصدیقِ خدا و مصطفا — باخوشی لایا تو از قالوا بلیٰ
سوالِ چہارم — دنیا مین تو کس لیئے آیا — جواب
اس لیئے آیا ہے تو فرحت کنان — در دل حاصل کری از عاشقان
سوالِ پنجم — دنیا سے تو کیا لیجائیگا — جواب
تحفۂ خوش نودیٔ خیر الورا — لیچلے تو پیشِ ذاتِ کبریا
سوالِ ششم — اس جہان سے تو کہان جائیگا — جواب
طرفِ اصلِ خویش تو ہووی روان — نورِ احمد سے ملے تو شاد مان ؎
ای خبری گر تجھے حبّ الوطن ؎ — مثلِ قطرہ بحر مین ہو موج زن
معرفت ہو ذاتِ انسان کی ضرور — کر بیان اوس کو کہ ہو شرحِ صدور

Marfat.com

تفصیلِ جوابِ اوّل

یعنی یہ تفصیل ہے سوال اوّل کے جواب کی اور وہ سوال یہ ہے کہ اے دل تو کیا ہے؟

قَالَ نَبِیُّنَا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الْبَرَرَۃِ الْکِرَامِ + اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ مِنْ نُوْرِیْ رَوَاہُ الدَّیْلَمِیُّ فِیْ فِرْدَوْسِ الْاَخْبَارِ + عَلَیْہِ رِضْوَانُ اللّٰہِ الْغَفَّارِ

ہے یہ فرمانِ شہِ خیر الانام
مَین خدا کے نور سے ہون لاکلام

نور میرے سے ہوئے ہین مومنان
اہلِ توحیدِ خدائے دوجہان

مومنان جو اس خبر مین ہین نگار
وہ شرافت کے لیئے ہین آشکار

کیونکہ وہ اصلِ عوالم بیگمان
ورنہ اونکے نور سے جملہ جہان

پس یہ دل ہے فیضِ نورِ احمدی
مُستفیضِ سِرِّ ذاتِ سرمدی

اصل تیرا نُورِ احمد اے فہیم
نُورِ احمد اصل مین نورِ قدیم

جو نہ اِس عرفان سے مسعود ہے
اَسفلُ السَّافِلُ وہی مردود ہے

معرفت جو نفس کی اندر خبر
فیضِ نورِ احمدی وہ سربسر

فیضِ نورِ احمدی وہ جانِ جان
نفسِ انسان ہے وہی سِرِّ نہان

ہے وہی مرآتِ حق فیضِ قدیم
کُنتُ کنزاً کا وہی دُرِّ یتیم +

عالمِ صُغریٰ وہ کُبریٰ وہ ضرور
بَرزخِ عُظمیٰ وہی ہے بے فتور

جود و ہمت مین وہ کبریٰ آشکار
جسم سے صُغریٰ اگرچہ دلفگار

جملہ عالم سے وہی مقصود ہے
ہے وہی ساجد وہی مسجود ہے

ہین عوالم مثلِ یک تن بیگمان
اوسمین بیشک ہے وہی مثلِ جنان

جب عوالم کا ہوا دل یہ بصیر
قلب ہوا یہ حاملِ نورِ بشیر +

Marfat.com

نورِ احمد ہے امانت بیگمان	جس کا ہے قرآن مین اظہر بیان

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۔ الآیہ

ہے یہ فرمانِ خدا اے نیک خُو	سورۂ احزاب مین بے گفتگو
وہ امانت جسکی سب کو جستجو	جستجو اوسکی مین ہے بس آبرو
اِس زمین و آسمان پر آشکار	کر دیا ہمنے بطرزِ اختیار
بھی جبال و ارض پر کی وہ عیان	گر یہ چاہین اوسکے ہووین حاملان
پس کیا اِنکار سب نے آشکار	حمل اوسکے سے بعجز و اضطرار
حمل اوسکے سے ہوئے یہ خائفین	بل عوالِم جملہ بھی عرشِ برین
ہان یہ انسان جو ظلوماً بھی جہول	اوس امانت کا ہوا دل سے حمول
جو کہ دنیا مین ہین اشجارِ کلان	ہین ثمر اونکے صغارِ بیکران
جسقدر بالا شجر ہے اے پسر	اوسقدر اوسکا ثمر ہے خورد تر
جسقدر ہووے شجر خورد و حقیر	اوسقدر اوسکا ثمر لابُد کبیر
بیل کو تو دیکھ جو ہے ناتوان	خربزہ کدّو جو اوسکا پھل عیان
بیر اور شہتوت بھی دیگر ثمر	کسقدر بالا ہوئے اونکے شجر
حاملِ اثمار ہین شجرِ کلان	کیونکہ بیشک ہین قوی وہ بیگمان
بیلِ کدّو خربزہ ہے ناتوان	حمل کی طاقت نہ اوسمین اے جوان
پس زمین حامل ہوئی اوسکی ضرور	تاکہ سمجھین سرّ یہ اہلِ شعور
جو کہ خلقت مین حقیر و بس ضعیف	ہے مربّی اوسکا دائم وہ لطیف

بے خلائق مین یہ خاکی ناتوان
پس مُربّی اوسکا ہے خلّاقِ جان

جب اوٹھایا اِسنے اوسکو باسرور
تب اوٹھایا سب نے اِسکو بالضرور

حق تعالےٰ نے طفیلِ مصطفا
جب کیا آدم کو پیدا باصفا

پھر تو بخشا حُلّۂ جنت کو جاہ
جسمِ آدم سے جو لا بدر رشکِ ماہ

تاجِ کرّمنا سے وہ زینت گزین
تختِ اقدس پر ہوا صدر نشین

پھر ہوئے املاک باصد شوقِ جان
حاملانِ تختِ آدم بیگمان

لیگئے اوس تخت کو وہ حاملین
امرِ حق سے جانبِ عرشِ برین

جب ہوا زیرِ لوائے حمد و
تب ہوا یہ امرِ حق بے گفتگو

بہرِ آدم اُسْجُدُوْا اے قدسیان
کیونکہ ہے وہ حاملِ شاہِ شہان

تب ملائک نے کیا اوسکو سجود
مگر ابلیسِ لعین اہلِ جحود ✣

عرش پر اوسکا ہوا جب اقتدار
پھر کیا بھی فرش پر اوسکو سوار

بَرّ مین چون شتر استر اسپ و فیل
بحر مین چون ناؤ پر بے قال و قیل

باد و آب و خاک و آتش پر سوار
بھی کیا اوسکو خدائے نور و نار

جب ضعیف و ناتوان تھے خاکیان
تب تو حاملِ اونکے وہ آفلاکیان

رزق اونکا ہے یقیناً طیّبات
افضلِ خلقت وہی بالبیّنات

خاکیانِ مومنان افضل مدام
جملہ آملاکِ خدا سے لاکلام

عام سے ہین عام افضل بالضرور
خاص سے ہین خاص افضل باسرور

اوس امانت کی شرافت سے مدام
حامل اوسکا افضلِ جملہ انام

مدح اوسکی مین زہے قرآن ہے
ناطق و صامت بسے بُرہان ہے

Marfat.com

وہ حملنا ھم اوسیکی شان ہے	سب خلائق مین وہی سلطان ہے
ہے یہی مضمون فرمانِ خدا	اسطرح قرآن مین ہے امترا

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ۝ الآیہ

وہ امانت بر عوالم اے فحول	عرض کی حق نے اگرچاہین حمول
حمل اوس کا فرض تھا انسان پر	کیونکہ یہ قلبِ عوالم بے خطر
دل اوٹھاوے بار وہ جو بس گران	تن نہووے حاملِ اوس کا یک زمان
جب ہوئے عاجز زمین و آسمان	عرش و کرسی و ہمہ کرّوبیان
تب اوٹھایا اوس کو اس انسان نے	اہلِ ہمت خاکیٔ بنیان نے
جب اوٹھایا اوس نے وہ بارِ گران	تب ہوا وہ عینِ عالَم کا نشان
اسلئے حق نے کیا دفعِ نظر	ذمِّ لفظی تا نہو اوس کو خطر
آتشِ حسّاد پر اسپند وار	دفع اوس کو وہ کرے لیل و نہار
پس یہ فرمایا خدائے مہربان	وہ ظلوماً ہم جہولاً بیگمان
اس مذمت مین بسے مدحِ خدا	کیونکہ یہ سرِّ خدا بے امترا
ذات اوسکی مین خلافت کی سرشت	وہ منزّہ از ہمہ اوصافِ زشت

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْ كَلِمَاتِهِ اللَّطِيْفَةِ ۞ وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ۝ الآیہ

وہ خلیفہ ہے خدا کا بے مثال	وہ ازل سے تا اَبد اہلِ کمال
اوس خلیفے مین دو معنی بالیقین	اس سبب سے وہ ہوا افضل ترین

Marfat.com

ایک یہ اوسمین لیاقت بے فتور
جملہ خلقت کی خلافت کی ضرور

عرشیات و فرشیاتِ کائنات
ہے خلیفہ سبکا یہ بالبینات

یہ زمین و آسمان عرشِ برین
کرسی و لوح و قلم روح الامین

ہمچنین دیگر فرشتے اہلِ نور
دوزخ و جنت ہمہ حور و قصور

جو کہ ہے اس ملک ہم ملکوت مین
مظہرِ اسرارِ حق ناسوت مین

اس خلیفے مین وہ جملہ ہین عیان
کیونکہ ہے یہ سرِّ اسرارِ جہان

ہے نفختُ فیہ من روحی مقال
اوسکے حق مین از خدائے لایزال

کُنتُ کنزًا کا وہی سرِّ نہان
جو نہان تھا وہ ہوا اوس سے عیان

سب کا مظہر ہے یہی بالبینات
ہو نہ مظہر اوس کا دیگر کائنات

جملہ خلقت مین جو اسرارِ خدا
وہ ہمہ اسمین بلا چون و چرا

اس خلیفے مین جو سرِّ کردگار
وہ نہ دیگر خلق مین ہے زینہار

ہے یہی سرِّ خلافت دوسرا
یہ کہ ہے وہ نائبِ ذاتِ خدا

ظاہر و باطن مین وہ نائب ضرور
صورت و سیرت مین یکتا بے فتور

ذات اوسکی نائبِ ذاتِ خدا
ہے صفت اوسکی صفاتِ کبریا

جو صفاتِ ہفت ذاتِ کردگار
ہر صفت مین ہے وہ نائب آشکار

جو حیاتؔ و علمؔ و قدرتؔ ہم کلامؔ
سمعؔ و بصرؔ و خواہشؔ انسان تمام

اسمین ہے وہ نائبِ ذاتِ خدا
ہر صفت کا ہر صفت پر اقتدا

ہے جو وہ لاہوتِ پروردگار
لامکانیئے خدائے نور و نار ٭

ہے جو یکتائیئے خلاقِ جہان
ہمچنین تنزیہ خلاقِ جنان

Marfat.com

انمین نائب بھی وہی سلطان ہے | لاجہت جو لامکانی شان ہے

مَثَلُ نُورِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّھَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ زَیْتُوْنَۃٍ لَّاشَرْقِیَّۃٍ وَّلَاغَرْبِیَّۃٍ الآیہ

جسم اوس کا مثل مشکات سلیم | اوسمین ہے قندیلِ قلبِ مستقیم
زیت اوسمین ہے زہے روح و روان | نور ایزدسے وہ تابان ہر زمان
اوس شجر سے زیت وہ پیدا ہوا | جس پہ قلبِ خلق سب شیدا ہوا
وہ نہ شرقی ہے نہ غربی اے جوان | وہ نہ عربی ہے نہ عجمی درجہان
کنزِ مخفی سے ہوا ہے وہ عیان | وہ مکان مین ہی درخشان لامکان
ہے وہ مصباحِ عوالمِ برملا ✣ | ہے وہی مفتاحِ کنزِ کبریا
ہے ختم اوس پر خلافت کا مقام | وہ ردائے ایزدی ہے لاکلام
اوسکے حق مین ہے یہ فرمانِ خدا | اس سے ظاہر اوسکی ہے شانِ علا

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی خَمَّرْتُ طِیْنَۃَ آدَمَ بِیَدِیْ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا رَوَاہُ ابْنُ نُقَیْبٍ فِی الْاَحَادِیْثِ الْقُدْسِیَّۃِ ✣ رَحِمَہُ اللّٰہُ یَا اَلْطَافَ الْخَفِیَّہ۔

طین آدم کا کیا مین نے خمیر | تاکہ اوسکی ذات ہو اہلِ سریر
اپنے ہاتھون سے کیا مین وہ خمیر | تاکہ اوس تخمیر سے ہو بے نظیر
ہے صباحِ چل تخمیرِ خدا | یک صباحِ الف سالہ برملا
دو صفت دو ہاتھ سے لابد مراد | یک جلالی یک جمالی باسداد
اوسمین جو چاہا ملایا کردگار ✣ | سر پنہان مظہرِ ہر نور و نار

إِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ آدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ اَیْ عَلٰی صِفَتِہٖ رَوَاہُ الْاِمَامُ اَحْمَدُ رَحِمَہُ اللّٰہُ الْاَحَد

Marfat.com

صورتِ رحمان یہ انسان ہے
احسنِ تقویم کی بُنیان ہے

شکل اسکی چون محمدؐ آشکار
دونون صورت سے ہوا یہ برقرار

ہے یہی اہلِ فضیلت نامدار ✣
ہے ملائک پر اسی کا اِقتدار

تاج کرّمنا سے ہے یہ سرفراز
کیونکہ ہے یہ فیضِ احمد اہلِ راز

ہے فرشتون کا یہی لابد ادیب
عالمِ علمِ خدا از بس لبیب

مظہرِ ہر دو صفت وہ اے امین
یک جمالی یک جلالی بالیقین

ہے فرشتہ مظہرِ وصفِ جمال
ذات اوسکی مین نہین ہرگز جلال

پس نہین زنہار اوسمین درد و آہ
درد کے لائق ہی مردِ آگہ ✣

عشق عاشق سے نہین اوس کو خبر
عشق مین جو عاشقون پر ہے خطر

بے خبر اوس سے فرشتے ہین مدام
وہ ہمہ گذرے بشر پر صبح و شام

ہان وہ رکھتے ہین محبت کا اثر
درد دل کا کچھ نہ ہو جسمین گذر

پس کیا پیدا خدائے ذی کمال
مظہرِ وصفِ جمالی و الجلال

تاکہ ہون آباد اوس سے دو جہان
دو صفت ایزدکی اوس سے ہو عیان

رتبۂ خیر البریٰ ہو آشکار
ہو عوالم پر اوسی کا اقتدار

ایک دور ہے وہی جملہ براست
کائناتِ فرشیات و عرشیات

اوسکے ہونے سے خدا پیدا ہوا
فیض اوسکے پر و را شیدا ہوا

کون و کُن کے ہین جو دو عالم عیان
عالمِ دنیا و اُخریٰ بیگمان

فیض انسان سے وہ دو معمور ہین
نور اوسکے سے ہمہ پر نور ہین

ظاہرِ انسان سے ہر دنیا مدام
شغل و حرفت سے مُزیّن لاکلام

باطنِ انسان سے ہے آخرہ
زاہرہ ہم باہرہ ہم فاخرہ

فیض اوس کا ملک و ہم ملکوت مین
سیر اوس کا جبروت ہم لاہوت مین

اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّہٗ رواہ ابن النقیب فی الاحادیث القدسیہ

رحمہ اللہ بالالطاف الخفیہ

سِرّ ایزد ہے وہی سِرِّ خدا
سِرّ اوس کا ہے خدا بے امترا

ہے وہی شانِ خدا اوس شان مین
شان اوسکی ہے خدا ہر آن مین

لامکانی ہے وہی امکان مین ❊
وہ مکانی ظاہری برہان مین

وصفِ ایزد ہے وہی موصوف ہی
نور عرفان ہے وہی معروف ہے

وصفِ ایزد ہے وہی فیضِ احد
وصف اوس کا ہے وہی ذاتِ صمد

ہے صفت موصوف یک ذاتِ سلیم
وصفِ حادث محو ہو پیشِ قدیم

جاودان اعیان ہے پردہ کنان
عاشقو معشوق ہے دامن کشان

چہرۂ زیبا پہ اعیان کا نقاب
دل کو دیتا ہے ہمیشہ پیچ و تاب

ہے حوالہ نفس کا بہرِ بصیر
دیکھ اوسمین کون ہے اہلِ سریر

وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ الآیہ

نورِ وحدت سے اگر دیکھے فہیم
تب تو دیکھے تخت دل پر ہے قدیم

قَدْ جَاءَ فِی الْحَدِیْثِ الْقُدْسِیِّ الْمُؤْمِنُ - لَا یَسَعُنِیْ اَرْضِیْ وَلَا سَمَائِیْ وَلٰکِنْ

یَسَعُنِیْ قَلْبُ عَبْدِیَ الْمُؤْمِنُ

حق تعالیٰ کا یہی فرمان ہے
حامل ذاتِ خدا انسان ہے

اس زمین و آسمان مین بالیقین
ہو نہ گنجایش میری اے موقنین

Marfat.com

قلبِ مومن مین سماؤن مین ضرور
کیونکہ وسعت مین وہی ہے بے فتور

اوس دلِ مومن مین ہون مین آشکار
جوکہ ہے مجھپر فدا لیل و نہار

یہ زمین و آسمان عرشِ برین
پیشِ قلبِ مومنانِ صالحین

مثلِ خردل دشت مین بے امترا
کیونکہ وسعت مین وہ ہی بے انتہا

چون جناحِ پشہ جملہ کائنات
پیش اوسکے عرشیات و فرشیات

دل شکستہ خستہ جو انسان ہے
اوسمین ہی گنجایشِ رحمان ہے

جو ملا چاہے خدا سے با سرور
اونکی خدمتمین وہ بیٹھے با حضور

دیدِ اونکی دید ذاتِ کبریا
کیونکہ ایزد سے نہ وہ ہرگز جدا

قلبِ مومن بیگمانِ قلبِ سلیم
وہ سریرِ خالقِ عرشِ عظیم

مُلکِ حادث پر وہی سُلطان ہے
یہ اَنَا اَنتَ اوسی کی شان ہے

احدیت کی ذات وہ بے التباس
فیضِ نورِ احمدی اوس کا لباس

تاج ہے میمِ محمد بیگمان ؛
میم احمد کا ہے پٹکا درمیان

خاتمیت کی جو ہے انگشتری
مشتری جس کا خدائے مشتری

دستِ قدرت مین وہی ملبوس ہے
زیب مین یکتا وہی قدوس ہے

صورتِ احمد محمد کا حجاب
حق تعالیٰ نے کیا بے ارتیاب

ہر طرح سے اوسکے جو اطوار ہین
ہین وہی محبوبِ حق مختار ہین

ہے اوسی پردے مین ایزد جلوہ گر
شکلِ احمد سے اَحد ہین کر نظر

پردۂ مرآت سے ہے آشکار
رائی و مرئی وہی یکتا نگار ؛

فیضِ نورِ احمدی مرآت ہے
رائی و مرئی اَحد یکسا ذات ہے

Marfat.com

ہے بیان مرآت پردہ یک مثال — ورنہ ہے مرآت ذاتِ ذوالجلال

عاشق و معشوق مصدر سے عیان — عشق مصدر سے وہ مشتق بیگمان

ہر دو مشتق مین کرے تو گر نظر — ہے وہی مصدر بلا خوف و خطر

فعل ہے ہرگز نہین فاعل جدا — فاعل و مفعول ہے باہم سدا

فیضِ نورِ احمدی ذاتِ بشر — ہے یہی عرفان اوس کا بے خطر

حق تعالےٰ سے نہ وہ ہرگز جدا — فیض ہے ظاہر مین باطن مین خدا

مثنویِ مولوی مین ہے نگار — رحمتِ ایزد زہے اون پر نثار

حق تعالےٰ گفت آدم غیر نیست — کور چشمی و ترا این سیر نیست

دید مین جس طور یہ عرفان ہے — ہمچنان تحریر مین تبیان ہے

اے خیوری قول یہ پرنور ہے
میم احمد سے احد مستور ہے

تفصیل جواب دوم

یعنی یہ تفصیل ہے سوال دوم کے جواب کی اور وہ سوال یہ ہے کہ "اے دل تو کہان سے آیا"

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ لِاُعْرَفَ

هٰکَذَا فِی مُعْجَمِ کَبِیْرٍ وَرَوَاهُ جَمٌّ غَفِیْرٌ عَلَیْهِمْ رِضْوَانُ اللّٰهِ الْقَدِیْرِ

ہے یہ فرمانِ خدائے دوجہان — کنزِ مخفی ذات میری تھی نہان

پس ہوا یہ اقتضائے حبِّ ذات — آشکارا مین کرون اپنی صفات

ذات کی جملہ صفت ہو جب عیان — تب تو ہووے جلوۂ حسن نہان

مجکو پہچانین کہ ہے وہ بے نظیر — ذات اوسکی جملہ اشیا پر قدیر

Marfat.com

حُسن ازلی مین وہی ہے بے مثال
وحدہٗ ہے لاشریک وذوالجلال

خالق ورزاق وہ غفّار ہے
منعم ومُعطی وہی ستّار ہے

مُنتقم وہ مُقتدر جبّار ہے
سب پہ غالب یکتا وہ قہّار ہے

سبقتِ رحمت سے وہ رحمان ہے
زارئیے مذنب پہ وہ حنّان ہے

عاصیئے جانی کا وہ غمخوار ہے
دردمندون کا وہی دِلدار ہے

پس کیا پیدا خدا نے ایک ذات
ذات اپنی سے زہے عالی صفات

نور اپنے سے کیا اوس کا ظہور
وہ ظہورِ ایزدی ہے بالضرور

وہ قدیمی سے ہوا فیضِ قدیم
کُنتُ کنزًا کا وہی سرِّ عظیم

کُنتُ کنزًا مخفیًا مین جو نہان
وہ عیان اوس خلق سے ہو بیگمان

پس ہوئے جملہ عَوَالم آشکار
عرش وفرش واہلِ جنّت اہلِ نار

اوس قدیمی فیض سے جو مصطفا
تاکہ ہو عرفانِ حق بین الورا

جو کہ ہو وین عارفانِ مصطفا
صاحبِ لولاک محبوبِ خدا

دید میری سے وہ بس سرشار ہون
دیدِ احمد سے زہے مختار ہون

پس وہ اوّل خلق جو مذکور ہے
نورِ ایزد سے وہ یکتا نور ہے

قربِ ایزد مین وہ تھا نورِ خدا
فیض اوسکے سے یہ ہے جملہ ورا

فیضِ نورِ احمدی لیل ونہار
اس وطن مین ہے مسافر دلفگار

جاودانی ملک سے وہ بے وطن
اس وطن مین آگیا بہرِ محن

نالہ وزاری سے وہ رنجور ہے
قُربِ جانان سے وہ بس مہجور ہے

شل نے اوسکی حکایت روز وشب
نالہ وفریاد اوسس کا باادب

Marfat.com

کب شکایت وہ کرے وردِ زبان
ہجر سے اِلّا بہ پیشِ جانِ جان

وہ جدائیٔ خدائی سے حزین
وہ محبت سے ہوا محنت گزین

لامکان سے وہ ہوا اہلِ مکان
کنزِ مخفی سے ہوا اہلِ عیان

قُربِ ایزد سے ہوا وہ جب جدا
تب ہوا وہ مظہرِ ذاتِ خدا

مرغِ لاہوتی وہ تھا طیران مین
دامِ ناسوتی مین آیا آن مین ٭

عشق سے وہ سوختہ پروانہ وار
شمعِ نُورِ احمدی پر جان نثار

حبۂ حبِّ محمدؐ دیکھکر
دام مین فوراً پھنسا وہ بیخبر

تب ہوا وہ حاملِ نُورِ خدا
اوس اَمانت پر ہوا دل سے فدا

اوس اَمانت کی حفاظت مین دوان
اس جہان مین آگیا محنت کشان

اوس لطافت پر ہوا عنصر حجاب
باد و آتش آب ہم چارم تُراب

جس طرح سے شمس پر ہووے سحاب
اوس طرح اوس نور پر آیا حجاب

فکرِ خویشان و غمِ روزی مدام
اَکل و شرب و زیب و زینت ہم منام

شہوت و غضب و خصومت در نہان
حرصِ دنیا ہم حسد بر مُنعمان

ہم ہوائے نفس کینہ در جنان
طُول اَملی بخل و غفلت بیکران

پستِ ہمت بغضِ اخوان الصّفا ٭
عدمِ تعظیمِ ذواتِ اَصفیا

ہین یہ اوصافِ بہائم بالیقین
یہ حجابِ دیدِ ربّ العالمین

ہین حجابِ عنصری پر یہ حجاب
تیرگی پر تیرگی بے اِرتیاب

جبکہ اِن اوصاف سے ہووے نجات
وصفِ پاکیزہ سے ہو موصوف ذات

تب تو دیدِ رب کی وہ مِرآت ہو
اوسمین پھر دیدِ خدائے ذات ہو

Marfat.com

رائی د مرئی و ہان ہو یک نگار
پردۂ مرآت سے ہو دیدِ یار

تب تو وطنِ اصل ہو تجھ پر عیان
ہو مکان مین آشکارا لامکان

اِس وطن کی بالیقین یہ شان ہے
حُبِّ وطن خویش از ایمان ہے

فیضِ نورِ احمدی کا وہ وطن
حُبّ اوسکی بحرِ دل مین مَوج زَن

حُبّ اوسکی ہے حُضُوری نورِ جان
کیونکہ جانان کا وہی اصلی مکان

تفصیل جوابِ سوم

یعنی تفصیل ہے سوالِ سوم کے جواب کی اور وہ سوال یہ ہے کہ اے دل تو اپنے ہمراہ کیا لایا؟

قَالَ اللّٰہُ عَزَّ بُرْھَانُہٗ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی شَانُہٗ فِیْ کَلَامِہِ الْاَعْلٰی + وَاِذْ اَخَذَ رَبُّکَ مِنْ بَنِیْ آدَمَ مِنْ ظُھُوْرِھِمْ ذُرِّیَّتَھُمْ وَاَشْھَدَھُمْ عَلٰی اَنْفُسِھِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی + الایہ

یاد کر اوس عہد کو اے جانِ جان
جو کیا تو رب سے باصدقِ جنان

جب کیا اولادِ آدم کو عیان +
پشتِ آدم سے خدا نے اے مہان

پشت اونکی سے خدا ظاہر کیا
جو کہ تھی اولاد اونکی اے فتا

ہمچنین اولاد اونکی سے ضرور
حق تعالیٰ نے کیا سب کا ظہور

جس طرح سے دارِ دنیا مین مدام
ایک سے ہوا ایک پیدا الکلام

ایک لحظہ مین کیا سب کو عیان
پھر کیا فی الحال سب کو عاقلان

شیر خواری طفلگی کا جو زمان
صنعِ صانع سے ہوا اون پر عیان

مورچے کے مثل تھا اونکا وجود
عونِ ایزد سے ہوئے اہلِ سجود

پھر حواسِ خمسہ جو بہرِ خطاب
ہو گئے وہ اونسے فوراً کامیاب

تب ہوا فرمانِ ربّ العالمین
جملہ ذرّیاتِ آدم کو چنین

کیا تمہارا مین نہین پروردگار
تب کہا قالوا بلےٰ سب نے پکار

ہان ہمارا ہے تو ئی پروردگار
ہے تو ئی یکتا مُربّی آشکار

ہے تو ئی یکتا ئے ربّ العالمین
عالمین تیرے مظاہر بالیقین

جو ہوا تیرے مُربّی در جہان
ہے مُربّی اونکا تو دائم عیان

گر ہو تیری مدد اون پر نثار
کب وہ ہون پھر مظہرِ پروردگار

ہے تو ئی یکتا مُربّی ہر زمان
ہے فدا تجھپر ہمیشہ جسم و جان ؛

ہین تیری توحید کے ہم معتقد
لاشریک لک پہ ہین ہم مُعتمد

ذات مین یکتا تو ئی ہے بے عدد
اسم تیرا قل ہو اللہُ احد

ہے تو ئی لاریب اللہُ الصمد
لم یلد ہے فی الازل ہم فی الابد

ہان ہوا احمد سے پیدا تو ضرور
میم احمد سے احد پر ہے ستور

کُفو نہین کوئی تیری اے کردگار
ہان ہوا تجھ سے محمدؐ آشکار

احدیت ہے ذات تیری بیگمان
احدیت کے بطن سے احمد عیان

جب کیا یہ عہد سب نے بالیقین
وحدہٗ ہے ذاتِ ربّ العالمین

تب ہوا اِس عہد پر شاہد خدا
تاکہ ہون توحید ایزد پر فدا

دارِ دنیا مین رہین وہ مستقیم
قلب اونکا حُبِّ احمد مین سلیم

اس جہان مین جب وہ آئے مومنین
عہدِ ایمان پر وہ جملہ راسخین

تب ہوا مان باپ کا اونکو اثر
عہدِ ایمان سے ہوئے وہ بے خبر

دین اونکے پر ہوئے وہ معتقد
ہے یہی فرمانِ ذاتِ مصطفا

اونکے مذہب پر ہوئے وہ معتمد
جو کہ مسلم مین حدیثِ پُر صفا

قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ + وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الْکِرَامِ + کُلُّ مَوْلُوْدٍ یُوْلَدُ
عَلٰی فِطْرَۃِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ اَبَوَاہُ یُھَوِّدَانِہٖ اَوْ یُنَصِّرَانِہٖ اَوْ یُمَجِّسَانِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
فِی الصَّحِیْحِ + رَحِمَہُ اللّٰہُ بِلُطْفِہِ الصَّبِیْحِ

جو کہ ہو مولود پیدا از بشر
پھر کرین ماں باپ اپنے دین پر
جس کا تھا ماں باپ بر دینِ یہود
جس کا نصرانی وہ نصرانی ہوا +
عبدۃ الاصنام کی اولاد جو +
جو وہابی خارجی اہلِ سقر
اہلِ سنّت والجماعت جو کرام
حُبِّ احمد پر رہین یہ برقرار
حُبِّ خلفا و صحابہ پر مدام
اصفیا و اولیا پر یہ فدا
دل سے مُرشد پر ہوئے وہ جان نثار
صورتِ مُرشد مین وہ اہلِ فنا
مثلِ زندہ وہ چلین اِس خاک پر
عہدِ ایمان سے وہ جملہ ماہرین

ہو تولد فطرتِ اسلام پر
اونکو نصرانی یہودی اے پسر
وہ یہودی ہوگیا اہلِ جہود
جس کا نیرانی وہ نیرانی ہوا +
وہ ہوئی اہلِ صنم بے گفتگو
اونکی بچے اولاد اون کے طور پر
نسل اونکی اِنکے دین پر ہے مُدام
نامِ اہلبیت پر یہ جان نثار
جانِ دل سے یہ فدا ہر صبح و شام
اہلِ حق اِنکا ہوا پھر رہنما
وہ فدا اوس شمع پر پروانہ وار
اِس فنا سے وہ ہوئے اہلِ بقا
سیر اونکی روح کا افلاک پر
ہین اوسی میثاق سے وہ عارفین

وہ نہ ہرگز مومنان تقلید سے
وہ اوسی تصدیق ہم تجرید سے

وہ سنین ہر دم الستُ کی ندا
ہے جواب اونکا وہی قالوا بلیٰ

جس طرح سے تھا سوالِ کردگار
ہے اوسی اطوار پر اب برقرار

بھی جوابِ اولیا اوس طور پر
دمبدم جاری بلا خوف و خطر

مست ہین وہ از الستُ بیگمان
ہے بلا اون پر بلے سے ہر زمان

گوش سے گر دور ہو پنبۂ حجاب
ہوش سے مہجور ہو غفلت سحاب

ہمّ دنیا سے ہو فارغ یہ جنان
ہم عقبےٰ مین رہے روح و روان

تب سُنے تو وہ ندائے ذوالجلال
جانِ جانان سے جو ہے وہ بے زوال

اس خیوری کو ندائے مصطفا
از الستُ خوب تر ہے بقا

تفصیلِ جوابِ چہارم

یعنی یہ تفصیل ہے سوالِ چہارم کے جواب کی اور وہ سوال یہ ہے کہ "دنیا مین تو کس لیے آیا"
قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ کِتَابِہِ الْمَیْمُوْنِ + وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ +
ای لیعرفون + لان العبادۃ تدل علی کمال العرفان + وبغیر المعرفۃ لا یوجد العمل
بالارکان + ھکذا فی التفسیر التحریر + وغیرہٗ من زبر النحاریر

ہے یہی فرمانِ خلّاقِ جہان
ہر تعلیمِ دو فرقِ انس و جان

مین نہین پیدا کیا یہ انس و جان
ہان مگر ہیر عبادت بیگمان

جب کرین میری عبادت دمبدم
تب وہ ہون مقبولِ ایزد لاکلام

جن تابع انس خلقت مین ضرور
انس کی خاطر ہوا اوس کا ظہور

اِنس مین پیدا ہوئے خیرالانام
باعثِ جملہ عوالِم لاکلام ✤

نورِ حق وہ صاحبِ لولاک ہین
فیض اونکے سے ہمہ آفلاک ہین

جملہ خلقت عرشیات و فرشیات
فیض اونکے سے ہوئی بالبیّنات

کُنتُ کنزاً کے وہی سرِّ نہان
سرّ اونکے سے ہوا یزدعیان

حُبِّ ایزد سے وہی یکتا حبیب
نورِ حق بے واسطہ ہے وہ مجیب

خَلقِ خلقت سے وہی مقصود ہے
ذوحیہت وہ عابد و معبود ہے

جب ہوا اِس اِنس مین اونکا ظہور
تب تو اصلی خلق ہے انسان ضرور

اسکے تابع خلق مین کُل عالمین
یہ طفیلی وہ اصیلی بالیقین ✤

کیونکہ اسمین رحمۃٌ للعالمین
پس عوالِم سے یہ ہے فاضل ترین

ہے یہی قلبِ عوالِم بالضرور
اسکی خاطر جملہ عالم کا ظہور

پس عبادت اِسکی جو منظور ہے
عرش کرسی اوس سے ہی پُرنور ہے

کیونکہ اوس سے ذوصفت کا ہے ظہور
یک جمالی یک جلالی بے فتور

ہے جمالی سے ملائک شادمان
اوس جلالی سے نہ ماہر وہ جہان

جو حقوقِ اہل و اطفال و زنان
اکل و شرب و پوششِ جملہ کسان

صلہ رحمی باعزیزانِ کرام
حقِ ہمسایہ و احبابِ فخام

کسب و محنت ہم تجارت روزگار
درد و بیمار یئے تن لیل و نہار

ہم فقرا و اراملِ ہر زمان
رحم و شفقت بر یتیم و بیکسان

تعبِ جوع و عطش از بہرِ خدا
دادنِ صدقات بہرِ کبریا

ہم بنائے مسجد و مہمان سرا
چاہ و پل ہو فیض جس سے برملا

Marfat.com

ہم مدارس حوض ہیں خاص و عام
ہیں عبادات جلالی سے مدام
اوس عبادت سے ملائک دور ہین
سن ذرا تمثیل مجھ سے اے پسر

ہمچنین تعمیر جو نفعِ انام ✣
ہے مشرّف انس نزدِ خاص و عام
وہ جمالی ورد سے مسرور ہین
تب تجھے ہو اوس عبادت سے خبر

اَلْمَعْرِفَةُ كَالْبَذْرِ وَالْمَحَبَّةُ كَالشَّجَرِ وَالطَّاعَةُ كَالثَّمَرِ وَالْاَثْمَارُ تَتْبَعُ الْاَشْجَارَ

هٰكَذَا فِي التَّجْرِيدِ وَرُوحِ الْبَيَانِ + وَاللّٰهُ يَهْدِي بِاَهْلِ الْاِيقَانِ

معرفت ہر چیز کی نزدِ فہام
ہے محبت نزد عارف چون شجر
ہے عبادت اوس شجر کی چون ثمر
تخمِ عرفان جس طرح سے خوب تر
پس جو آیت مین عبادت باسداد
جملہ عالم کو کیا پیدا خدا ؛
قدرتِ ایزد کا بس عرفان ہو
ذاتِ انسان کو کیا پیدا خدا
معرفت ایزد کی ہووے آشکار
ہو فدا ایزد پہ یہ لیل و نہار
ذات احمد ہے جو شمعِ کردگار
تا رضا جوئیے احمد مین مدام
اونکی طاعت ہے جو طاعتِ کردگار

تخم کے مانند ہے وہ لاکلام
تخم عرفان سے ہوا جو سبز تر
ضعف قوت مین ثمر طبعِ شجر
ہو درخت حبّ ویسا بار و بر
ہے کمالِ معرفت اوس سے مراد
تاکہ ہو اظہارِ قدرتِ کبریا
عارفِ قدرت بصد ایقان ہو
تاکہ اوسکی ذات پر ہو یہ فدا
آشکارا ہو خدائے نور و نار
عشق احمد مین کرے جان کو نثار
اوسپہ ہو یہ سوختہ پروانہ وار
جان و دل سے یہ فدا ہو صبح و شام
قربِ اونکا قربِ حق جو آشکار

Marfat.com

دید اونکی ہے جو دیدِ ایزدی
ذات اونکی ہے جو فیضِ سرمدی

اونکا طالب یہ رہے لیل و نہار
سینہ بریان چشم گریان زار زار

آہ نالہ اِس کا پیشہ ہو مدام
ہو اَینَ اَلمُذنبین سے بامرام

پائے بستہ دل شکستہ ہر زمان
آتشِ ہجران سے نفسہ اَسنخوان

خونِ دل سے یون لکھے نزدیک یار
مجھپہ ہجران سے قیامت آشکار

ہجر ہی گر آپ کو منظور ہے ✣
قلبِ اقدس اِس سے ہی مسرور ہے

پھر تو بہتر وصل سے ہے یہ مقام
جانِ جانان پر فدا ہے والسّلام

تیغِ ہجران سے ہوا جب مین قتیل
تب تو ہجران وصل کی بیشک دلیل

دردِ دل سے وِردِ جان یہ ہر زمان
یا محمدؐ ہے تو ہی مقصودِ جان

آپکی الفت مین جو وَردِ جنان
جان فدا اوس پر ہوئی اے جانِ جان

لذتِ دردِ جنان پر ہے فدا
جملہ طاعاتِ ہمہ اہلِ سما

اہلِ دردِ راز دارانِ خدا
اہلِ دردِ ہم نشینِ کبریا

اہلِ دردِ مخزنِ انوارِ حق ✣
اہلِ دردِ معدنِ اسرارِ حق

اہلِ دردِ مالکِ ملکِ خدا
ہین فدا اِن پر ہمہ اہلِ سما

خَلقِ خلقت سے یہی مقصود ہین
پشتِ آدم مین یہی مسجود ہین

ہے یہی فرمانِ ذاتِ کبریا
ہین مخاطب اوس سے جو اہلِ سما

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا
مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ قَالَ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ
مَا لَا تَعْلَمُوْنَ الآیہ

یاد کر اے عالمِ علمِ نہان
جب کیا ربّ نے فرشتون پر عیان

مین کرون پیدا خلیفہ در زمین
مستعد ہے بہرِ خلافت بالیقین

ذات اوسکی مین خلافت کا اثر
وہ سرشتی ہو خلیفہ بے خطر

تب فرشتون نے کہا اے کردگار
اوس خلیفے کو نہ کر تو آشکار

اوسکی جو اولاد ہووے در زمین
کفر و خونریزی کرین وہ مفسدین

ہم کرین تیری عبادت اے خدا
ذکرِ تسبیح و محامد پر ثنا ✣

پس اگر ہے خواہشِ خلقِ کثیر
کر فرشتون کو تو پیدا اے قدیر

تا کرین تیری عبادت وہ مدام
عصمتِ ذاتی سے بس عالیمقام

خاک و باد و آب و آتش سے ضرور
تیرگی و معصیت کا ہو ظہور ✣ ✣

تیرگی سے جب ہوئی اونکی سرشت
تب تو خاصہ اونکا ہے افعالِ زشت

جب کہ ہے منظورِ عصیان کا ظہور
تب ہلاکت جنیان تھا کیا ضرور

معصیت مین مبتلا تھے جنیان
تب ہوا تیرا غضب اونپر عیان

جب بنی آدم ہوئے اہلِ گناہ
روز و شب ہون وہ گناہونمین تباہ

تب تو اونکی خلق کیون منظور ہے
عقل کا ہرگز نہ یہ دستور ہے

تب یہ فرمایا خدائے کردگار ✣
عالمِ علمِ نہان و آشکار

اے فرشتو شان میری ہے علیم
علم و حکمت سے ہون مین یکتا حکیم

جانتا ہون مین اوسے جو لا کلام
تم نہین ہو جانتے اوس کو مدام

تم مین ہووے اک معلّم آشکار
اہلِ نخوت اہلِ کین لعنت شعار

آتشِ حسّاد سے ہو سوختہ
بے بصیرت عینِ حق اندوختہ

Marfat.com

خاکیون مین ہو عیان نورِ قدیم
جس کی خاکِ پا ہوا عرشِ عظیم

خاکیون مین ایک ایسا وہ حبیب
جسکے خاطر تم ہوئے اہلِ نصیب

کنتُ مخفی سے ہوا اوس کا ظہور
فیض اوسکے سے ہوئے تم اہلِ نور

وہ اصیلی اوس سے جملہ نور و نار
ہین طفیلی جملہ عالم آشکار

تم ہوئے طاعت سے اہلِ افتخار
ہین سیادت سے وہ اہلِ انکسار

گرچہ عصیان سے وہ ہین آلودگان
لیک میرے غم مین فرسودہ جنان

تم ہو وردی وہ ہین دردی آشکار
وردی و دردی مین فرقِ بیشمار

دیکھتے ہو اونکو تم اہلِ گناہ
کچھ بھی دیکھو اونکا تم نالہ و آہ

گریہ زاری اونکا پیشہ صبح و شام
ورد اونکا ہے ظلمنا لا کلام ؛

وہ نہ طاعت سے کرین کچھ افتخار
دائماً خود کو وہ سمجھین بے وقار

خاک سے وہ خاکیان ہین مثلِ خاک
آب سے وہ اشکباران دردناک

باد سے وہ باد پا در جستجو
ایک لحظہ دور فوراً رو برو

نار سے وہ عشق مین ہین بالضرور
سینہ بریان پُر کثافت اہلِ نور

خاک سے افلاک پر وہ ہون دوان
فرش سے وہ عرش پر لابد رَوان

جسم اونکا ہو مکان مین برقرار
روح اونکا لامکان مین باوقار

اگر نہو مقبول طاعتِ فلکیان
اوس سے کیا ہو منفعت اونکو عیان

گر نہو وین معصیت سے خاکیان
مَوردِ تعذیب ہرگز اے مہان

پھر تو کیا ہوا اون کو عصیان سے ضرر
ہون وہ مقبولانِ ایزد بے خطر

پس نہ طاعت سے ہے تمکو افتخار
بھی نہ عصیان سے ہوا اونکو اضطرار

Marfat.com

پس نہ فخر وطن کچھ درکار ہے
جس کو مین چاہون وہی مختار ہے

حُبّ اپنی دیکھتے ہو باخدا
حُبّ میری اون سے بھی دیکھو ذرا

مین ہوا محبوب جملہ فلکیان
لیکہ ہین محبوب میرے خاکیان

جبکہ وہ محبوب کے محبوب ہین
پھر تو برتر تم سے وہ مرغوب ہین

عمل اپنا دیکھتے ہو باسرور
علم اونکا باعمل دیکھو ضرور

عالِم علمِ خدا کو ہو سجود ؛
عابدین ہون ساجدین ہر دو دود ؛

خاکیان ہون تخت پر مسند نشین
نوریان اوس تخت کے ہون حاملین

لشکر و خدام و غلمان و قصور
بادشاہی کے لیئے ہے بالضرور

عرش و فرش و آسمان جملہ جنان
جملہ املاکِ زمین و آسمان

سائرِ خلقت جو ہے در بحر و بر
ہے لوازم سلطنت وہ بے خطر

ہین فرشتے عسکرِ ربّ العلا
خادمانِ خالقِ ارض و سما

لیک پھر شاہ لازم اہلِ راز ؛
اہلِ رازِ بادشہ ہو سرفراز

عسکری لائق نہ رازِ پادشاہ
لائقِ رازِ شہان ہی اہلِ جاہ

جو وزیرِ خاص دستورالیمین
رازدارِ پادشہ وہ بالیقین

رازدارِ پادشہ ہے اہلِ خاک
کیونکہ اہلِ خاک بیشک دردناک

عشق و رقت سے یہی ہین ماہران
علم و حکمت سے یہی ہین خوبدان

پس کرون پیدا خلیفہ در جہان
رازدارِ این مکان و لامکان

دل شکستہ سینہ خستہ بانیاز
حاملِ ذاتِ خدا وہ اہلِ راز

ہے خدائی کا وہی اسرار دان
سرّ اوس کا ہے خدائے دو جہان

گر نہوتا وہ خلیفہ راز دار
تب تو مَیں پیدا نہ کرتا نور و نار

اے فرشتو کشت گندم سے عیان
غلہ ہے مقصود نزدِ عاقلان

جو سوا غلہ گیاہِ کشتِ زار
وہ نہیں مقصود نزدِ ہوشیار

بہرِ حیوانات وہ مقصود ہے
بعض بہرِ نار وہ معہود ہے

پس بنی آدم سے جو ہیں مومنان
ہیں وہی مقصود نزدِ عارفان

جو منافق اونسے بھی کفّار ہیں
چون گیاہ و کاہ اہلِ نار ہیں

آخُورِ حیوانِ دوزخ بیگمان
ہیں منافق اور سائر کافران

اہلِ ایماں سے جو صادر ہے گناہ
حسبِ رتبہ دائما شام و پگاہ

حکمتِ ایزد سے ہے وہ بیگمان
اوسمیں ہیں اَسرار نزدِ عارفان

گرچہ ظاہر میں گناہِ مومنان
ہیں سراسر شر نزدِ شرعدان

لیک نزدِ قادرِ قیوم و دو
اِقتضائے خیر ہے بے گفتگو

کیونکہ اَفعالِ خدائے جسم و جان
ہیں ہمہ وہ خیر نزدِ عارفان

عزّت و ذلّت جو ہے بہرِ انام
بادشاہی و گدائیئے عوام

طاعت و عصیانِ جملہ مردمان
خوب و زشت و جو کہ ہو انسی عیان

نصِّ قطعی سے ہمہ وہ خیر ہے
خیر کا فاعل وہی ز غیر ہے

شرکب ہوں جملہ اَفعالِ خدا
شرّ سے وہ پاک ہے بے اِمترا

فعلِ بندہ نسبتِ بندہ ہے شر
شر کا لابد ہوا ہے یہ مقر

ہے قِدمکا خاصۂ خیر و کمال
خاصۂ عادث ہوا شرّ و زوال

نسبتِ افعال دو ہیں آشکار
اوسکے جانب خیر شر اِس پر نثار

Marfat.com

ہے یہی فرمانِ ذاتِ کردگار
سُن خیوری سے نکر تو اضطرار

قُلِ اللّٰھُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ الآیہ

حق تعالیٰ کا یہ فرمان اے لبیب — کر ثنا اس طور میری اے حبیب
مالکِ مُلکِ زمین و آسمان — ہے تو ئی اے خالقِ ہر جسم و جان
جس کو چاہین اوس کو بخشین تاج و تخت — جس سے چاہین اوس سے لیوین مُلک و بخت
جس کو چاہین تو کرین اوس کو عزیز — جس کو ذلت دین وہی ہووے تمیز
ضار نافع ہے تو ئی نزدیک و غیب — ہاتھ مین تیرے ہمیشہ خیر ہے
ہے تو ئی لاریب ہر شے پر قدیر — شے سوا کب قدرتِ حق ہو اثیر
گر نہوتا ذاتِ انسان کا خمیر — یا دو وصفِ ذاتِ یزدان ای بصیر
یہ خلیفہ گر نہوتا ذو الجلال ✤ — مظہرِ مجملہ محسن اہلِ جمال
گر نہوتا اس سے عصیان کا ظہور — دائما طاعت مین ہوتا با سرور
غفلتِ بشری سے ہوتا پاک صاف — چون فرشتہ پاک ہوتا بے خلاف
تب تو بیشک مظہرِ اسمین غفور — مظہرِ غفار بھی اے ذی شعور
مظہرِ رحمان بھی اے نیکدان — مظہرِ اسمین رحیمِ مومنان
مظہرِ ستار ہم ذاتِ حلیم — مظہرِ اسمین صبوری ای فہیم
مظہرِ صفتِ جلالی کردگار ✤ — مظہرِ صفتِ کمالی بیشمار
مظہرِ جبار ہم قہار نیز — ہم معزو ہم مذل و اے عزیز

Marfat.com

مظہرِ شافع شفیع المذنبین
مظہرِ دفعِ ذنوبِ المومنین

نیست و نابود ہوتا بیگمان
سبقتِ رحمت بھی ہوتی بے نشان

عزتِ شافع نہ ہوتی آشکار
عظمتِ نافع بھی ہوتی بے وقار

رتبۂ خیر الورا روزِ شمار
کچھ نہ ہوتا نزدِ خلقت آشکار

اسلیئے ہے یہ حدیثِ کردگار
دریوا قیتِ جواہر آشکار

ہے یہ طبرانی سے بھی تحبیر مین
عسقلانی سے بھی ہے تحریر مین

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الْحَدِیْثِ الْقُدْسِیِّ لَوْلَمْ تُذْنِبُوْا لَذَھَبْتُ بِکُمْ وَخَلَقْتُ خَلْقًا یُذْنِبُوْنَ یَسْتَغْفِرُوْنَ فَاَغْفِرُھُمْ وَقَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ؕ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ الْکِرَامِ ؕ لَوْلَمْ تُذْنِبُوْا لَجَاءَ اللّٰہُ بِقَوْمٍ اٰخَرِیْنَ یُذْنِبُوْنَ وَیَسْتَغْفِرُوْنَ فَیَغْفِرُ لَھُمْ وَیُدْخِلُھُمُ الْجَنَّۃَ رَوَاہُ الْمُتَوَکِّلُ النَّاجِیْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَیْھِمْ رِضْوَانُ اللّٰہِ مَلِکِ النَّاسِ

گر نہ ہووے مومنون سے ای جہان
کچھ گناہِ خالقِ ہر دو جہان

تب کرے پیدا وہ دیگر کائنات
جس سے ہو لاریب ظاہر معصیات

طالبِ غفران وہ ہون پھر آشکار
تب تو بخشے اونکو وہ آمرزگار

پھر تو جنت مین وہ ہوون داخلین
کیونکہ حق داران جنت مذنبین

بے روا اخذِ زکوٰۃ اے کامیاب
اوس کو جو مفلس نہین اہلِ نصاب

لائقِ غفران ہین اہلِ گناہ
مستحق جنت کے یہ بے اشتباہ

چشمِ گریان سینہ بریان یہ مدام
درد دل سے ہین یہ سوزان صبح و شام

دردِ انکا ورد سے فائق ضرور
عشقِ ناری سے ہوئے یہ اہلِ نور

Marfat.com

ہے اَنِینُ الْمُذْنِبِین تذلیل سے
دوستر تسبیحِ جبرائیل سے

آہِ مذنب دوست تر نزدِ خدا
زجلِ اسرافیل سے بے اِمترا

نالۂ دل جب کرے ظاہر اثیم
اوس سے لرزان ہوئے بس عرشِ عظیم

آہ وزاری سے کرے جب وہ ندا
یاشفیعَ المذنبین یا مصطفا

ابر باراں ہے تو ئی عالم پناہ
من زعصیان خشک سالی چون گیاہ

یا مُجِیرِی نَجِّنَا مِنْ ہاویہ ✣
نارِ ہجرانِ جمالت حاویہ

رحمۃً للعالمینی یا غفور ✣
یا حبیبی اَنتَ مصباحُ الصُّدور

ظلمتِ عصیان سے ہون مین پُرحزین
راہ بنما یا شفیعَ المذنبین

دستگیر اے دستگیرِ بیکسان
اَنتَ عَونی انت غوثی ہر زمان

گر نہو اِمداد تیری ہر زمان
پھر تو ہون جملہ عوالم مردگان

تو دوائے دردِ دل اے جانِ جان
تو شفائے جملہ علتِ عاشقان

قُل خُیُورِی اَنتَ ربّی یا جمیل
اَنتَ حسبی اَنتَ لِی نِعمَ الوَکیل

تفصیلِ جوابِ پنجم

یعنی یہ تفصیل ہے سوالِ پنجم کے جواب کی اور وہ سوال یہ ہے کہ دنیا سے تو کیا لیجائیگا۔
قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُونِی یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوبَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُورٌ رَحِیمٌ

اس طرح فرمانِ خلّاقِ جہان
ہے یہ قرآن مین عیان اے مومنان

یا حبیبی شافعِ جملہ اُمم
نور نوری سرّ اسرارِ قدم

اس طرح غنچۂ دہان سے کر بیان
ن والقلم سے لکھ صفحۂ جنان

Marfat.com

حُبِّ ایزد پر اگر ہو مستقیم
دعوئے حُبِّ خدا گر ہے سلیم

تب تو میرے امر کے ہو تابعین
پیروی میری کرو تم بالیقین

پیروی میری محبت کا کمال
حُبِّ احمدؐ عین حُبِّ ذوالجلال

پیروی میری یقین اے مومنان
ہے کمالِ حُبِّ ایزد کا نشان

حب میری شرطِ حبِّ کبریا
اوسپہ یہ موقوف ہے بے اِمترا

جس جنان مین حب میری پائدار
اوس جنان سے حُبِّ ایزد آشکار

حُبِّ میری سے جو ہو خالی جنان
حُبِّ ایزد کا نہو اوسمین نشان

حبِّ احمد ہے یقین حُبِّ خدا
ہے یقین ایمان حُبِّ مصطفا

شرط سے مشروط بس موجود ہو
شرط کے مفقود سے مفقود ہو

پس اگر ہے دعوئے حُبِّ خدا
منکرون کے دل مین ہر صبح و مسا

تب تو وہ قدمین احمد پر ضرور
صدق دل سے سر رکھین باصد سرور

پائے احمد کا جہان پر ہو نشان
سر رکھین اوس جائے پر باشوقِ جان

پائے احمد پر نہ ہرگز پار کھین ✣
سر رکھین اوس جائے پر دل سے جھکین

تب تو ہووے دعوئے حُبِّ خدا
آشکارا ہر زمان بے اِمترا

پس وہ ہون محبوبِ ایزد بیگمان
معصیت سے پاک ہون در دو جہان

حق تعالےٰ بخشدے اونکے گناہ
وہ امانِ حق مین ہون شام و پگاہ

کیونکہ بیشک یکتا وہ غفار ہے
سبقتِ رحمت سے وہ ستار ہے

بھی وہ ہون محبوبِ ذاتِ مصطفا
کیونکہ ہے محبوب اونکا مجتبا

دل سے جب وہ مصطفا پر ہین فدا
ہین فدا اون پر ہمہ اہلِ سما

ہین خلیل اللہ خلّت سے مدام
سرفراز و مُفتخر بین الانام

خاصۂ خلّت سے وہ پُرنور ہین
خاصۂ محبوبیت سے دور ہین

خاصۂ محبوبیت باصد وقار ✣
ذاتِ احمد پر کیا حق نے نثار

بھی طفیلِ سیّدِ خیر الانام ✣
صد ہزاران اوپہ صلوٰۃ و سلام

اُمّتِ خیر الوریٰ کو ہے نصیب
خاصۂ محبوبیت سے اے لبیب

جملہ اَملاک و رسل ہین اوس سے دور
لیک اوس سے ہے یہ اُمّت بامسرور

انبیا جس سے نہین ہین سرنگند
اوس سے یہ اُمّت ہوئی ہے ارجمند

بہرِ ذاتِ سیّدِ یکتا حبیب
تابعان متبوع سے ہین بانصیب

انبیا گرچہ اصلی ہین ضرور ✣
وہ طفیلی اِسنے برتر باسرور

چاکرانِ مصطفا کو جو نصیب
انبیا اوس سے نہ فائض اے لبیب

پیرویِ مصطفا سے اے مہان
ہے رضائے مصطفا مقصودِ جان

ہے رضا اونکی رضائے کردگار
بل رضائے ایزدی اونپر نثار

ہے رضا خواہِ محمّد خود خدا
کیونکہ احمد نور ذاتِ کبریا

مذہبِ عشاق یہ بے اِمترا
متفق اِسپر ہمہ اہلِ صفا

جو کہ ہو محبوبِ معشوقِ جہان
ہے فدا اوسپہ رضائے عاشقان

عاشق و معشوق مین یہ اِتحاد
ہے وہی وہ ہے یہی باصد وداد

پس رضا اوسکی رضائے خویش ہے
پیش اوسکے جو کہ دور اندیش ہے

پس رضائے شافعِ ہر دو جہان
ہے یہی مقصودِ جملہ مومنان

اس رضا سے ہے رضائے کردگار
بل رضائے ایزدی اِن پر نثار

Marfat.com

پس رضائے سیّدِ خیر الانام
دارِ دنیا میں نہ کر حاصل مدام

پس رضائے احمدی ہمراہ خویش
نزدِ حق لیجا تو با صد درد و ریش

تب تو راضی تجھ سے ہو پروردگار
ہو رضائے ایزدی تجھ پر نثار

تب تو حاصل ہو مرادِ جسم و جان
چشمِ سر سے دیدِ خلّاقِ جنان

دیدِ احمد سے یہ دل سرشار ہو
دیدِ جانان سے یہ پُر انوار ہو

تب حضوری کو وہاں دیدار ہو
دیدۂ صدیق سے سرشار ہو

تفصیلِ جوابِ ششم

یعنی یہ تفصیل ہے سوال ششم کے جواب کی اور وہ سوال یہ ہے کہ "دنیا سے تو کہاں جائیگا؟"

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى قال فی التفسیر التحبیر وغیرہ من زبر النحاریر + ان المحققین العارفین + والمدققین الواصلین + قدس اللہ سرہم المبین + قد اتفقوا علی ان الحقیقۃ المحمدیۃ + والمادۃ الاحمدیۃ + اصلُ کلِ حقیقۃ بغیر المرتبۃ + ظہرت وتظہر بالارادۃ الازلیۃ + وظہرہا جمیع الکائنات العلویۃ والسفلیۃ + فکل ما تفرق منہ بالحکمۃ الالٰہیۃ یعود الیہ لارضاء الحقیقۃ الکلیۃ + اذ کل شیءٍ یرجع الی اصلہ بالقضیۃ المرضیۃ + فاہل الجمال یجتمعون عند الصفۃ الجمالیۃ واہل الجلال یجتمعون عند الصفۃ الجلالیۃ + واہلہما عندہما بالطریقۃ الکمالیۃ + وکل صفۃ تبقی الی الغایۃ الابدیۃ + فہذا ایفاء عدۃ اللہ تبارک وتعالٰی + وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى

قولِ ایزد بسکہ عالیشان ہے
والضحیٰ سورہ مین بالبرہان ہے

یا حبیبی حاجیئے کون و مکان
سرسری شافع ہر دو جہان

جو کہ ہین جملہ عوالم بیشمار
عرش و فرش و جملہ اہلِ نور و نار

سب ہوئے تجھ سے ہویدا بیگمان
اصلِ جملہ ہے تو ئی مقصودِ جان

اُمّ جملہ عرشیات و فرشیات
ہے تو ئی یکتائے ربّ الکائنات

فیض تیرے لیے ہوا جو کچھ عیان
اصل تو اور شاخ ہین وہ بیگمان

اُمّ سے اولاد ہووے گر جدا
تب تو مادر غم مین ہووے مبتلا

درد و زاری آہ و نالہ ہو مدام
کارِ مادر سینہ بریان صبح و شام

فرقتِ ہجران سے بے آرام ہو
حرقتِ نیران سے پر آلام ہو

کب اوسے عیش و طرب کا ہو خیال
کیونکہ ہجران سے وہ دائم پُر ملال

پس عطا تجکو کرون مین عنقریب
تاکہ ہو ضمّ الحبیب الی الحبیب

جو ہوا تجھ سے جدا اے دلربا
وہ ملے تجھ سے بلا چون و چرا

تلخیئے ہجران جنان سے دور ہو
وصلِ شیرین سے یہ جان مسرور ہو

قرّۃ العینین سے دل شاد ہو
راحتِ سینہ سے دل آباد ہو

جانِ جانان سے ملے جب شادمان
تب تو ہووے شادمان روح و روان

وصل کی لذت سے ہووے یہ ندا
مرحبا اہلاً و سہلاً مرحبا

جب عوالم تجھ سے ہوویں واصلین
تب تو پوچھے تجھ سے ربّ العالمین

ہل رضیت یا محمد مصطفا
مجکو ہے منظور بس تیری رضا

جب ہوا یہ عہد تجھ سے آشکار
ہے رضا جوئے محمد کردگار

Marfat.com

ہر طرح تیری رضا منظور ہے
وہ کرون مین جس سے تو مسرور ہے

تب تو فرماوین حبیبِ کبریا
کیون نہ راضی ہونگین تجھسے اے خدا

فیض میرا جب ملا مجھ سے ضرور
پس نہ کیونکر اوس سے دل ہو با سرور

جو صفت تھی جس صفت سے آشکار
پیش اصلِ خویش ہے وہ پائدار

جو جمالی تھی جمالی سے عیان
اصل سے واصل ہوئی وہ بیگمان

جو جلالی سے جلالی آشکار
اصل اپنے پر ہوا اوس کا قرار

دو صفت سے جو مرکّب ہے ضرور
وہ ہوئی دونونسے واصل با سرور

کُلُّ شَیْءٍ یَرْجِعُ بِے اِمتدا
اصل اپنے سے جو ہے قولِ صفا

ہر صفت اپنی صفت سے بارضا
ہوگئی واصل بلا چون وچرا

جب ہوا باطن سے باطن متّصل
پھر نہ کیون خوشنود ہوے اہلِ دل

اصل سے جب شاخ ہووے مستقیم
کیون نہووے ثمر دروہ اے فہیم

اصل اپنے سے ملے جب مومنان
کیون نہووین وصل سے وہ شادمان

سورۂ واللیل مین رمز نگار ہے
ہے یہی وَلَسَوْفَ یَرْضٰی آشکار

جبکہ ترضٰی اور یرضٰی ہو عیان
تب تو ہون خوشنود سیّدِ انس و جان

غرض اس ایجاد سے یہ بیگمان
ہو رضائے مصطفا لابد عیان

خلق و خالق ہون رضا جوئے حبیب
ہون اُمم بیمار وہ یکتا طبیب

ہو وہی محمودِ جملہ حامدین
بلکہ حامد اوس کا ہو جان آفرین

خلق و خالق جملہ ہون اوسکے مُرید
ہو مرادِ جملہ وہ ذاتِ مفید

خلق و خالق جملہ اوسکے ذاکرین
ہو وہی مذکورِ جملہ بالیقین

Marfat.com

خلق وخالق جملہ اوسکے طالبین
سب ہے وہی مطلوب جملہ اے امین

دید اوسکی کے ہمہ ہون شائقان
سب سے برتر شائق خدائے دو جہان

جو مراتب اوسکے ہین نزدِ خدا
بعض اونسے ہون عیان ہین الورا

جو سزاوارِ ورا وہ ہو عیان
جو سزاوار خدا وہ ہو نہان

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا مُحَمَّدُ لَقَدْ خَلَقْتُ الدُّنْیَا وَاَھْلَھَا لِاُعَرِّفَھُمْ کَرَامَتَکَ وَمَنْزِلَتَکَ عِنْدِیْ وَلَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الدُّنْیَا۔ رواہ ابن عساکر والعلامۃ الزرقانی کما ھو فی شرح المواھب للقسطلانی علیھم الرضوان الصمدانی ؛

حق تعالیٰ نے یہ فرمایا عیان
یا محمدؐ سیّری بیگمان

مین کیا پیدا یہ دنیا بالضرور
بھی جو خلقت اسمین اہلِ نار و نور

اس لیئے تا مین کرون اونکو مدام
عارفانِ رتبۂ خیر الانام ؛

جو کہ تیرے ہین مراتب بیشمار
اونسے ہون وہ ماہرین لیل و نہار

جو کہ تیری ہے کرامت نزدِ رب
اوس سے ہو وین ماہرون وہ با ادب

گر نہ تیری ذات کا ہوتا ظہور
پھر تو کب ہوتا ظہورِ نار و نور

جن و انس و سائرِ اہلِ زمین
جملہ افلاک و ملک عرشِ برین

جو سوا انکے عوالم بے شمار
کچھ نہ ہوتا اونسے ہرگز آشکار

بلکہ میرا بھی نہ ہوتا کچھ ظہور
رب نہ کہتے مجکو اہلِ نار و نور

جو کہ جملہ عرشیات و فرشیات
ہے اوسی کی خاکِ پا بالبیّنات

ہے اصیلی ایک وہ سیّدِ خدا
ہے خدائے خلق وہ بین الورا

ہے طفیلی جملہ جو شاہ و گدا
ہے وہی شاہِ شہان بے امترا

Marfat.com

ابتدا و انتہا کا وہ نشان
وہ نشانِ بے نشانی بیگمان

اول و آخر وہی یکتا عظیم
ظاہر و باطن وہی یکتا علیم

کُنتُ کَنزًا کا وہی سِرِّ نہان
اوس نہان سے یہ ہوا جملہ عیان

اوس نہان سے گر نہوتا یہ عیان
تب عیان ہوتا نہ خلّاقِ جہان

گرچہ یکتا لَم یَلِد ہے وہ صَمَد
لیک احمد سے ہوا پیدا اَحَد

حق تعالےٰ سے ہوا یہ مصطفا
مصطفا سے بھی ہوا پیدا خدا

وہ خدا میرے خدا سے آشکار
اوس خدا کا یہ خدا یکتا نگار

ہاں وہی یکتا اَحَد ہے لاشریک
وہ منزّہ ہر طرح یکتا ملیک

ہے رضا جوئی اوسی کی بیگمان
نورِ توحیدِ جہان نزدِ جہان

ہے وہی ایمانِ جملہ عارفین
عارفانِ صادقانِ واصلین

اس رضا جوئی سے جو مہجور ہے
وہ منافق حق سے بیشک دور ہے

گرچہ ایمان کا کرے وہ اِدّعا
اِدّعا سے وہ نہو اہلِ رضا

جو رضا جوئے حبیبِ مُصطفا
ہے وہی محبوبِ ذاتِ کبریا

ہے اوسی کا بس رضا جو کردگار
ہے رضائے ایزدی اوسپر نثار

راضی و مرضیٰ وہی نزدِ خدا
ہے رضائے احمدی پر وہ فدا

وہ قبائے حق سے بس مستور ہے
وہ رضائے حق سے بس مسرور ہے

وہ لقائے حق سے بس پُر نور ہے
وہ عطائے حق سے بس مسرور ہے

اے خدائے خالقِ ہر نور و نار
وے خدائے رازقِ ہر مور و مار

اوس رضا جوئی پہ ہمکو ہر زمان
اِستقامت بخش باصد شوقِ جان

اوس رضا جوئی سے دائم شادمان
ہو جنان و جانِ جملہ مومنان

اوس رضا جوئی کو جملہ مومنین
آبِ حیوان دل سے جانین بالیقین

آبِ حیوان جس سے ہو بدر الاباد
پیشِ ایزد زندہ مومن باسداد

وہ بقائے حق سے باقی ہو مدام
وہ لقائے ایزدی سے بامرام

قُربِ احمد سے وہ بس سرشار ہو
دیدِ جانان سے اوسے دیدار ہو

بحرِ عین وہ محو ہووے قطرہ وار
تب وہ ہو زخارِ بحرِ بے کنار

سرّ سے جب سرّ ہووے متّصل
تب تو ہووے جان و جانا ایک دل

پھر دوئی ہو دور از روے عدد
تب رہے باقی وہی یکتا احد

میم سے مستور ہے وہ درجہان
تاج میمی اوسکے سر پر بیگمان

ہے الف سے دائما وہ سرفراز
نامِ احمد حمدِ ایزد بے نیاز

ہے الف اور میم سے امّ الوجود
حمد باقی ہے وہی اہلِ سجود

حمدِ ایزد اوسپہ دائم ہے نثار
حامد و محمود وہ یکتا نگار ❊

عاشق و معشوق وہ یکتا قدیم
اوسپہ دائم خلعتِ خُلقِ عظیم

وسعتِ خُلقی سے وہ مستور ہے
ہے احد ظاہر مین مطلق نور ہے

عرشیات و فرشیاتِ کائنات
ہے اوسی کے فیض سے بالبیّنات

اصل مین سبحان اوسکی شان ہے
اِنّمَا اَنَا عَبْدُہٗ تبیان ہے

اصل مین یکتا وہ معبودِ جہان
ہے شریعت مین وہ عابد بیگمان

ساجد و مسجود وہ یکتا کریم
عابد و معبود وہ ذاتِ عظیم

ہے مقیّد وہ شریعت مین ضرور
عبدہٗ و رسولہٗ اہلِ سرور

Marfat.com

لیک مطلق وہ حقیقت مین مدام — نورِ ایزد خالقِ جملہ انام

گنجِ مخفی سے وہی نورِ مبین — احدیت کا ستر باطن بالیقین

اہلِ وحدت ہے وہی ستر نہان — واحدیت کا اوسی سے ہے نشان

ہے مفیض و فیض نزدِ عاقلان — نورِ مطلق خالقِ جملہ جہان

ہے شریعت چون لباسِ مردمان — ہم حقیقت مثلِ ذاتِ دلبران

پس شریعت مین جو احمد ہے عیان — ہے حقیقت مین اَحد وہ بیگمان

قال فی روح البیان والتحبیر + والجامع الکبیر + عن الامام الواسطی وغیرہٖ
من النحاریر + قدس اللہ سرہ المنیر + ان اللہ تعالت اسماؤہٗ وتوالت نعماؤہٗ
قد اخبرنا بالایۃ الکریمۃ من شان حبیب اللہ + اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا
یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ + بان البشریۃ فی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام + وعلی آلہٖ
واصحابہ البررۃ الکرام + عاریۃٌ واضافیۃٌ لا حقیقیۃٌ فظاہرہٗ مخلوق
وباطنہٗ حق ولذا تجوز السجدۃ لباطنہٖ دون ظاہرہٖ لان ظاہرہٗ من عالم
التقیید وباطنہٗ من عالم الاطلاق

رتبۂ خیر الوریٰ بے اِنتہا — نصِ مذکورِ جلی ہے اے فتیٰ

خود یہ فرماتا ہے خلّاقِ جہان — یا حبیبی باعثِ کون و مکان

جو کہ تیرے دست پر ہووے مرید — وہ یدُ اللہ سے ہوا بیشک رشید

دست تیرا دست ایزد بیگمان — دست سے وہ پاک ہی نزدِ مہان

نورِ احمد جب ہوا نورِ خدا — تب دوئی کا اوٹھ گیا کُل ماسوا

جب دوئی سے دور ہو ذاتِ عدد — پھر تو باقی ہووے ہی یکتا اَحد

قیدِ اثنائی نہووے آشکار — قائل و سامع وہی یکتا نگار
پس یہ ہے فرمانِ خلاقِ انام — یا حبیبی نور نوری لا کلام
جو کہ ظاہر مین ہو تجھ سے فیضیاب — فیض یابِ حق وہی بے ارتیاب
کیونکہ تجھ مین بشریت جو آشکار — وہ حقیقت مین اضافی مستعار
محض بہر نام ہے وہ پردہ پوش — اس سے ماہر عارفانِ اہلِ ہوش
کیونکہ ظاہر مین وہ محبوبِ خدا — عبدۂ مخلوق ہے بے امترا
خود خدا باطن مین ہے وہ لاکلام — بہر کنز احدیت رب الانام
ذو جہت وہ ذات اہلِ سروری — خود خدا و خود کند پیغمبری
اس لیئے باطن کو اونکے اے امین — سجدۂ مخلوق جائز بالیقین
بے شبہ باطن مین وہ مسجود ہے — سب خلائق کا وہی مقصود ہے
پس وہی عابد وہی معبود ہے — بے شبہ وہ حامد و محمود ہے
ہے وہ ظاہر مین مقید لاکلام — لیک باطن مین وہ مطلق ای فہام
روشنائیئے قلم داوات جو — در حقیقت ایک ہے بے گفتگو
روشنائیئے قلم سے جو نگار — روئے کاغذ پر ہوا ہے آشکار
ہے اوسی داوات سے وہ حبرِ تام — وحدتِ ذاتی سے کثرت کا مقام
یہ اوسی اجمال سے تفصیل ہے — صاحبِ وحدت کی یہ تجیل ہے
بے توسط بالتوسط کا مقام — موجبِ تفضیل ہے یہ لاکلام
بے توسط ہے قلم داوات مین — متحد ہے وصف اونکی ذات مین
روئے کاغذ پر توسط سے حروف — ہے قلم کا فیض وہ جملہ صفوف

Marfat.com

جب قلم کُل واسطے سے پاک ہے
تب تو اوسکی شان مین لولاک ہے

جو توسّط کی ہے ظلمت در اثر
ہے قلم اوس سے منزّہ اے پسر

ہے توسّط کا جو ظلماتِ اُلوف
اوس سے ہین مُستغرقین جملہ حروف

گرچہ حرفون مین وہی جسمِ خفی
جو کہ تھی دوات مین بیشک وہی

لیک از روئے مراتب بالضرور
ہے تفاوت اوسمین اے اہلِ شعور

اِسلئے ہین تین اُسما بالیقین
تین رتبون سے بلاشک مخبرین

احدیت وحدت سوم اے نیکدان
واحدیت ہے نہ کہ اسمین گمان

ہین وہ از روئے مراتب ہر سہ نام
ورنہ بیشک اصل مین یک چیز تمام

ہمچنین فرمانِ ایزد بے چگون
ن والقلم سوم مایسطرون

پس حقیقت مین حبیبِ مصطفا
نورِ مطلق خود خود آمد اِستوا

گرچہ ظاہر مین کہین اونکو رسول
از روئے حفظِ مراتب اے فحول

حکم ہر رتبے کا رتبے پر نثار
حکمِ خالق ہے یہی نزدِ کبار

حفظِ رتبہ کار ہر صدّیق ہے
جو نہ حافظ اوس کا وہ زندیق ہے

حفظِ رتبہ از روئے قرآن ہے
حفظِ عقلی موجبِ خسران ہے

حفظِ رتبے سے زہے وہ شان ہی
شان جسکی مین زہے فرقان ہے

کنزِ مخفی مین وہ خود رحمان ہے
احدیت کا سرِ وحدت شان ہے

واحدیت کا مَلِک ہر آن ہے
واحدیت کی وہی بنیان ہے

بائے بسم اللہ ہے اوس کا ذکرِ تام
سین تک والناس کے ہے لاکلام

پس ہوا باسین بس وہ بیگمان
جملہ خلقت کے لیئے در دو جہان

کافی و وافی وہی ہر آن ہے
حلیہ اوس ثنا کا بس قرآن ہے

گر نہ کافی ہو وہ ہر کائنات
تب تو ہو یہ غرقِ بحرِ ہلاکات

گر نہ ہو وہ دستگیرِ کائنات
تب تو کب اوس کا بقا ہو در جہات

باعثِ ایجاد ہے وہ بالیقین
بھی بقا کا واسطہ وہ اے امین

بھی اوسی کے واسطے اِعدامِ کُل
سب سے مُستغنی وہی ساقیٔ مُل

پس نہ کیونکر ہو وہ کافیٔ ذوات
ہر جملہ عرشیات و فرشیات

بود ہم نابود اوس سے اے امین
جودِ ہر موجود اوس سے بالیقین

ہے مدد اوسکی سے جملہ کائنات
ہے معین سب کا وہی بالبیّنات

گر نہو اِمداد اوسکی یک زمان
تب تو ہوں زیر و زبر جملہ جہان

پس مُفیضِ جملہ ہے وہ بالیقین
کیونکہ ہے وہ رحمۃٌ للعالمین

درحقیقت ہے وہ ربّ العالمین
گرچہ ظاہر میں وہ سیّدِ مرسلین

کُنہِ ذاتِ مصطفا ربّ الورا
ہے وہ اِدراکِ بشر سے ماورا

ما عَرَفْنَاکَ حقّ عِرفانِ حبیب
ہے یہی عِرفانِ حق نزدِ لبیب

گر نہو اِس عجز کا وہ مُعترف
تب تو ہو وہ حق سے لابُد مُنحرف

کب ثنا اوس ذات کی اِمکان ہے
بعدِ حق یکتا وہ عالی شان ہے

اِس خُبُوری کا خدا وہ بالیقین
ہے یہی عرفانِ حق اے موقنین

اونپہ صلوٰۃِ خدا صد ہا سلام
ہر زمان نازل الا یوم القیام

آل بھی اصحاب پر با اِحترام
جو نجومِ سیرِ کشتی لا کلام

Marfat.com

خاتمۃ الطبع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمدِ ایزدِ کس زبان سے ہو ادا
نعمتِ عرفان اوسنے کی عطا

معرفت احمد کی بالتصدیقِ جان
اوسنے کی ہمکو عطا در ہر زمان

معرفت اپنی کیا اوسنے عیان
اِس بشر کی معرفت پر بیگمان

صد ہزاران شکرِ حق باصد صفا
اوسنے بخشا ہمکو ذاتِ مصطفا

جو لآ لیئے درودِ کردگار
فرقِ احمد پر وہ ہون دائم نثار

آل بھی اصحاب پر لیل ونہار
چون نجومِ آسمان وہ در شمار

وہ قدیمی فیض غوّاصِ قِدم
دُرِّ عرفان ہمکو بخشے دمبدم

جُود اوسکے سے ہوا ہمکو عطا
یہ رسالہ دُرِّ عرفان بے بہا

یعنے سنۃ ضروری اوسکا نام
وہ خُیُوری کے معارف لاکلام

دُرِّ عرفان زیبِ تاجِ اصفیا
مرحبا وہ دُرِّ کنزِ کبریا

یا الٰہی اوس دُرِّ عرفان سے
ہادیئے ایمان ہم اِحسان سے

دُرجِ قلبِ مومنون کو بخش نور
تاکہ اِسسے ہون وہ دائم باسرور

دیدِ احمد سے وہ بس سرشار ہون
اوس دُرِّ مختار سے مختار ہون

کنزِ مخفی سے ہویدا جب ہوا
وہ دُرِّ عرفانِ یکتا بے بہا

تب تو عالم غیب سے آئی ندا
گوشِ اہلِ معرفت مین برملا

ہین کہان وہ جوہری جوہر نما
دُرِّ عرفان خیر دین پر ہون فدا

سِرِّ دل ہے نقدِ جانِ متّصل
اِس دُرِّ عرفان پہ قربان سِرِّ دل

۱۳۱۵ھ

اعلانِ خوش بیان

مرآتِ ناظرِ خطیر اور آئینۂ ضمیرِ منیر کافۂ انام ہمہ خواص و عوام پر جلوہ ظہور پذیر نور ہو + اور گوشِ ہوشِ تجار اور ہر ایک اہلِ مطبع ہر دیار اس خبر صدق اثر سے خوب باخبر و مسرور ہو + کہ الحمد للہ یہ رسالہ مسمّٰی بالستۃ الضروریہ فی المعارف الجیویہ مطبع معدن الامن المسمّٰی بالکنز واقع شہر کلکتہ مین نور بخش دیدۂ اولی الابصار ہوا + محلہ کولوٹولہ مکان نمبر ۲ مطبع مزبور کا اظہار ہوا + مالکِ مطبع مذکورہ بالا حافظ الہ بخش صاحب شہور ہی۔ انالِ منشی تصدق حسین صاحب منیجر مطبع مرقوم سے یہ رسالہ مسطور ہے + اور یہ رسالہ موافقِ قانونِ سرکارِ نامدار دفترِ بک رجسٹری گورنمنٹ مین مندرج حسب دستور ہے پس کوئی صاحب قصد چھاپنے یا چھپوانے اس رسالہ ستہ ضروریہ کا ہرگز نفرماوے + والّا بجائے حصولِ نفع بارِ نقصان و مضرت اٹھاوے۔ ع

چرا کارے کند عاقل کہ باز آرد پشیمانے + کیونکہ جمیع حقوقِ رسالہ مرقومۃ القصد اس مؤلف مسکین کے لیئے محفوظ ہین + بہر طور اس مشتہر داعی الخیر کے لیئے وہ جملہ ثابت و ملحوظ ہین + اور جس صاحب کو خریدِ رسالہ مسطورہ مطلوب و منظور ہو تو شہر کلکتہ اندر امرتلہ لین مکان نمبر ۹ مین غلام یٰسین صاحب سے دستیاب بالضرور ہو + قیمتِ رسالہ مذکورہ ۵ آنہ آشکار ہے + یہ دُرِ عرفان اس قیمت سے ارزان بلا انکار ہے + ع

قدرِ گل بلبل بداند قدرِ گوہر جوہری + وھو اللطیف الخبیر والیہ المرجع والمصیر المشتہر مؤلفِ مسکین محمد خیر الدین عصمہ اللہ من شر الحاسدین

۲۶ ماہ جمادی الاول سنہ ۱۲۱۵ ہجری

Marfat.com

زہے حفظ المتین از غیب تابان
برآمد عن لصوص الدین ہر آن

بامدادِ شہِ جیلانِ ہادی
بریدہ دست و پائے اہل خسران

الحمد للہ رب العالمین حمداً یوافی نعمہ الی یوم الدین کہ این رسالۂ سلالۂ نور مبین موسوم

حفظ المتین
عن
لصوص الدین

باہتمام منشی محمد ہدایت اللہ صدقہ آئین مالکِ مطبع ہادی المطابع نور آگین مطبوع گردید

بحمد اللہ کہ تحقیقِ انیقی
ندائے ہاتفی آمد بگوشم

نمودہ جلوہ چون آن ماہ کنعان
وزین سر خیزد می جان ایمان

۱۳۱۵ھ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جو علمِ غیبِ کبریا وہ چون کفِ دستِ شہا — پیشِ عیانِ بے امترا ہر آن ہر صبح و مسا
جو غیب از ذاتِ رب تجسیرِ عیان ہر روز و شب — تا غیب جملہ خلق اب کیونکر ہو تجسیر و خفا
مفتاحِ کنزِ ذوالمنن مصباحِ ظلمتِ جان و تن — اصباحِ دیجورِ محن سبحانہ رب الورا
جو آلِ تیری طاہرین اوسمین ہی وہ نازنین — محبوبِ ربّ العالمین جو شاہِ جیلان مہ لقا
وہ عالمِ ازل و ابد اُمّ الکتاب عن الاحد — وہ سرِّ اللہ الصمد وہ حاکمِ قدر و قضا
جو غیب مطلق بالیقین اونکی زبان سے مبین — وہ لوحِ ربّ العالمین بیشک وہی امرِ خدا
لوحے جو وہ محفوظ ہے امر اوسکا ناملحوظ ہے — حکم انکا بس مخطوظ ہے اوسپر مقدم بے خطا
محبوب یزدانِ غفور ستادہ ہوویں با سرور — محمود ایوان میں ضرور باشاہِ سیدِ انبیا
وہ دیدِ حق سے بانیاز ہووے مشرف و سرفراز — اوس سر ازسے ہون اہلِ راز جسنے نہ مانا ہر اصفیا
وہ اس رسالہ میں بیان برہان اوسکی عیان — حق الیقین وہ بیگمان نزدِ ہمہ اہلِ منہا
اس بوستان پر بلبلان شیدا بصدقِ جانفشان — یہ وردِ اونکا ہر زمان جانِ شاہِ جیلان پر فدا
استادہ ہر یک پیش گل کرتین ہیں دائم شور و غل — ہمکو عطا کر جامِ مل جسنے محبت کو بقا
یا شیخ عبد القادری جلالِ مشکلِ ہر دلی — بہرِ محمد ہم علی بنما لقائے جان فزا
للہ شیئاً اے صفی ہم بہرِ احمد اے وفی — بہرِ مرادِ جو خفی از جودِ تو فرما عطا
اے ماہرِ خستہ دلان دردِ دلی تجسیرِ عیان — تو عالمِ علمِ نہان اُمد و بجالی مرشدا
ظاہر میں عبد القادری باطن میں احمد سروری — لائد تو خلقت پروری بیشک تو ولی ہا خدا

اے شمعِ انوارِ قدم مسکین چکوری کم الم
تجسیر فدا وہ دمبدم پروانہ کچھ پروا نہ سا

صلواتِ ابرو بیکران بر فرقِ احمد و آلِ آن — باد اقتصد ہر زمان بے عدّ تا روزِ جزا

Marfat.com

واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون

الحمد للہ قدیم الاحسان عمیم الامتنان کہ این رسالہ جلیلہ و مقالہ نبیلہ مسمّی بہ

حفظ المتین

عن

الدین الصوفی

از تالیف منیف بندہ مسکین محمد خیر الدین ثبتہ اللہ علی قدم الصادقین

دار الطبع حلیہ و زیور شد

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

حمد بیحد خدائی را سزد که بذاتِ خود آئینده اوست ز و نعتِ بعید سروریرا زیبد که خدائی ما بنده اوست ز و مطرِ مدیحهٔ صمد بر آن آلِ اطهار و اصحاب کبار می بارد که بصرِ بصیرتِ اوشان دائم بیننده اوست ز لانّه شاهدٌ قَ

شعر

مشهودٌ وفی کلِّ مشهدٍ موجودٌ ۔

جمالک فی عینی وذکرک فی فمی	وحبّک فی قلبی فاین تغیب

در راهِ عشق مرحلهٔ قرب و بُعد نیست
می بینمت عیان و دعامی فرستمت

شعر

صلوٰتی من الرحمٰن نحو جنابه	لانّ صلوتی لا یلیق لبابه

اما بعد پس مرآتِ ضمیرِ منیرِ محبِّ صفی اور آئینهٔ خاطرِ خطیرِ منصفِ وفی پر آشکار ہو اور جنانِ اہلِ سنت و جماعت اور جنانِ قلوبِ ارباب رحمت و طاعت او سے پُر انوار ہو ز کہ رشیدی و خیابان مین مذکور ہے ز خانِ آرزو اور غیاث اللغات

Marfat.com

مین مسطور ہے ؛ کہ خُدا بالضّم بمعنی مالک وصاحبست وچون لفظِ خدا مطلق باشد
بر غیرِ ذاتِ باری تعالیٰ اطلاق نکنند مگر درصورتیکہ بچیزی مضاف شود چون کدخدا
وده خداونا وخداو گفتہ اند کہ لفظِ خدا بمعنی خود آیندہ است چہ مرکّبست از کلمۂ
خود وکلمۂ آ کہ صیغۂ امر حاضرست از آمدن وظاہرست کہ امر بترکیبِ اسم معنی اسم
فاعل پیدا میکند وچون حق تعالیٰ بظہورِ خود بدیگرے محتاج نیست لہذا ابدیش
صفت خواندند ودر سراج اللغات نیز از علّامہ دوانی وامام فخرالدین رازی
نقل کردہ ؛ یعنے لفظ خدا کہ معنے مالک وصاحب حسب اللغت وعرف مشہورہ
اور اطلاقِ لفظِ خدا بلا اضافت غیر خدا پر ممنوع ویُر محظور ہے ؛ اور حالتِ
اضافت مین اطلاق اوسکا غیر خدا پر جائز ویُر نور ہے ؛ جیسا کہ کدخدا وده خدا
نا وخدا اور مثل اسکے جہان مضاف ہو مجوّز ومبرور ہے ؛ اور معنی اون الفاظ
کا صاحبِ خانہ مالکِ گاؤن صاحبِ کشتی بلا فتور ہے ؛ اور وجہ منع اطلاقِ لفظِ
خدا بلا اضافت غیر خدا پر یہ ہے آشکار ؛ کہ لفظِ خدا مرکّب کلمۂ خود اور آ صیغۂ
امر حاضر آمدن سے اسم فاعل ہے بلا انکار ؛ پس یعنے اوسکا خود آیندہ
ہے عند اولی الابصار ؛ اور جبکہ حق تعالےٰ نے اپنی ذات وصفات
کو بلا احتیاج غیر کے ہر طور سے کیا آشکار ؛ تو اوس وصف سے حالتِ
غیر اضافت مین وہی ذات موصوف ہوئی نزدِ آئمہ کبار ؛ اور اطلاقِ
لفظِ رب غیر ذاتِ باری پر مثلِ کلمۂ خدا ہے ؛ یعنے حالتِ غیر اضافت مین
وہ لاریب ناروا ہے ؛ اور یہ بیان نجم المبین لرجم الشیاطین کے ہشتاد وسوم
باب مین مفصلاً مسطور ہے ؛ اور درج الدرر البہیۃ فی ایمان الآباء

Marfat.com

وَالاُمَّہَاتِ الْمُصْطَفَوِیَّہ کے تیرہوین صفحہ مین مجملاً مذکور ہے ٭ ای عزیز وافر تمیز اس توطیۂ کلام اور تمہیدِ مرام سے یہ مقصود ہے ٭ کہ دُرَجُ الدُّرَرِ البہیہ مین اطلاقِ لفظِ خدا ورب غیرِ ذاتِ باری پر موجود ہے ٭ تو اوس اطلاق کی تحقیق خواستہ کہ کتابِ مذکور کو خوب دریافت کرنا ضرور ہے ٭ کہ اوس اطلاق سے منکرِ اہلِ ضلالت بہ سببِ استیلائے جہالت نہایت مغرور ہے ٭ چنانچہ اس شعر کے معنی مین وہ منکر مضل نہایت حیران ہے کہ بہ سببِ گمراہی جبلّی اور شقاوتِ ازلی کے وہ مُعترض پریشان ہے

شعر

نہ ہے برف سے آب سبز گز جدا	محمدؐ خدا سے محمدؐ خدا

شعرِ مذکور دُرَجُ الدُّرَرِ البہیہ کے بالوین صفحہ مین مکتوب ہے ٭ اور معنی اوسکا دو طور سے نہایت خوش اسلوب ہے ٭ ایک تو اہلِ ظاہر کے نزدیک اسطور آشکار ہے ٭ کہ محمدؐ خدا اضافتِ مقلوبی مثلِ وہ خدا بلا انکار ہے ٭ اور بائے قسمیہ لفظِ خدا پر محذوف ہے ٭ جیسا کہ اس شعر مین پر ظاہر ومعروف ہے ٭

شعر

خدا منہ چوم لیتا ہے شہیدے کس محبت سے	زبانپر میرے جبدم نام آتا ہے محمدؐ کا

پس تقدیرِ عبارت یہ ہوئی بفضلِ خدائے صمد ٭ کہ محمدؐ خدا سے جدا نہین بخدائے محمدؐ ٭ یعنی قسم ہے مجکو خدائے محمدؐ کی لاکلام ٭ کہ محمد خدا سے جدا نہین علیہ الصلوٰۃ والسلام ٭ اور دوسرا معنے اوسکا یہ ہے نزدِ اہلِ بواطن ٭ اور یہ اظہر من الشمس ہے در جمیعِ مواطن ٭ کہ دوسرا لفظِ محمدؐ محض اسمِ مفعول مقصود ہے ٭ قطع نظر علم سے وصفِ حمد معہود ہے ٭ یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم حمد کیا گیا خدا سے خود آنیوالا ہے بلا توسطِ غیر ٭

Marfat.com

کیونکہ وہ ذاتِ فیضِ نورِ قدیم ہے گنجِ عظیم ہے جامعِ جمیعِ خیر ہے پس اسجائے مغائرت نہین نہ مغایرت مگر اضافتِ خاتمِ فضّہ ہے آشکار ہے خاتم اور فضہ سے ایک ہی ذات مقصود ہے ہر طور نام و نشانِ جدائی ذات یہان مفقود ہے درِ ظلماتِ توسّط ہر وجہ سے مسدود ہے خانۂ اتحاد بصد اعتماد معمور ہے کیونکہ اوسی نورِ قدیم سے یہ نورِ عظیم کامل السّرور ہے مین اور تو کا یہان نام نہین وہی گنجِ مخفی ایک نور ہے اوسی نور سے جملہ عرشیات و فرشیات کا ظہور ہے

اضافت جو مین کی نہ ہے آشکار	وہ ہے خاتمِ فضّہ نزدِ کبار
جو ذاتِ محمّد وہ نورِ خدا	اضافت یہ مین کی بلا امترا
تو نورِ محمّد چو خاتم بدان	وہ از فضّہ گنجِ مخفی عیان
تو ہرگز نہ خاتم سے فضّہ جدا	نہ فضّے سے خاتم جدا اے فتا
کہ فضّے سے خاتم جو پیدا ہوا	تو خاتم سے فضّہ ہویدا ہوا
یہ خاتم وہی فضّہ بے ارتیاب	وہی فضّہ خاتم یہ لُبِّ لباب
نہین فرق تمثیل مین کچھ عیان	مگر اصل فضّہ مین نقص و زیان
نہ نورِ قدم ہے وہ نقصان پذیر	کہ پیدا ہوا جس سے نورِ بشیر
وہ فیضِ قدیمی سے پیدا ہوا	وہ صفتِ قدیمی ہویدا ہوا
اسی طور وہ نورِ فیضِ قدیم	نہ ہرگز وہ ناقص ز فیضِ عمیم
ہوا اوس سے جملہ عوالمِ عیان	ہمہ اہلِ عرش و زمین آسمان
نہ پیدائشِ خلق سے کچھ فتور	ہوا نورِ احمد مین اے ذی شعور

Marfat.com

جو ہے شمعِ کنزِ خفی اے بصیر
تو اوسکی شعاعے سراجِ منیر

نہ ہے شمع سے دور ہرگز شعاع
صفت اور موصوف یک بے نزاع

ز احدیتِ خالقِ کردگار
ہوئی وحدتِ مصطفا آشکار

ز وحدت ہوئی واحدیت عیان
یہ ہے کنزِ مخفی کا جملہ بیان

تو کیونکر خدا سے محمدؐ جدا
محمدؐ خدائے خیوری خدا

قال نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام ؛ وعلی آلہ واصحابہ البررۃ الکرام ؛ یا جابر ان اللہ تعالیٰ خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نورہ ثم خلق منہ کل خیر وخلق بعدہ کل شیئ رواہ البیھقی وعبد الرزاق عن جابر بن عبد اللہ الانصاری ؛ علیھم رضوان اللہ الباری ؛ یعنے جب حضرت جابرؓ نے جناب رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے سوال کیا ؛ تب آپنے اُنکو اسطور سے جواب باصواب دیا ؛ کہ ای جابر اللہ تعالیٰ نے اول سب مخلوقات کے نور نبی تیرے کا اپنے نور سے ہویدا کیا ؛ پھر اوس نور کامل السرور سے ہمہ خیرات و برکات کو پیدا کیا ؛ اور بعد اوسکے ہمہ عرشیات و فرشیات کو کیا آشکار ؛ پس اوسی نورِ مبرور سے ہمہ کائنات کا ہوا اظہار ؛ اور یہ حدیث سُنن بیہقی اور جامع عبد الرزاق مین ہے نگار ؛ اور بعد شعرِ مذکور ؛ یہ دو شعر ہین مسطور ؛

وہ ظاہر مین لاریب عبدِ خدا
خدا ہے وہ باطن مین بے اِمترا

وہ نورِ قدیمی وہ نورِ الٰہ
وہ مسجود برحق بلا اشتباہ

تو معنے الکا اسطور عند اولی الابصار ہے ؛ کہ حقیقت محمدیہ لاریب نور

Marfat.com

کنزِ احدیّہ بلا انکار ہے ؛ ظاہر آپکا مُقیّد عبدہٗ ورسولہٗ اور باطن آپکا مُطلق نورِ انوار ہے ؛ آپکے ظاہرِ مُقیّد کو سجدہ کرنا سزاوار نہین ؛ کہ عبدہٗ ورسولہٗ ساجد ہے مسجودیّت اوسے درکار نہین ؛ اور باطن آپکا حق مُطلق لائقِ سجود ہے صفتِ قدیمۂ احدیّتِ حضرتِ ودود ہے ۔ عبدیّت آپکی اضافی غیر حقیقی مُستعار ہے ؛ اور یہ مضمون تفسیرِ تحبیر وجامع کبیر وروح البیان وغیرہا مین نگار ہے ؛ اور اسکی تائید مزید دُرَرُ الغوّاص مین بھی آشکار ہے ؛ اور درج الدّرر البہیّہ فی ایمان الآباء والامہات المصطفویّہ کے پینتالیسوین صفحہ مین وہ تعبیرِ پُر انوار ہے ؛ کہ قال فی روح البیان والتحبیر والجامع الکبیر عن الامام الواسطی وغیرہ من النحاریر قدس اللہ سرّہم المنیر ان اللہ تعالت اسماؤہ وتوالت نعماؤہ قد اخبرنا بالآیۃ الکریمۃ من شان حبیب اللہ ؛ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ ؛ بان البشریۃ فی نبینا علیہ الصّلوٰۃ والسّلام ؛ وعلی آلہ واصحابہ البررۃ الکرام ؛ عاریۃ واضافیّۃ لا حقیقیّۃ فظاہرہٗ مخلوق وباطنہ حق ولذا تجوز السجدۃ لباطنہ دون ظاہرہٖ لان ظاہرہٗ من عالم التقیید وباطنہ من عالم الاطلاق قال العارف الاجل الواصل الاکمل سیدی عبد الوہاب الشعرانی قدس اللہ سرّہ النورانی فی درر الغواص لو اظہر ذرۃ من معجزاتہ التی ہی من خصائصہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ہذہ الدنیا لتلاشت العالم بأسرہ لانہا کلہا تجلیاتٌ لیس فیہا رائحۃ الکون المقید فہی بریئۃ عن المثلیّۃ ولہا الاطلاق وعدم الانقطاع انتہی وتفصیل ہذا التبیین فی کتابی نجم المبین لرجم الشیاطین فمن کان شائقاً

Marfat.com

من الصادقین فلیطالع ذالک بعین المنصفین واللہ یھدی بہ المتقین
یعنے حضرت امام واسطی رضی اللہ عنہ سے مسطور ہے ؛ اور دیگر حضرات محققین
سے بھی مذکور ہے ؛ کہ آگاہ کیا ہمکو حق تعالیٰ نے کہ ایسا عالی ہے رتبہ حبیب اللہ ؛
کہ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ ؛ یعنے جو تیرے دست حق پرست
پر ہوتے ہین مُرید ؛ تو تحقیق وہ اللہ تعالےٰ ہی کے مرید ہوتے ہین بے نقص و
مزید ؛ اور یہ اسلیئے کہ بشریت جناب رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی عاریت
واضافی ہے ؛ حقیقی عند الفہام ؛ ظاہر آپکا مخلوق اور باطن آپکا حق تعالےٰ
ہے لا کلام ؛ لہذا جائز ہے آپکے باطن کو سجود ؛ اور ظاہر آپکا عبد ہے نہ زنہار
مسجود ؛ کیونکہ ظاہر آپکا عالم تقیید سے ہے ؛ اور باطن آپکا عالمِ اطلاقِ وحید سے
ہے ؛ یعنے یہ مقام عین الجمع متروکِ عبودیّت ہے ؛ باطنِ احدیّت لایق سجودیّت
ہے ؛ اور تمثیل اسکی اسطور نزد اہل درایات ہے ؛ کہ روشنائیئے قلم عین روشنائیئے
داوات ہے ؛ اور صفحۂ قرطاس پر بتوسط قلم وہی روشنائی بالبینات ہے ؛
روشنائیئے داوات مین جو حروف بالاجمال موجود ہین ؛ وہی حروف بتوسط
قلم صفحات پر بالتفصیل معدود ہین ؛ پس باطن روشنائیئے قلم عین روشنائیئے
داوات بالاجمال ہے ؛ اور ظاہر روشنائیئے قلم صفحات پر لاریب بالتفصیلِ
کمال ہے ؛ داوات مفیضِ اوّل بے قال وقیل ہے ؛ قلم مستفیضِ اوّل مفیضِ
ثانی پر متجیل ہے ؛ اور صفحات مستفیضِ ثانی مفیض ثالث پر مُرضوف ہین ؛ داوات
مقامِ اَلِفْ قلم مقامِ بَا صفحات مقامِ سائر حروف ہین ؛ اسیطور روز یکشنبہ
مثل اَلِفْ اور دوشنبہ مثلِ بَا اور سائر ایام مثلِ باقی ہر ایک حرف معروف

Marfat.com

ہین ؛ لہذا آغازِ قرآن بائے بسم اللہ سے ہوا کہ اوسمین جمیع علوم باہم صنوفِ الوف
ہین ؛ اور لاریب یہی مقام رتبۂ قلمِ اقلام ہے ؛ کہ وہ متوسطِ احدیت و واحدیت
علی الدوام ہے ؛ یہی مقام جنابِ سید الانام علیہ الصلوۃ والسلام ہے ؛ اور وہ
باطنِ احدیتِ ذاتیہ وحدتِ حضرتِ صفاتیہ لاکلام ہے ؛ لہذا اس آیت مین مقسم
بہ ہے یہی مضمون ؛ کن والقلم وما یسطرون ؛ ما انت بنعمۃ ربک بمجنون
یعنے اے میرے حبیب رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم قسم ہے ہمکو دواتِ کی
اور قسم ہے ہمکو قلم جامعِ جمیع صفات کی اور قسم ہے ہمکو تمام حروف مکتوبات کی دواتِ
سے مراد احدیتِ ذاتیہ ہے ؛ قلم سے مراد وحدتِ صفاتیہ ہے ؛ اور حروف سے
مراد واحدیتِ افعالیہ ہے ؛ حق تعالیٰ نے اپنی ذات اور اپنے حبیبِ جامعِ جمیع
صفات اور جو کچھ دواتِ ذات اور قلم جامعِ صفات سے صفحاتِ ہستی پر نمود
نقوشات اِن تینونکی قسم کھایا ؛ اپنے حبیب گنہگارون کے طبیب کا اطمینانِ قلبی
فرمایا ؛ کہ ہرگز ہرگز نہین تو مجنون ؛ ساتھ نعیمِ مقیمِ ربِ قدیم کے اے ذی فنون
کیونکہ اجر تیرا دائم منّت نہندہ ہے نہ ممنون ؛ یعنے ثواب تیرا دیدارِ پروردگار
ہے ؛ اور وہ دائم غیر منقطع بلا انکار ہے ؛ اور جبکہ قرآن خلیہ و عکس سید الانام ہے
اور وہ قرآن صامت اور یہ قرآن ناطق نزدِ فہام ہے ؛ اور بعدِ الف بیشک
حرفِ با کا مقام ہے ؛ اور با کے اول و آخر حرفِ الف لاکلام ہے ؛ تو آغازِ
قرآن بائے بسم اللہ سے باتفاق ائمہ اعلام ہے ؛ اور سائرِ اوصافِ حرفِ
با فرعِ حبیب علیہ الصلوۃ والسلام ہے ؛ لہذا یوم تولد جنابِ سیدِ مختار
روز دوشنبہ ہے بلا انکار ؛ اور بسم اللہ تین اسمائے الٰہی کو شامل ہے ؛ ذات

Marfat.com

وصفات وافعال اِن تینون مراتب کو حامل ہے ۔ اور اِن مراتب کا بیان ہے الف لام میم ۔ اور اِن مراتب کی تفصیل ہے کتابِ قدیم ۔ اسی عزیز وافر تمیز الم سے سین والناس تک جتنے علوم قرآن شریف مین موجود ہین ۔ وہ سب سورۂ فاتحہ مین لاریب معہود ہین ۔ اور ہمہ علوم سورۂ فاتحہ بسم اللہ مین معدود ہین ۔ اور جملہ علوم بسم اللہ باے بسم اللہ مین بفضلِ ربّ ودود ہین ۔ کیونکہ باسمِ جناب رسول کریم ہے ۔ جو صاحبِ خُلقِ عظیم ہے ۔ وہی اول وآخر ظاہر وباطن ازبسکہ علیم ہے ۔ اونپر صلوٰۃ وسلام حضرتِ ربّ قدیم ہے ۔ لہذا یہ فرمان حضرتِ علی مرتضیٰ کہ اَنَا النُّقْطَةُ تَحْتَ الْبَا ۔ اور یہ مضمون اسرار التنزیل وروح البیان مین مسطور ہے ۔ تفسیر تحبیر وتحریر مین بھی مذکور ہے ۔

شعر

الف لام بھی میم سہ حرفِ تام	ولے درحقیقت یہ ہے ایک لام
مکان مین وہی تین بیشک عیان	ولے تین ہین ایک در لامکان
کہ احدیت ووحدتِ جانِ جان	سُوُم واحدیت نگر باجنان
صِفَتْ ذات وافعال سے بیگمان	یہ جملہ عوالم ہوئے پُر عیان
یہی سہ مراتب جو مذکور ہین	تو وہ بسملہ مین بصد نور ہین
کہ اللہ رحمان ثالث رحیم	تو ہے اِنمین جملہ کتابِ قدیم
علومِ خدا جو کہ ہین بے حساب	بکُتبِ سماوی وامّ الکتاب
وہ ہین بسملہ مین بلا اِمترا	جو ہین بسملہ مین وہ در حرفِ با
کہ باے مقامِ محمد مدام	ہوا جسسے آغاز قرآن تام
وہ لاریب ہے عکسِ خیر الانام	وہ صامت پہ ناطق نہ اِسمین کلام

الف سے نہ آغاز ہو وہ کتاب — کہ لا بد وہ حلیۂ رسالت مآب

علوم محمدؐ جو ہین بے کنار — تو قرآن یک قطرہ او نسے شمار

نہ اونکو احاطہ کرین خاص و عام — وہ ادراک خلقت سے بیرون مدام

مگر حسب امداد ربّ الانام — کرین درک او نسے خواص کرام

قال اللہ خالق الارض والسماء: وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ

الف چون احد ذات ہے بیگمان — یہ اوّل تعین مفیض نہان

وہ بائیوم اثنین مثل صفات — یہ ثانی تعیّن بصد بیّنات

لہذا تولد ہوئے مصطفا — اوسی یوم اثنین مین اے فتا

بھی ظاہر نبوت کیا در انام — اوسی یوم اثنین مین لاکلام

ہوا لیل اثنین مین بھی عروج — مکان سے کیا لامکان مین ولوج

ہوا اونکو معراج بہر وصال — تو جانا تکا جان سے ہوا اتصال

ہوئے یوم اثنین احمد روان — بھی سکے سے لاریب ہجرت کنان

مدینے مین داخل ہوئے بالضرور — بھی اوس یوم اثنین مین با سرور

بھی اس دار دنیا سے دار الوصال — کیا یوم اثنین مین انتقال

یہ چھے یوم اثنین ہین در شمار — جو اسرار اسجادہ ہین بے شمار

تو اوس بائے بسمل سے ہے یہ عیان — کہ ہین بعد حق سید انس و جان

پڑھین بندگان جب کتاب خدا — تو ہو اوّلاً ذکر خیر الورا

وہی ذکر محبوب لیل و نہار — نہ اوسپر مقدّم کوئی یادگار

کرے گر کوئی یاد رب ایکبار — کرے یاد یک اوسکو پروردگار

Marfat.com

فَاذْكُرُونِيْ اَذْكُرْكُمْ الایۃ

کرے ذکرِ احمد کوئی ایک بار — تو وہ بار وہ نزدِ حق یادگار

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِھَا عَشْرًا الحدیث

تو کیونکر مُقدّم نہ دس ایک پر — جو فرمانِ ایزد وہی خوبتر

جو مفعول مذکور ہو اسے مہان — تو ہو ذکرِ فاعل بھی اوستے عیان

نہو ذکرِ فاعل جدا اسے فہام — کبھی ذکرِ مفعول سے لاکلام

اِذَا ذُکِرُوْا ذُکِرَ اللّٰہُ الحدیث لانّ ذکر المفعول یستلزم ذکر الفاعل ھکذا

فی الفتوحات الالٰھیّۃ

چہ جائیکہ ذکرِ رسولِ کریم — حبیبِ خدا نورِ ذاتِ قدیم

جو ہین باطنِ احدیّت لاکلام — ہوا جس سے پیدا خدائے آنام

وہی جملہ خلقت سے مقصود ہین — خدا اونکا حامد وہ محمود ہین

خدا جنکی چاہے ہمیشہ رضا — رضائے محمّد رضائے خدا

خدا ہے مُرید و محمّد مراد — وہ ذاکر یہ مذکور باصد وداد

محبِّ محمّد خدائے قدیم — وہ محبوب جو اہلِ خُلقِ عظیم

بھلا کیون نہ منظورِ حق اے فہام — کہ ہو ذکرِ احمد مقدّم مدام

اوسے سب طرحسے بھی تقدیم ہو — وہ اذکار مین اہلِ تعظیم ہو

مقدم جو ہے ذکرِ خیر الورا — وہ مذکورِ ایزد وہ ذکرِ خدا

وہ ظاہر مین تقدیم خیر الورا — حقیقت مین تقدیمِ ربّ السّما

وہ ابلیس تھا ساجدِ کردگار — کیا نورِ احمد سے اوسنے فرار

Marfat.com

تو اوسپر ہو اطوقِ لعنت نثار
کہ وہ پیشوائے ہمہ اہلِ نار

کہ وہ عین کو غین سمجھا ضرور
نہ ہرگز کیا فرق در نار و نور

ہوا وہ تکبر سے اہلِ غرور
تو نورِ نبی سے کیا پھر نفور

تو اوسکو نہ سجدہ کیا زینہار
کہ وہ نورِ ایزدیہ از جنسِ نار

کہ ناری کو ناری سزاوار ہے
جو ناری وہ نوری سے بیزار ہے

جو ابنِ مغیرہ عدوِّ رسول
عدوانِ حسنین آلِ بتول

تو اون سب کا لابد وہی اعتقاد
جو تھا قلبِ ابلیس مین باعناد

کہ لاریب نورِ نبی عین ہے
نہ ہرگز وہ نورِ خدا مین ہے

نہ نورِ قدیمی سے وہ نور ہے
وہ نورِ خدا سے بسے دور ہے

وہ لاریب نورِ خدا سے جدا
جدائی سے موصوف نورِ خدا

وہ چون نورِ سائر یکے نور ہے
بہر طور ایزد سے وہ دور ہے

نہ وہ احدیت سے ہوا آشکار
وہ مخلوق عاجز بسے خاکسار

وہ لابد بشر مثلِ ما بیگمان
یہی اصل ذاتِ ششِ مرسلان

تو مثلِ محمدؐ کرورون رسول
کرے ایک پل مین خدا اے فحول

وہ پیدا کرے مثلِ احمد ضرور
تو ممکن یہ لابد نہ اسمین فتور

و یا جملہ خلقت کو پروردگار
کرے مثلِ احمد نہان آشکار

و یا جملہ خلقت بامرِ خدا
چو ابلیس و دجال ہون برملا

تو لاریب کچھ رونقِ کردگار
نہو بیش و کم اوسکے نزدِ کبار

سماعیل کا ہے یہی اعتقاد
ہوئے متفق اسپہ اہلِ عناد

حُضُوری وہی اعتقادِ لعین
کہ نورِ نبی کے وہ ہین منکرین

رسالہ تقویت الایمان مین جو عبارت اعتقاد مذکور مین مسطور ہے وہ اہانتِ جناب رسولِ مقبول مین اظہارِ قدرت خدا مذکور ہے جو کار بہ فرمانِ نصِّ قرآن حکمِ الٰہی سے امرِ محال ہے وہی تکذیبِ خدا اوسکے نزدیک امرِ ممکن بے قیل وقال ہے اور وہ عبارت یہ ہے کہ اوس شہنشاہ عالی جاہ کی یہ شان ہے کہ ایک آن مین ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑون نبی ولی اور جن و فرشتے جبرائیل محمد صلعم کے برابر پیدا کر ڈالے اور جو سب لوگ پہلے پچھلے آدمی اور جن پیغمبر ہی سے ہوجاوین تو اوس مالک الملک کی سلطنت مین اونکی ہونے سے کچھ رونق بڑھ نجاویگی اور جو سب لوگ ملکر شیطان اور دجال ہی سے ہوجاوین تو اوسکی کچھ رونق گھٹ نہ جاویگی وہ ہر صورت مین بڑونکا بڑا اور بادشاہونکا بادشاہ ہی انتہی

جو ہے ردّ اوسکا بسندِ کبار	وہ نجم المبین مین مفصّل نگار
ولے اوسکے اندک یہانپر عیان	کہ ضمناً ہوا ہے یہان پر بیان
سنو گوشِ دل سے ہو مفسدین	جہالت ضلالت سے اے منکرین
ازل سے ابد تک جو چاہا خدا	وہ ہے اوسپہ قادر بلا امترا
جو چاہا نہین اوسنے اے ذیشعور	تو قدرت کا ہرگز نہ اوسپا ظہور

قال فی منہج الروض الازہر وغیرہ من زبر اولی البصران کل شیئ تعلقت بہ مشیۃ اللہ تعالیٰ تعلقت بہ قدرتہ والا فلا یقال انہ قادر علی المحال لعدم وقوعہ ولزوم الکذب انتہی

ارادے خدا کا تعلق جہان	تو قدرت کا اوسپر تعلق عیان

نہ جس امر کی خواہش کردگار — تو ہرگز نہ قدرت کا اوسجا پہ کار
تو اوسکا تعلق نہ جس جائے پر — تو اوسکا نہووے بھی اوسجا مقر
نہ کہہ اسطرح سے کہ ہے ذوالجلال — بھی قادر کرے جو وہ چاہے محال
نہووے محالات کا کچھ ظہور — ولے اوسسے ہو کذب لازم ضرور
اسیواسطے شے پہ وارد تقدیر — کلام خدا مین ہوا ہے نذیر

قال الله فی کتابه المنیر انّ الله علی کلّ شیءٍ قدیرٌ قال فی التحبیر و الفواتح التنزیل والجامع الکبیر والتاویل ان الشیئ ههنا بمعنی المشیّ ای مشی وجوده فما شاء الله وجوده فهو موجود والقادر هو الذی ان شاء فعل وان لم یشا لم یفعل والقدیر الفعال لما شاء علی ما شاء واشتقاق القدرة من القدر الذی هو القیام یوقع الفعل علی مقدار ما تقتضیه مشیته وقوته انتهی ملخصاً قال فی الجلالین ان الله علی کل شیء ای شاءه قدیر قال فی الارشاد ومعنی القدرة علی المعدوم حال عدمه انه ان شاء ایجاده اوجده وان لم یشا ایجاده لم یوجده انتهی

یہان معنا شیئے کا مفعول ہے — یہی معنا معہود و مقبول ہے
جو چاہا خدا نے کہ موجود ہو — وہ موجود ہووے بلا گفتگو
نہین جسکو چاہا کہ موجود ہو — نہ موجود ہوگا وہ اے نیک خو
ہوئی خواہش خالق کردگار — کہ یہ امر اسطور ہو آشکار
تو اوسپر وہ قادر نہ اسمین کلام — نہ قدرت کا بے مشیة الله مقام
کہ ہر طور قادر خدائے انام — وہ موصوف دونو صفت سے مدام
کہ قادر وہ ایجاد پر بے فتور — نہ ایجاد پر بھی وہ قادر ضرور

Marfat.com

ثبوتی و سلبی صفت سے خدا — ہمیشہ وہ موصوف بے امترا
ازل مین جو تھی مشیتِ کردگار — تو ہے اوسپہ قدرتِ کاسبِ کار
ازل مین جو چاہا خدائے جہان — وہی اب وہ چاہے وہی ہو عیان
تغیر نہین اوسمین ہرگز روا — کہ ہے وہ قدیمی صفت اے فتا
قدیمی مین تبدیل جائز نہین — کہ خاصہ وہ حادث کا ہے بالیقین
ازل مین نہین جسکو چاہا خدا — تو ہرگز نہ چاہیگا اوسکو سدا
کہ یک طور پر خواہشِ کردگار — تغیر کا ہرگز نہین اوسمین کار
نہین جسکو چاہا وہ ہے ممتنع — نہ موجود ہو وہ نہ ہو متمع
اسیطور فرمانِ خیر الانام — علیہ صلوٰۃ خدا و سلام

ماشاء اللہ کان ومالم یشاء لم یکن الحدیث

کہ چاہا خدا نے جو روزِ ازل — وہ لابد ہویدا نہ اسمین خلل
جو چاہا نہین اوسنے ہرگز نہو — محالات سے ہے وہ بے گفتگو

قال فی التحبیر والجامع الکبیر اجتمعت الامۃ واتفق علیہ اھل السنۃ علی ان القدرۃ لا تتعلق بالمحال اصلاً لان تعلقہا بالمحال محال فلھذا لا یکفر من قال ان اللہ لا یقدر علی اخراجہ ما عن ملکہ لان اخراجہ الی ما لا یتعلق بملک الباری محال وقد اتفقوا علی ان القدرۃ لا تتعلق بالمحال اصلاً فالکفر تعلقہ بالمحال محال انتھی ؛

یہ تفسیرِ تحبیر مین ہے نگار — بھی دیگر کتب مین یہی آشکار
کہ ہین متفق اسپہ جملہ کبار — جو ہین اہلِ سنت سعادت شعار

Marfat.com

کہ قدرت خدا کا تعلق نہین — محالات سے نزدِ اہلِ یقین

کہ لاریب ہے وہ تعلق محال — تو ہووے نہ ثابت وہ درحالِ حال

مُعلّق کرے قدرتِ کردگار — محالات پر گر کوئی ہوشیار

تو عجزِ خدا اوسسے ظاہر نہو — کہے وہ محالات اے نیک خو

تو ہووے نہ موجود وہ زینہار — وہ ہے مُمتنع نزدِ جملہ کبار

کہے گر کوئی خالقِ ذوالجلال — وہ قادر نہین اِسپہ اے ذی کمال

کہ خارج کرے مجکو از مُلکِ خویش — نکالے مجھے اوسسے باد و ریش

تو کیا حکم اوسپر ز شرعِ مبین — وہ مومن رہا یا کہ از کافرین

تو لاریب اسکا یہی ہے جواب — جوابِ مُصفّا ہے پُر صواب

کہ ہرگز نہین کفر کی وہ مقال — کہ موجود ہووے نہ ہرگز محال

جو اخراجِ شخصے مُعلّق عیان — بغیرِ جہانِ خدائے جہان

تو ہے وہ محالات سے بالضرور — تو کیونکر محالات کا ہو ظہور

نہین مُلکِ ایزد سوا زینہار — کوئی مُلکِ غیرِ خدا آشکار

تو کس جا پہ اوسکو نکالے خدا — کہ ہر جائے مُلکِ خدا بر ملا

وہی مالکِ مُلک با مِلکِ تام — تو صادق یہی قول نزدِ فہام

کہ اخراجِ شخصے ز مُلکِ دگر — محالات سے ہے نہ ممکن بشر

تو آیتِ نہ عجزِ خدا آشکار — نہو منتفی قدرتِ کردگار

کہ لائق نہین مُلکِ با عجزِ تام — کہ ہو مُلکِ غیرِ خدائے انام

تو عاجز ہو اِسمیں ضرور — نہین عجز قدرت خدا کا ظہور

Marfat.com

حُضُورؐ کی جو علم خدا مین اَنام
نہ وہ مثلِ احمد کے لائق مدام

نہین مثلیّت کی جو قدرت مدام
کسی مین کسی طور اے نیکنام

تو مثلِ محمدؐ نہ اِمکان ہے
یہی قول فرمانِ قُرآن ہے

جو اِمکانِ منکر وہ خُسران ہے
وہ خسران سے اہلِ نیران ہے

وہ ابنِ مغیرہ یہی شان ہے
کہ ولد الزّنا اہلِ خذلان ہے

جو ہے قولِ منکر وہ ہذیان ہے
کروڑون کا اِمکان بہتان ہے

یہ لاریب خاتم کی بُرہان ہے
یہ نصّ جلی حکم فُرقان ہے

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا الایۃ

محمدؐ کسی کا نہ ہرگز پدر
رجالِ امم سے جو اہلِ بصر

ولیکن وہ لابد اَبُوالاصفیا
رسولِ رُسل خاتم الانبیا

نہو بعد اونکے نبی زینہار
کبھی از سرِ نو کوئی از کبار

یہ لابد محالات سے صاف صاف
کہ عہد خدا مین کبھی ہو خلاف

کیا عہد ایزد نے جس طور پر
اوسی طور ظاہر کرے بے خطر

جو فرمودۂ حق وہ پُرنور ہے
کتابِ خدا سے جو مسطور ہے

کہ یہ نے کیا تجکو اے مُصطفا
رسولِ رُسُل خاتم الانبیا

نہو بعد تیرے نبی زینہار
اَزل مین یہی خواہشِ کردگار

تو ہی ایک ہے خاتم الانبیا
اَزل سے اَبد تک بلا اِمترا

ازل مین نہ خواہش ہوئی آشکار
کہ خاتم دگر ہو کوئی از کبار

تو کیونکر کرے از سرِ نو خدا
کسیکو نبی تا بروزِ جزا

چہ جائیکہ ہو مثلِ خاتم عیان
نظیرِ محمدؐ کوئی در جہان

کہ ہو کذب لازم خدا پر ضرور
کہ ہے نقص وعدیکا او سمین ظہور

نہ شیئے پہ قدرت وہان آشکار
تو مثلِ محمدؐ نہو زینہار

کہ پہ ممتنع ہے بامرِ خدا
نہ موجود گا ہے وہ ہو در ورا

تو ثابت ہوا اوسکے اے نیکدان
تہوا از سرِ نو نبی اب عیان

کہے گر کوئی اوسکا امکان ہے
تو ہرگز نہ وہ اہلِ ایمان ہے

وہ مرتد از اہلِ نیران ہے
کہ منکر وہ از نصِّ فرقان ہے

احادیث مین جو کہ فرمان ہے
تو اوسؔے وہ منکر چو شیطان ہے

جو اجماعِ اُمّت سے ایقان ہے
تو اوسؔے وہ سرکش بہر آن ہے

قیاسِ جلی سے جو تبیان ہے
تو وہ اوسؔے بھی اہلِ طغیان ہے

جو خاتم سے وہ اہلِ کفران ہے
تو دارین مین اہلِ خسران ہے

ختم اوسکے دلپر زدیان ہے
تو کب اوسکو خاتم پہ ایمان ہے

خمیری جو وہ اہلِ خذلان ہے
تو دائم وہ در دارِ نیران ہے

قال الامام الاجل والعمام ابو الفضل فی کتابہ المعتمد فی بیان المعتقد یکفر من قال بامکان نبی یکون بعدہٗ صلی اللہ علیہ وسلم وفضّل الایمان بخاتم النبیین وحقق معنی ختم النبوۃ واطال البحث وقال بحمد اللہ ھذہ المسئلۃ مبیّنۃ بین الاسلامیین

لاحتاج الى كشف وبيان واما هذا المقدار الذى ذكرت فلمخافة ان يوقع زنديق
جاهلاً فى الشبهة وكثيراما يخدعون بان الله على كل شئ قدير والجواب
ان القدرة لاينكرها احد ولكن لما اخبر الله سبحانه وتعالى عن شئ ان يكون كذا
اولا يكون فلا يكون الا كما اخبر والله سبحانه اخبرنا بانه لا يكون بعد نبينا صلى الله
عليه وسلم نبى آخر وهذا لا ينكره الا من لا يعتقد نبوة صلى الله عليه وسلم لانه انما صدق بنبوته
صادقا فى كل ما اخبر به صلى الله عليه وسلم اذ الجزء التى ثبتت بها نبوته صلى الله عليه وسلم بطريق التواتر ثبت بها ايضا
انه خاتم الانبياء فى زمانه وبعده الى يوم القيامة فلا يكون الاستثناء قطعا من
شك فيه يكون شاكا فيها ايضا كمن يقول انه كان نبى بعده او يكون او موجود
وكذا من قال يمكن ان يكون فهو كافر هذا شرط صحة الايمان بخاتم الانبياء سيدنا
محمد صلى الله عليه وآله وسلم انتهى قال فى بحر الكلام قال اهل السنة والجماعة
لا نبى بعد نبينا عليه الصلوة والسلام لقوله تعالى ولكن رسول الله وخاتم النبيين و
لقوله عليه الصلوة والسلام لا نبى بعدى ومن قال بامكان نبى بعد نبينا صلى الله
عليه وسلم يكفر لانه انكر النص وكذلك لو شك فيه لان الحجة قد تبين
الحق من الباطل ومن ادعى النبوة بعد سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم فالبرهان
دعواه الا باطلا انتهى قال العلامة الجامى قدس الله سره السامى فى شرح الفصوص
لا نبى بعد نبينا محمد صلى الله عليه وسلم مشرعا او مشرعا له والاول هو الاتى
بالاحكام الشرعية من غير متابعة لنبى آخر قبله كموسى وعيسى عليهما السلام والثانى
هو المتبع لما شرعه له النبى المقدم كانبياء بنى اسرائيل اذ كلهم كانوا داعين الى
شريعة سيدنا موسى عليه السلام قبل النبوة والرسالة منقطعتان عن هذا الوطن

Marfat.com

بالرسول الخاتم صلى الله عليه وسلم فلم يبق الا النبوة اللغوية التي هي الانباء
عن الحق واسمائه وصفاته واسرار الملكوت والجبروت وعجائب الغيب ويقال
لها الولاية وهي الجهة التي تلي الحق كما ان النبوة الشرعية تلي الخلق فالولاية
باقية دائمة الى قيام الساعة انتهى قال في هداية المهديين واما الايمان بسيدنا
محمد صلى الله عليه وسلم فانه لا ينفع بانه رسولنا في الحال وخاتم الانبياء والرسل
فاذا آمن بانه رسول ولم يؤمن بانه خاتم الانبياء والرسل لا تنسخ لدينه الى
يوم القيامة لا يكون مؤمنا وقال في الاشباه في كتاب السير اذا لم يعرف ان سيدنا
محمدا صلى الله عليه وسلم اخر الانبياء فليس بمؤمن لانه من الضروريات قال في
تحفة المحتاج شرح المنهاج في كتاب الردة او كذب رسولا او نبيا او نقصه بامر
منقص وان كان صغيرا او جوز نبوة احد بعد وجود نبينا صلى الله عليه وسلم
فهو مرتد وسيدنا عيسى عليه السلام نبي قبل فلا يرد انتهى قال في المعتمد والاعتقاد
حصول النبوة بالكسب كفر وهذا هو مذهب الملحدين من مذاهب الفلاسفة المضلين
قال العلامة والحبر الفهامة عبد الغني النابلسي في شرح الفرائد رضي الله عنه بحسن العقائد
وفساد مذهبهم غنى عن البيان بشهادة العيان كيف وهو يؤدي الى تجويز
نبي مع نبينا عليه الصلوة والسلام او بعده وذلك يستلزم تكذيب القرآن لانه
قد نص على ان نبينا خاتم النبيين وهو اخر المرسلين صلى الله وسلم عليه والهم اجمعين
قال الامام الغزالي قدس الله سره العالي في اخر كتابه الاقتصاد ان الامة قد فهمت
من لفظ ولكن رسول الله وخاتم النبيين ومن قرائن احواله صلى الله عليه وسلم
انه قد افهم عدم نبي ورسول بعده ابدا وانه ليس فيه تاويل ولا تخصيص

Marfat.com

ومن اوّله بتخصيص النبيين اولى العزم من الرسل ونحو هذا فكلامه من
انواع الهذيان لا يمنع الحكم بتكفيره لانه مكذب لهذا النص الذى اجمعت الامة
على انه غير مؤوّل ولا مخصوص انتهى قال القاضى عيّاض رحمه الله الفياض
فى كتابه الشفاء وكذلك من ادعى انه يوحى اليه وان لم يدع النبوة او ان له
حال اليقظة يصعد الى السماء ويدخل الجنة ويأكل من ثمراتها ويعانق الحور العين
فهولاء كلهم كفار مكذبون للنبى صلى الله عليه وسلم لانه اخبر عن نفسه الشريفة
انه خاتم النبيين لا نبى بعده وقد اخبر الله تعالى عنه انه خاتم النبيين وانه
ارسل كافة اى رسالته جامعة للناس وقد اجتمعت الامة على حمل هذا الكلام على
ظاهره لعدم صارف عنه وان مفهوم المراد به هو المقصود منه دون تاويل
ولا تخصيص فلا شك فى كفر الطوائف المذكورة كلها قطعا اجماعا قال فى
روح البيان تنبيه رجل فى زمن الامام ابى حنيفة النعمان بلغه الله فى اعلى
غرف الجنان وقال امهلونى حتى اجيئ بالعلامات فقال الامام الاعظم
رحمه الله الاكرم من طلب منه علامة فقد كفر لقوله تعالى ولكن رسول الله
وخاتم النبيين ولقوله عليه الصلوة والسلام لا نبى بعدى انتهى قال فى
نسيم الرياض كل من طلب المعجزة من مدعى النبوة بعد نبينا صلى الله عليه
وسلم فقد كفر لانه يطلب منه مجوّز الصدق مع استحالة المعلومة من الدين
بضرورة قال العلامة الازهرى رحمه الله الولى فى شرح الجوهرة ان عدم
تعلق القدرة بالمستحيل والواجبات انما هو لعدم قابليتها فلا يلزم على
عدم تعلقها بذلك قصور فى القصور انما يكون لو جاء العجز من ناحية القدرة

بان يكون الشئ مما يتعلق به ولم يتعلق به واما اذا كان عدم تعلقها
بشئ لكونه خارجا عن جنس المقدور فليس في عدم تعلقها به قصور البتة بل تعلقها
به يؤدي الى قصورها بل الى اعدامها البتة ولهذا ما سئل العلامة الشبراملسي
رحمه الله عن رجل قال ان الله تعالى لا يقدر على اخراجي عن ملكه هل يكفر
بذلك ام لا فاجاب بانه لا يكفر بذلك لان اخراجه عن ملكه يستدعي ان يخرجه
من ملكه الى ما لا يتعلق بملك الباري تعالى شانه وهو محال والقدرة لا تتعلق بالمحال
اصلا انتهى فان قيل ان قوله عليه الصلوة والسلام وعلى آله واصحابه البررة الكرام
لو عاش ابراهيم لكان صديقا نبيا يفيد جواز الاستباء وامكانه بعد خاتم النبيين
صلوات الله وسلامه على نبينا وعليهم اجمعين والمحقق ختم النبوة على الاطلاق
مسدود بابها بالوفاق من حيث ان لا يطلق اسم النبي مستجد اعلى احد
لا من جهة التسمي ولا من الاتباع الى ابد قلنا بحول الله العلام ومنه الاهتداء
الى المرام ان الشرطية لا تستلزم وقوع المقدم عند الفهام بل تصدق
مع استحالة مضمون الكلام وايضا يجوز تعليق المحال بالمحال وهذا جلي
ليس فيه من الاشكال اذ بقاء سيدنا ابراهيم بعد فقال عليه الصلوة
والتسليم الى دار الخلد بنباته التعظيم محال عند ذي العقل السليم وكذا
كون النبي بعد نبينا الكريم محال عند المومن الموقن الفهيم فكان ذلك
تعليق المحال بالمحال فلا اعتراض لاهل الرفض ولا اعتزال وما احسن قول
حسان بن ثابت في المرثية لابراهيم قرة عين النبي عليه الصلوة والتسليم

مضى ابنك محمود العواقب لم يثب		بعيب ولم يذمم بقول ولا فعل

Marfat.com

سرای انہ ان عاش ساواك فی العلا		فآثران تبقی وحیداً بلامثلِ

یعنے کتاب معتمد فی بیان المعتقدین مسئلہ ختم نبوت کا مفصلاً مسطور ہے۔ اور ایمان لانا خاتم الانبیا پر بخوبی وہان مذکور ہے ؛ پھر فرمایا کہ الحمد للہ یہ مسئلہ محتاج نہین طرف کشف وبیان کے ؛ کیونکہ وہ نہایت روشن وہویدا ہے نزدیک اہلِ ایمان کے ؛ ولیکن یہ خوف ہے کہ مبادا کسی جاہل کو شبہہ مین ڈالے کوئی زندیق ؛ لہذا اندک مقدار بیان کرتے ہین ہم کہ اوسسے حاصل ہو کمالِ تصدیق ؛ پس جان تو کہ بعدِ خاتم الانبیا از سر نو نبی ہونیکا امکان نہین ؛ اور جو ممکن کہے وہ مرتد اہلِ ایمان نہین ؛ اور بہت وقت فریب دیتے ہین بے علم کو ارباب شر وفیر ؛ اس آیت سے کہ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ؛ اور اسطور اوس آیت کا معنی اپنے وہم زعم سے بناتے ہین ؛ عوام الناس کو گمراہ بنانے کے لیئے سناتے ہین ؛ کہ تحقیق ہر چیز پر قادر ہے جنابِ پروردگار ؛ پس اگر بعدِ خاتم الانبیا کسیکو نبی کرے تو اوسکو ہے سزاوار ؛ تو اسکا جواب باصواب یہ ہے کہ اوسکی قدرت کا کسیکو ہرگز نہین انکار ؛ ولیکن جب حق تعالیٰ نے آگاہ کیا کہ یہ امر اسطور ہوگا آشکار ؛ یا یہ امر کسیطور کسی وقت ظہور مین نہ آویگا زینہار ؛ تو نہوگا وہ امر مگر حسبطور کہ حق تعالیٰ نے ہمکو کیا خبردار ؛ اور آگاہ کیا ہے ہمکو حق تعالیٰ نے بصد اہتمام ؛ کہ بعدِ خاتم الانبیا نہوگا کوئی نبی الی یوم القیام ؛ اور نہ منکر ہوگا اوس امر کا ہرگز کوئی طغام ؛ مگر کہ جو شخص منکرِ نبوتِ رسول کریم ہے علیہ الصلوٰۃ والسلام ؛ کیونکہ اگر نبوتِ رسول مقبول کی ہوتی اوسکو تصدیق ؛ تو البتہ سچا جانتا وہ تمام احادیث نبویہ کو بالتحقیق ؛

Marfat.com

کیونکہ جن دلیلون سے ثابت ہوئی ہے نبوت رسولِ مقبول کی اونہیں سے
تو اونہین دلیلون سے ثابت ہے خاتم الانبیا ہونا اونکا تا روزِ شمار
پس از سرِ نو نبی نہوگا کوئی شخص عند اولی الابصار تو جس شخص کو رسولِ مقبول
کے خاتم الانبیا ہونے مین ہوا کچھ امترا تو اوسکو اونکی نبوت مین بھی شک
ہوگا علیہ الصلوۃ والثنا جیسا کہ کہے کوئی شخص اہلِ شک وزور کہ بعد
خاتم الانبیا ممکن ہے از سرِ نو نبی کا ظہور یا اونکے بعد نبی ہوا ہے یا ہوگا یا
موجود ہے بلا فتور تو سب صورتون مین وہ شخص کافر ہوا بالضرور اور
اعتقاد عدم امکان ہونے نبی کا بعد خاتم انبیائے کرام کے شرط ہے صحت
ایمان لانے کی ساتھ خاتم انبیائے عظام کے علیہ الصلوۃ والسلام
وعلی آلہ واصحابہ البررۃ الکرام اور بحر الکلام مین یہ مرام خوش عنوان ہے
کہ حضرات اہلِ سنت و جماعت کا ایسا فرمان ہے کہ ہمارے نبی کے بعد کوئی نبی
نہوگا نہ ہمارے کیونکہ اسطور ہے فرمانِ پروردگار قرآنِ شریف فرقانِ
منیف مین بالیقین کہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور لانبی بعدی حدیث
جناب سید المرسلین صلی اللہ وسلم علیہ وآلہ اجمعین اور جو شخص کہے کہ ممکن
ہے نبی ہونا بعد خاتم الانبیا تو بیشک وہ کافر ہے نزد ہمہ ائمہ اصفیا کیونکہ
نصِ جلی سے کیا اونسے انکار اور اگر شاکی ہوا وسمین تو وہی حکم اوسپر ہے آشکار
کیونکہ دلیلِ جلیل نے ظاہر کیا ہے لاریب حق حقیق کو باطل سے بلا عیب
اور جو شخص دعوی کرے نبوت کا بعد خاتم الانبیا تو بیشک وہ باطل و عاطل
ہے نزدِ ہمہ امامانِ اتقیا اور مولانا جامی قدس اللہ سرہ السامی ایسا

Marfat.com

فرماتے ہین ؛ شرح فصوص الحکم مین اسکو لاتے ہین ؛ کہ بعد سیدنا
خاتم الانبیائے کبار ؛ از سرِ نو نبی نہوگا زینہار ؛ نہ صاحب شریعت بہیہ نہ
تابع شریعت سنیہ جیساکہ سیدنا موسیٰ اہلِ شرعِ مبین ؛ اور اکثر انبیائے
بنی اسرائیل اونکے تابعین ؛ پس وجود پر جود خاتم الانبیا سے علیہ الصلوٰۃ
والسلام ؛ نبوت و رسالت منقطع ہوئی الی یوم القیام ؛ اور نہ باقی رہی
مگر نبوتِ لغویہ علی الدوام ؛ اور وہ آگاہ کرنا ہے خدائیتعالیٰ کے اسرارِ اسماؤ
صفات سے ؛ اور اسرارِ ملکوت و جبروت و عجائبِ مغیبات سے ؛ اور
حضراتِ علما اوسکو کہتے ہین ولایتِ عظیمہ ؛ خدائیتعالیٰ سے متصل ہے
وہ جہتِ فخیمہ ؛ جیساکہ خلقت سے متصل ہوتی ہے جہتِ نبوتِ کریمہ ؛
یعنی صاحب ولایت کا اکثر اوقات خدا سے موصول ہے ؛ اور صاحب
نبوت اکثر اوقات خلقت سے مشغول ہے ؛ وہ مشاہدہ انوار و اسرار
صفاتِ الٰہی سے حظ بردار ہے ؛ اور یہ تعلیم و تکریم احکام رب الانام
سے سرشار ہے ؛ پس ولایت ہمیشہ باقی تا روزِ شمار ہے ؛ اور کتاب
بدیۃ المہدیین مین مسطور ہے ؛ کہ ایمان لانا سید الانبیا پر اسطور
لازم بالضرور ہے ؛ کہ وہ رسول ہمارے ہین در جمیع احوال ؛ اور
خاتم الانبیاؤالمرسل ہین بے قیل و قال ؛ پس اگر کوئی شخص ایمان لاوے
کہ وہ رسول ہمارے ہین علی الدوام ؛ اور نہ ایمان لاوے کہ وہ خاتم
الانبیاؤالمرسل ہین لاکلام ؛ غیر منسوخ ہے اونکا دین متین الی یوم القیام
تو وہ شخص مومن نہین زینہار ؛ کہ خاتم الانبیا سے اوسکو ہے انکار ؛

Marfat.com

اشباہ والنظائر مین مذکور ہے ٭ کتاب التیسیر مین مسطور ہے ٭ کہ جناب
رسولِ مقبول کو جبتک نہ پہچانے خاتم الانبیا ٭ تو وہ ہرگز مومن نہین
نزد ہمہ ائمہ اتقیا ٭ کیونکہ وہ معرفت ضروریات سے ہے بلا امترا ٭ علیہ
افضل الصلوۃ والثنا ٭ اور تحفۃ المحتاج شرح المنہاج مین مسطور ہے ٭
کتاب الردۃ مین ایسا بیان مذکور ہے ٭ کہ کوئی شخص رسول یا نبی کو
جھٹلاوے ٭ یا کسی طور سے اونکو کچھ نقص وعیب لگاوے ٭ اگرچہ وہ عیب صغیر ہو ٭ مگر اوسسے اونکی
تحقیر ہو ٭ یا ممکن جانے نبی ہونا بعد خاتم الانبیاء الکرام ٭ علی نبینا وعلیہم الصلوۃ والسلام
تو وہ لاریب مرتد ہے نزد ہمہ امامانِ اسلام ٭ اور حضرت عیسے نبی پہلے ہین بے قیل وقال
پس اونکے آنیسے وارد نہین کچھ اشکال ٭ کتاب معتمد مین مرقوم ہے ٭ وغیرہ کتب سے
بھی مفصلاً معلوم ہے ٭ کہ اعتقاد حاصل ہونے نبوت کا اے امین ٭ بطور کسب و
عبادت و ریاضت سے کفر ہے بالیقین ٭ اور یہ وہی ہے بدمذہب ملحدین ٭
اسی مذہب پر قائم ہین فلاسفہ مضلین ٭ علامہ عبد الغنی نابلسی رحمہ اللہ فرماتے
ہین ٭ شرح فرائد مین اوسکو اسطور سے لاتے ہین ٭ کہ مذہب فلاسفہ کا رد و
بطلان ٭ ہرگز نہین محتاج بیان ٭ باطل کرتی ہے اوسکو شہادت عیان ٭ کیونکہ
باطل نہو وہ نزد اہل ایمان ٭ کہ اوسسے حاصل ہوتا ہے نبی ہونیکا امکان ٭
ہمراہ خاتم الانبیا علیہ الصلوۃ والسلام کے ٭ اور بعد خاتم سید مرسلین عظام
کے ٭ اور وہ مستلزم تکذیب قرآن ہے ٭ جھٹلانا کلام اللہ کا اوسسے عیان
ہے ٭ کیونکہ قرآن شریف سے خوب ظاہر ہے ٭ بالیقین ٭ کہ لاریب نبی ہمارے
ہین خاتم النبیین ٭ اور بیشک وہی ہین آخر المرسلین ٭ صلی اللہ وسلم علیہ

وآلہ الطاہرین ؛ اور حضرت امام محمد غزالی قدس اللہ سرہ العالی ایسا فرماتے ہین ؛
اپنی کتاب اقتصاد کے آخر مین اسکو لاتے ہین ؛ کہ تحقیق اُمت نے سمجھا ہے
لفظ اس آیت سے اے امین ؛ کہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ؛ اور قرائن
رسولِ مقبول سے بھی یہ امر ہے عیان ؛ کہ تحقیق سمجھایا ہے اونہون نے اپنی
اُمت کو بصد بُرہان ؛ کہ بعد اونکے نبی اور رسول ہرگز ہرگز نہوگا تا آخر زمان ؛
اور لفظ آیتِ مذکورہ مین کسی طور سے نہین تاویل ؛ اور نہ اوسمین کسی وجہ سے
کچھ تخصیص ہے نزدِ نبیل ؛ اور جو شخص لفظ آیتِ مسطورہ کی تاویل کرے آشکار ؛
کہ مراد اوسسے خاتم اولی العزم ہے نہ خاتم ہمہ انبیائے نامدار ؛ یا مانند اوسکے کرے
وہ کچھ تخصیص و بیان ؛ تو وہ کلام اوسکی ہے سراسر ہذیان ؛ اقسام بیہودگی
سے ہے وہ طغیان ؛ پس کوئی امر مانع نہین اوسکی تکفیر کو ؛ کہ وہ چاہتا ہے
خاتم الانبیا کی تحقیر کو ؛ کیونکہ جھوٹھا جانا اوسنے اوس کلام الٰہی کو جو بالا ہے
منصوص ؛ اور اوسپر تمام امت نے اجماع کیا کہ وہ ہے غیر مؤول و غیر مخصوص ؛
شفائے قاضی عیاض رحمہ اللہ الفیاض مین مسطور ہے ؛ کہ جو شخص دعوی
کرے کہ وحی اوسکی طرف مذکور ہے ؛ اگرچہ دعوی نبوت کا نہ کرے زنہار ؛ یا
کہے کہ حالتِ بیداری مین آسمان پر جاتا ہون مین بلا انکار ؛ جنت مین داخل
ہوکر کھاتا ہون مین وہان کے اثمار ؛ اور معانقہ کرتا ہون مین حور العین سے
باختیار ؛ تو ان سب صورتون مین وہ مدعیان ہین کفار ؛ کیونکہ جو کچھ
فرمایا جناب مستطاب سید مختار ؛ کہ مین خاتم الانبیا ہون بعد میرے
نبی نہین زنہار ؛ تو اسکو اونہون نے جھوٹھ جانا عند اولی الابصار ؛ اور

جھوٹھا جانا اونہون نے فرمانِ پروردگار ؛ اور وہ یہ ہے نصِّ کتاب
مبین ؛ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ؛ اور رسالت آپکی عامہ وتامہ
الیٰ یوم الدین ؛ اور تمام اُمّت نے کیا ہے اجماع ؛ کسی اہلِ سُنّت وجماعت کا
اوسمین نہین نزاع ؛ کہ آیتِ مذکورہ سے ظاہری معنی مراد ہے ؛ کسیطور اوسمین
نہین کچھ فساد ہے ؛ وہی معنی اوسّے مقصود ہے ؛ کوئی مانع اوسسے نہین
وہی معہود ہے ؛ نہ کچھ تاویل کا اوسمین مقام ہے ؛ نہ کچھ تخصیص کی اوسسے
مرام ہے ؛ پس نہین شک اسمین زینہار ؛ کہ تمام گروہ مذکورہ ہین کفّار ؛
اسی پر ہے اجماع ائمہ کبار ؛ تفسیر روح البیان مین مسطور ہے ؛ وغیرہ کتبِ معتبرہ
مین بھی مذکور ہے ؛ کہ ایک شخص نے دعویٰ نبوت کا کیا عیان ؛ بیچ زمانہ امام اعظم
کے علیہ الرضوان ؛ اور کہا اوسنے مہلت دو مجکو تا کہ علامتِ نبوت کرون مین
آشکار ؛ پس فرمایا امام اعظم نے کہ جو شخص اوسنے علامت کا ہو طلبگار ؛ تو لایب
وہ کافر ہوا نزدِ ہمہ ائمہ کبار ؛ کہ اوسکے نزدیک بعد خاتم انبیائے کرام ؛ ہونا نبی
کا ازسرِ نو ممکن ہوا لاکلام ؛ اور ہونا نبی کا بعد اوسکے تا یوم القیام ؛ غیر ممکن
ممتنع الوجود ہے عند الفہام ؛ حسبِ وعدۂ خدائے ملکِ علام ؛ کہ ولکن
رسول اللہ وخاتم النبیین اور حسبِ فرمودۂ جناب سیّد المرسلین ؛ کہ لا نبیّ
بعدی الیٰ یوم الدین ؛ اور الیاہی نسیم الریاض شرح شفائے قاضی عیاض
مین مسطور ہے ؛ کہ مدّعیٔ نبوت سے طالبِ معجزہ کافر بالضرور ہے ؛ کیونکہ
بعد خاتم الانبیائے ذوی الکمال ؛ ہونا نبی کا ازسرِ نو ہے محال ؛ اور یہ امر
دین سے معلوم ہے بے قیل وقال ؛ اور طالبِ معجزہ اوسسے ہوا ہے طلبگار ؛ اوس

چیز کا کہ جسکے صدق اوسکا ہو آشکار ؛ اور ظہور صدق مذکور امر محال ہے
بلا انکار ؛ پس راست نہ جانا اوسنے فرمودۂ پروردگار ؛ تو لاریب وہ کافر ہوا
عند اولی الابصار ؛ اور علامہ ازہری رحمہ اللہ الولی ایسا فرماتے ہین ؛ شرح
جوہرۃ التوحید مین اسکو لاتے ہین ؛ کہ عدم تعلق قدرت پروردگار ؛ ساتھ
امر محال و واجبات کے اے ہوشیار ؛ بہ سبب عدم قابلیت اون دونو کے ہے
بر ملا ؛ نہ یہ کہ قدرت الٰہی مین عجز ہے عند اولی النہٰی ؛ پس عدم تعلق
قدرت سے ساتھ محال و واجب کے اے ذیشعور ؛ نہ لازم ہوگا قدرت پر
ہرگز ہرگز کچھ قصور ؛ کیونکہ قدرت کی طرف سے نہین ہوا عجز کا ظہور ؛
ہان اگر ممکن ہوتا ہونا کسی چیز کا کہ نہوتی وہ محال ؛ تو البتہ عجز قدرت کا
لازم آتا بے قیل و قال ؛ ولیکن جب عدم تعلق قدرت کا کسی چیز سے اسلئے
ہوا آشکار ؛ کہ وہ چیز غیر ممکن جنس مقدور سے ہوز نہار ؛ تو عدم تعلق قدرت
مین سائحا اوس چیز کے ہرگز نہین قصور ؛ بلکہ تعلق قدرت سے ساتھ اوس چیز کے
حاصل ہوگا از بسکہ فتور ؛ اور اسلیئے عدم تکفیر پر فتوی دیا علامۂ بشر املسی نے
رحمہ اللہ الغفور ؛ جب اوسسے سوال کیا گیا اوس مسئلہ مین جو بالا ہے
مذکور ؛ کہ ایک شخص نے کہا حق تعالی قادر نہین میرے اخراج پر اپنے
ملک سے بالضرور ؛ کیونکہ خارج کرنا اوسکو ملک خدا سے یہی چاہتا ہے
لا کلام ؛ کہ خارج کرے اوسکو اوس ملک مین کہ جسکو ملک خدا سے تعلق نہین
علی الدوام ؛ اور یہ امر محال ہے اور قدرت متعلق نہین ہوتی محال سے
عند الافہام ؛ پس یہان عجز ملک غیر باری ثابت ہے نہ عجز قدرت

Marfat.com

خدائے علّام ؛ پس کافر نہوا وہ قائل مذکور نزدِ ہمہ علمائے اعلام ؛
اور اگر کہا جائے کہ یہ فرمانِ جنابِ رسول اکرم ؛ صلی اللہ علیہ وآلہٖ
وسلم ؛ کہ لو عاش ابراھیم لکان صدیقاً نبیاً یعنے اگر زندہ رہتا
ابراہیم ؛ تو البتہ ہوتا صدیق و نبی کریم ؛ مفید جوازِ امکان نبی
ہے بعد خاتم الانبیا ؛ علیہ الصلوٰۃ والثنا ؛ اور ختم نبوت
ثابت علی الاطلاق ہے ؛ اور بابِ نبوت مسدود بالوفاق ہے ؛
کہ اسم نبی از سرِ نو نہ کہا جاوے کسی پر زنہار ؛ نہ صاحب شریعت ہونہ تابعِ
شریعت تا روزِ شمار ؛ تو اسکا جواب یہ ہے بالاجمال ؛ کہ یہ تعلیق المحال
ہے بالمحال ؛ پس یہاں کسی طور ہرگز نہیں اشکال ؛ یعنے بقائے سیدنا
ابراہیم بعدِ انتقالِ جنابِ رسول کریم ؛ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ؛ امر محال ہے
نزدِ صاحبِ عقلِ سلیم ؛ اور ایسا ہی ہونا نبی کا بعدِ صاحبِ خلقِ عظیم ؛ امر
محال ہے نزدِ مومنِ موقن فہیم ؛ پس ہوا یہ تعلیق المحال بالمحال ؛ پس باطل
ہوا اعتراض اہلِ اعتزال ؛ اے عزیز وافر تمیز معنے آیتِ مذکورہ مع
لطائفِ شرائفِ مسرورہ نجم المبین لرجم الشیاطین میں مفصلاً نگارے ہے ؛ اور
روایاتِ مسطورہ مع درایاتِ مسرورہ بہ نسبت اوحکے مشتے نمونہ خروار
ہے ؛ پس طالبِ تفصیل کو مطالعۂ جلد چہارم کتابِ مرقوم الصدر نہایت
سزاوار ہے ؛ واللہ المستعان وعلیہ التکلان

تو باطل جو بکتے ہین وہ کل و کور		وہ بازار کو چو نمین کرتے ہین شور
کہ یک آنمین گر کرے وہ قدیر		محمدؐ کے مانند صد ہا بشیر

Marfat.com

تو ہے اوسپہ قادر اوسے وہ جدیر — کہ ہے وہ علیٰ کُلِّ شَیئٍ قدیر
وہ تفویت ایمان پہ ہین جان نثار — ضلالت کے بندے وہ ہین اہلِ نار
وہ قائل کہ ہے شے پہ قادر خدا — ولے شے کے معنے سے ناآشنا
جلالین کو گر پڑھین منکرین — تو معنائے شے سے وہ ہون ماہرین
ولے اونکا ہے ترجمے پر مدار — وہ اُردو کے ہین مولوی شمہ دار
موحّد کہین آپکو منکرین — سوا اپنے سبکو کہین مُشرکین
نبی و ولی سے وہ بیزار ہین — وسیلے کے مُنکر بسے خوار ہین
جو ہین پیشوائے رُسل بالیقین — حبیبِ خدا رحمتِ عالمین
تو اونکی اہانت کرین وہ مدام — کہین علم و قدرت مین وہ چون عوام
وہ مخلوق عاجز بشر مثلِ ما — تو بے علم دائم ز علمِ خدا
خدا کا غضب منکرون پر مدام — وہ مُرتد کافر نہ اسمین کلام
نبی کی اہانت مین سرشار ہین — وہ ابنِ مغیرہ کے دلدار ہین
کیا جو کہ پیدا خدائے قدیم — کرے جو کہ پیدا وہ یکتا رحیم
جو ہے اونپہ گذرا ہمہ خیر و شر — جو گذریگا اونپر ہمہ نفع و ضرر
تو ہین اوسکے ماہر شفیع الورا — نہ کچھ اونپہ مخفی ز ارض و سما
عیان چون کفِ دست اونپر مدام — وہ ہین شاہدِ خلقِ ربّ الانام
ز دریائے علمِ حبیبِ خدا — وہ قرآن قطرہ بلا اِمترا
نہ ہرگز احاطہ کرین انبیا — نہ دیگر جو خلقت سے ہین اصفیا
بعلمِ حبیبی شفیع الورا — مگر جسقدر اوسنے چاہا خدا

Marfat.com

یہ نجم المبین مین مفصل عیان
بھی درج دُرر مین یہ مجمل بیان

خدا نے شفیع الورا کو مدام
دیا ہے یہ قدرت کہ جملہ انام

یہ محتاج اونکے پہر صبح و شام
آغثنا حبیبی یہ اِنکا کلام

توئی نزدِ ایزد مددگار ہے
نہ کوئی سوا تیرے غمخوار ہے

مصائب جو دارین کے بیشمار
نبی و ولی جنسے ہون زردوار

توسب مین توئی یکتا مشکلکشا
نہ قادر خدا بعد تیرے سوا

توجب انبیا کا مددگار ہے
توکب تیری قدرت کا اِنکار ہے

خزائن خدا کے جو ہین بیشمار
توئی اونکی مفتاح لیل و نہار

نہ ہرگز کسی کو ملے کچھ عطا
سوا تیرے ایزد سے اے دلربا

تو بارانِ رحمت عوالم گیاہ
یہ سرسبز تجھسے تو اسکی پناہ

تو قادر بلا ریب در دو جہان
نہو تیری قدرت کا ہرگز بیان

خدا بعد سب پر تو قادر مدام
یہ نجم المبین سے ہویدا کلام

خیوری وہ فیضِ خدائے خبیر
کہ ہے وہ علی کل شئی قدیر

جو اولاد اونکی مین غوث الانام
ورا الورا مین وہ عالی مقام

تو اونکی جو قدرت وہ ہے بیشمار
وہ زخار دریا وہ بے کنار

نہ تحریر سے ہو وہ قدرت عیان
نہ تقریر سے اوسکا ہووے بیان

ولے از تبرک یہ اظہار ہے
کہ مشتے نمونہ زخروار ہے

قال فی جامع العلوم والتحبیر وغیرھما کالجامع الکبیر باسناد الجید المنیر بانہ

ما احد یتصرف فی الملکوت الاعلی بالعزل والنصب غیر الشیخ سیدنا عبد القادر
الجیلانی قدس اللہ سرہ النورانی وکان اذا رکب علی المرکب مشی تحت رکابہ سبعون
الف ملک وقال فی التکملۃ والتحبیر ودرۃ التاویل بالمسند الکبیر ان رجال اللہ
اذا وصلوا الی القدر امسکوا الا سیدنا عبد القادر الجیلانی قدس اللہ
سرہ الصمدانی فانہ وصل الیہ ففتحت لہ روزنۃ فیہ فولج فیہا ونازع
اقدار الحق بالحق للحق لانہ من وراء امور الخلق وعقولہم فلہذا قال
رضی اللہ عنہ انا مع اللہ لا تعلمون ہذا ملخص ما فی نجم المبین واللہ یہدی
بہ المتقین یعنے کتاب جامع العلوم اور تفسیر تحبیر اور جامع کبیر مین مسطور ہے
وغیرہا کتب معتبرہ مین باسند قوی مذکور ہے کہ کوئی ولی حکومت نہین
کرتا ملکوت اعلی پر عزل ونصب مین زینہار کہ جس فرشتے کو چاہے برطرف
کرے اور جسکو چاہے منصب بخشے باختیار مگر سیدنا محبوب صمدانی نیل
نورانی محی الدین عبد القادر الجیلانی قدس اللہ سرہ الربانی ملکوت
اعلا مین مخصوص ہین بحکم ربانی جسکو چاہین منصب سے سرفراز کرین اور
جسکو چاہین رتبے سے پا انداز کرین کیونکہ وہی ہین غوث اہل ارض
وسما محبوب مختار قال اللہ سبحانہ وربک یخلق ما یشاء ویختار اور
جب سواری پر سوار ہوتے وہ محبوب حضرت یزدان تو ستر ہزار فرشتے
تحت رکاب آپکے مثل نقیبان چپ وراست پیش وپس چلتے تھے مدح
گویان آپکی صفت وثنا سے رطب اللسان عذب البیان شعر

کہ ہے یکتا تو ئی محبوب سبحانی		تو ئی مطلوب یکتا قطب ربانی

توئی صدر نشین ملکوتِ اعلا پر
توئی حاکم بحکمِ خاص یزدانی

ملائک پیش تیرے طرز گویان
کرے جبریل تیرے در پہ دربانی

تو قادر اور قاہر بر ہمہ خلقت
توئی ہے مالکِ مُلکِ سلیمانی

حقیقت مین توئی طاہائے احدیت
ولے ظاہر مین ہے تو شیخ جیلانی

نہ شرقی ہے نہ غربی ہے نہ تو عجمی
ولے تو لامکانی سِرِّ نورانی

حُضُوری تیرے در پر بسکہ سائل ہے
مُشرّف کر اوسے از سِرِّ سُریانی

تکملہ اور تفسیر تحبیر مین مسطور ہے ✦ درۃ التاویل مین باسندِ جید مذکور ہے ✦ کہ مردانِ میدانِ رضا ✦ اور جوانانِ ہدفِ تیرِ ابتلا ✦ جبکہ ہوتے ہین واصلانِ مقامِ قدر و قضا ✦ تو وہان ایستادہ رہتے ہین وہ مردانِ خدا ✦ مگر سیدنا عبدالقادر الجیلانی قدس اللہ سرہ السریانی ✦ کہ جب یہ تشریف لائے مقامِ قضا و قدر پر بصد احترام ✦ تو کھولا گیا اوس مقام مین ایک روزن واسطے اونکے بحکمِ ایزدِ علام ✦ پس داخل ہوئے اوس روزن مین وہ فرزند صاحب لامکان ✦ اور نزاع کیا اقدارِ حق سے ساتھ حق کے واسطے حق کے بگمان ✦ کیونکہ وہ امور خلائق سے ماورا ہین ✦ عقولِ عقلا سے باہر بلا امتراہین ✦ کسی عاقل کی عقل مین وہ ہرگز سماتے نہین ✦ کسیکے ادراک مین اونکے حالات آتے نہین ✦ وہ احاطۂ فکر سے لاریب بیرون ہین ✦ بلند پیئے خیال و تصور سے افزون ہین ✦ لہذا فرمایا آپنے علی رؤس الاشہار ✦ کہ مین اوسکا ہون کہ جسکو نہین

Marfat.com

جانتے تم زینہار ✤ کیونکہ وہ فیضِ باطنِ اوس احدیت سے ہین بلا انکار ✤
کہ جسکی شان مین اسطور قائلین ہین اولی الابصار ✤ ۵

ای برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم	وز ہر چہ گفتہ اند شنیدیم و خواندہ ایم
دفتر تمام گشت بہ پایان رسید عمر	ما ہمچنان در اوّلِ وصفِ تو ماندہ ایم

اے عزیز پُر تمیز عبارتِ عربی مرقوم الصّدر سبع ابیاتِ ترجمہ ناوین صفحے سے گیارہوین صُفحہ دُرج الدرر البہیّہ مین مسطور ہے ✤ اور اوسکے بعد اسطور یہ اعتقاد پُر سداد بھی مذکور ہے

ولے رکھ تو اِسطور پر اعتقاد	کہ وہ شاہِ محبوبِ غوث العباد
قضاؤ قدر کے وہ صدر الصّدور	وہ تیرِ قضا کو پھراوین ضرور
جو حکمِ قضا ہے بامرِ خدا	تو اونکی قضا اوسپہ غالب سدا
قضاؤ قدر اونسے ہے فیضیاب	کرین محو اوسکو وہ عالی جناب
وہ یمحُوا اللہُ یُثبت بلا ارتیاب	یہ لاریب عند اللہ اُمّ الکتاب
وہ ہے لوحِ محوی و اثبات سے	یہ مُبرم قضا ہے اوسی ذات سے
وہان و زبان اِنکا اُمّ الکتاب	نہ ہو محو یہ تا بروزِ حساب
امورِ خلائق سے یہ ماورا	نہین مثل اِنکے کوئی دوسرا
مقامات انکے ورائے عقول	عقولِ ورا انمین لایُدرجھول
نہین مثل انکے ہوا آشکار	نہوگا کبھی تا بروزِ شمار
وراء الورا انکا لابد مقام	یہ ولیونمین سُلطانِ یکتا مدام
یہ ظاہر مین ہین عبدِ قادر شہیر	یہ باطن مین طہٰ بشیر و نذیر

Marfat.com

یہ بے مثل ہین غوث بالاتفاق		ولے اِنکے مُنکر جو اہل نفاق
	خُصُوری کیا جنکو حق نے عزیز تو مُنکر جو اونکا وہ ہے بے تمیز	

بعض مُلحدین کو اعتقاد مذکور سے اِنکار ہے + اور اسطور اوس اعتقاد پر اوسکا اعتراض آشکار ہے + کہ کیونکر محبوبِ پاک قضاؤ قدر پر حکم چلاتے ہین اور کیونکر تیرِ قضائے خدائے تعالےٰ کو پھیرتے ہین + اور زبان آپکی کیونکر اُمّ الکتاب ہے + اور کیونکر وہ قضائے مُبرم بلا ارتیاب ہے + تو اسکا جواب باصواب کُتب مُعتبرۂ مرقومۃ الصدر مین نگار ہے + ثمّہ اوسے یہان پر مَعرضِ اظہار ہے + اور جبکہ اوس مُلحدِ مضل کو جناب رسولِ کریم علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم کے مراتبِ عالیہ سے فرار ہے + تو کب محبوبِ سُبحانی قدس اللہ سِرّہ النورانی کے مقاماتِ غالیہ سے اِقرار ہے + اما اِعتراضِ منکرین کو مِقراضِ مُتقرّبین سے قطع کرنا سزاوار ہے + کہ اِسسے معتقدین صادقین کو لابُد حصول تقویت بسیار ہے + اور منکرین معاندین کو وصولِ سواد الوجہ فی الدارین از بسکہ بشمار ہے +

واللہ الھادی وعلیہ اعتمادی

قال فی التفسیر التحبیر وغیرہ من دُرر النحاریر کمرۃ التاویل والجامع الکبیر ان اللوح صوری ومعنوی فالصوری ثمانیۃ عشر الفًا فصاعدا علی عدد العوالم واللوح المحفوظ من الالواح الصوریۃ وخصّص الحق تعالےٰ شانہ وعز بُرھانہ اصفیائہ واولیائہ بالحبر الباقی من کتابۃ اللوح فصبہ علی جنانھم ولسانھم کما ھو مروی مرفوعًا فی حدیث ابن عباس بروایۃ الطبرانی وغیرہ من الثقات اصحاب الرحمۃ والبرکات فلھذا مامالم

Marfat.com

یکن فی اللوح المحفوظ مکتوبًا یکون بدعاء الاصفیاء والاولیاء موجودًا
لانّ لسانهم وجنانهم من اللوح المعنوی والالواح الصوریة محل التغیّر
والتبدل اذ فیها کثیر من الامور المعلقة بالاسباب واما اللوح المعنوی
فمکتوب فیه العلم الازلی الابدی وهو الغیب المطلق فلا یطلع الحق سبحانه
احدا علی ذلک الغیب الا من ارتضی من رسول او نبی او ولی وهذا اللوح
لوح القضاء السابق الکلی الخالی عن المحو والاثبات لا یتغیر منه شیئا ابدا
وهو المسمی بامّ الکتاب کما قال الله تعالی یَمْحُوا اللّٰهُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ وَعِنْدَهٗۤ
اُمُّ الْکِتٰبِ فاللوح المعنوی من القدر المبرم القطعی وکلاهما بارادة واحدة
ازلیة واللوح الصوری یرد ویتغیر باللوح المعنوی وعلوم الاصفیاء والاولیاء
وجنانهم ولسانهم من اللوح المعنوی لا یتغیر ولا یتبدل واللوح الصوری
یرد به فمن ثم جاء الامر فی الشریعة الغراء بالدعاء والاستدعاء من الصلحاء
فی رد المصائب والمحن والبلاء وبالتوسل والاستغاثة والتشفع بالانبیاء
والاولیاء بل باولادهم واحفادهم والاصدقاء وبصلة الرحم والصدقات
علی الفقراء وبالسوال فی محو الشقاوة واثبات السعادة وسعة الرزق
والمال وحصول الاطفال وطول العمر ونحوها ولما کان حکم اللوح الصوری
یتغیر نازع سیدنا عبد القادر الجیلانی قدس الله سرّه الصمدانی فی قوله
الحق بالحق للحق لانّ علمه من اللوح المعنوی وحکمه مبرم وامره محکم فهو اللوح
المعنوی علی التحقیق ولا عبرة بما یخرصه الزنادیق کیف لا وهو من وراء
امور الخلق وعقولهم فلهذا قال انا مما لا تعلمون وجلیّ عند اولی الالباب

Marfat.com

ان حکم الافراد والاقطاب لا یتغیر مبرم بغیر الارتیاب فکیف یتغیر امر سید
هم ام الکتاب وهو غوث الکل باتفاق الصدیقین من اهل السموات
والارضین قدس الله اسراره وافاض علینا انواره الی یوم الدین انتهی قال
فی روح البیان والواقعات المحمودیة وفی الوجود الانسانی ایضاً لوحان
جزئیان صوری ومعنوی فالصوری باب اللوح الصوری والمعنوی باب
اللوح المعنوی فالصوری ینکشف لاکثر الاولیاء والمعنوی فلا یحصل الا
لواحد بعد واحد انتهی قال فی عرائس البیان معنی قوله تعالی بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ
مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ای بل المقروء علی الکفار والمنافقین قرآن عظیم شریف
مثبوت فی لوح القلب المحمدی وفی الواح قلوب ورثته الاولیاء العارفین المحبین
العاشقین انتهی قال سیدی عبد الوهاب الشعرانی قدس الله سره النوره انی
فی المنن الکبری ان العارفین هم الطائفة العظمی اصحاب الولایة الکبری هم النازلون
فی العالم بمنزلة القلب من الجسد هم المطلعون علی جریان الاقدار وسریانها
فی الخلق وهم العبید اختیاراً والسادة اضطراراً وهم المکاشفون بعلم دهر الدهور
من الازل الی الابد فی نفس واحدة من انفاسهم الشریفة ✦ یعنی تفسیر تحبیر
وغیرہ کتب دینیہ مین مسطور ہے ✦ درۃ التاویل اور جامع کبیر مین بھی مذکور ہے
کہ لوح دو قسم بلا انکار ہے ✦ ایک صوری اور ایک معنوی آشکار ہے ✦ لوح صوری
اٹھارہ ہزار بلکہ اوسے بسیار ہے ✦ موافق اعداد عوالم عند اولی الابصار ہے ✦
اور لوح محفوظ الواح صوریہ ظاہریہ سے لا کلام ہے ✦ اور الواح صوریہ مین
یہی لوح اوّل حامل علم ایزدی علّام ہے ✦ اور جو جبکر یعنی روشنائی باقی رہی

Marfat.com

تحریرِ لوحِ محفوظ سے اے امین ✦ تو مخصوص کیا اوسے حق تعالیٰ نے انبیائے
کبار اور اولیائے نامدار کو بالیقین ✦ کہ اوس بقیۂ روشنائی سے اونکے دلون
اور زبانو پر کیا تحریر ✦ وہ امر جو لوحِ محفوظ مین غیر مکتوب یا مُعلّق تھا لائقِ تغییر ✦
اور یہ مضمون حدیثِ مرفوع عبداللہ بن عبّاس رضی اللہ عنہما سے مذکور ہے ✦
اور یہ حدیث بروایتِ معجم طبرانی و دیگر ثقات مروی و مشہور ہے ✦ پس اسلیئے
بعض وہ چیز جو لوحِ محفوظ مین مکتوب نہین زینہار ✦ تو دعائے اصفیائے کرام
اور اولیائے عظام سے وہ ہوتی ہے آشکار ✦ کیونکہ دل و زبان اون حضرات
کا لوحِ معنوی سے ہے بہ فیضِ پروردگار ✦ پس اوس زبان و جنان سے لوحِ محفوظ
مین تغیر پاتے ہین بسا کار ✦ اور یہی مضمون فیض مشحون مثنوی مولانا رومی
مین ہے نگار ✦

شعرًا

اولیارا ہست قدرت از الٰہ	تیر جستہ باز آرندش ز راہ
اولیا اطفالِ حق اند اے پسر	غائبی و حاضری بس با خبر
بندگانِ خاص علّام الغیوب	در جہانِ جان جوا سیس القلوب

لوحِ محفوظ اور سائر الواح صوریہ محلِ تغیر ہین بلا ارتیاب ✦ کیونکہ بہت امور
اونمین مُعلّق ہے بالاسباب ✦ اور لوحِ معنوی وہ ہے کہ جسمین جملہ علم ازلی و
ابدی مکتوب ہے ✦ اور وہ غیبِ مطلق خاصۂ حضرتِ علّام الغیوب ہے ✦ پس
نہین آگاہ کرتا اوس غیب سے کسی کو ایزدِ غفّار ✦ مگر اون بندگانِ پسندیدہ کو
جو ازل مین ہوئے معدنِ اسرار ✦ اور وہ حضرات رُسل و انبیائے کرام ہین
اور اولیائے کبار ✦ اور یہ لوحِ معنوی لوحِ قضائے کلّی سابق علی الاطلاق ہے ✦

Marfat.com

خالی محو و اثبات سے اول الواح بالاتفاق ہے + اور نہین متغیر ہوتی اوسے
کوئی چیز زنہار + اور اوسی لوح کا نام اُمّ الکتاب ہے آشکار + چنانچہ قرآن شریف
فرقانِ منیف مین یہ ہے فرمان رب الارباب + یَمْحُوا اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ وَعِنْدَہٗ
اُمُّ الْکِتَابِ یعنے حق تعالیٰ محو کرتا ہے لوح سے جس چیز کو چاہتا ہے اور ثابت
رکھتا ہے اوس امر کو جو اوسے پسند آتا ہے + اور یہ محو و اثبات لوحِ محفوظ اور
سائر الواحِ صوریہ مین ظہور پاتا ہے + اور نزدیک اللہ تعالیٰ کے اصل کتاب
سابق ہے + یہ محو و اثبات اوسی لوحِ معنوی کے مطابق ہے + پس لوحِ معنوی
قدر و قضائے مُبرم قطعی ہے بلا انکار + اور دونو لوح صوری و معنوی ایک
ہی ارادے ازلی سے ہوئین آشکار + اور لوح صوری لوحِ معنوی سے متغیر
ہوتی ہے علی الدوام + بعض امور لوح محفوظ کے لوح معنوی اُمّ الکتاب سے رد
کئے جاتے ہین لاکلام + اور علوم حضراتِ انبیاؑ و اولیا علیہم الصلوٰۃ والسلام +
اور اونکی زبان و جنان کہ جنپر بقیۂ روشنائی سے ہوئی ہے تحریرِ اینزد علّام +
یہ سب لوحِ معنوی اُمّ الکتاب سے ہین باتفاقِ علمائے اعلام + لہذا رد نہین
ہوتی انبیائے کرام اور اولیائے فخام کی دعائے تام + پس اسلیئے شرع شریف
مین یہ امر وارد ہے بالضرور + اخبار و آثار سے نزدِ کملا ثابت ہے بلا فتور +
کہ دعا مانگو خدائے تعالیٰ سے بحضورِ قلبِ لیل و نہار + اور دعا چاہو اون
بندگانِ خدا سے جو ہین نیکوکار + رد کرنے مصیبتون اور محنتون اور بلاؤن
مین بصد انحسار + اور امر وسیلہ پکڑنے کا بھی شرع شریف مین وارد ہے
بلا انکار + اور فریاد کرنا اور شفاعت چاہنا انبیا اور اولیا سے نزدِ پروردگار +

Marfat.com

کہ اونکے وسیلے سے دوجہان کی مشکلین آسان ہون بجمیع اطوار + بلکہ وسیلہ
پکڑنا اونکی آل واولاد واحباب کو موجبِ نجات ہے عند اولی الابصار +
تاکہ اونکی دعاوندا اور اونکی وجاہتِ بے انتہا سے سہل ہون جملہ کار + اور
اسطور شرع شریف مین بندگانِ خدا ہین مامور + کہ اپنے خویشون سے ہر طور
خوبی ونیکی کرین بالضرور + اور فقرا ومساکین کو صدقات دین شفقت و
دلداری سے + اور یتیم غمگین کو خیرات دین مرحمت وغمگساری سے + اور خدا سے
سوال کرین جمیع ساعات مین + خصوصاً دعا مانگین لیلۃ البرات مین + کہ مٹاوے
اونکی شقاوت کو + اور ثابت رکھے اونکی سعادت کو + تاکہ پھر شقی نہون زینہار +
اور ہمیشہ سعید رہین تا روزِ شمار + اور ایسا ہی حق تعالیٰ سے کرو سوال + کہ
گشایش رزق ہو اور کثرتِ مالِ حلال + اور وہ اپنے لطف سے عطا فرماوے
نیک اطفال + طویل العمر باصلاحیتِ اعمال + اور خدا سے طلب کرنا بار دگر
بیش + درازیٔ عمر بجائے ذاتِ خویش + اور مثل ان امور کے دیگر کار +
جیساکہ دوائے طبیب اور حصولِ شفائے بیمار + بادعیۂ ماثورہ وکلام ایزدِ غفار +
کیونکہ حکمِ قضا وقدر سے بندہ ماہر نہین + قضائے مبرم ومعلق اوسپر ظاہر نہین +
پس اس عالم مین سنۃ اللہ پر اعتماد ہے + سلسلۂ اسباب کو بجالانا یہی کمالِ
توکل وخوش اعتقاد ہے + ظاہر مین اسباب بجالانا باطن مین مسبب الاسباب
پر نظر ٹھہرانا یہی طریق پُرسداد ہے + دست بکار دل بیار وانک اعلیٰ وظیفہ
یہی اصلِ وداد ہے + ہان بجالانے اسباب مین کوشش کرنا حد سے بسیار +
خلافِ امرِ شرع ہے عند اولی الابصار + اور ایسا ہی کوتاہی کرنا بجالانے

Marfat.com

اَسباب مین اے ہوشیار + یا خود بدی سے بری ہونا اور حوالہ قضا پر
کرنا آشکار + یہ بھی وسوسۂ ابلیس پُر تلبیس ہے بلا انکار + خلاف وظیفۂ زبنا
ظلمنا ہے نزدِ کبار + جو سُنّتِ آدم علیہ السّلام پدرِ بزرگوار + اور یہ بھی پُر ظاہر
کہ بیٹا اپنے باپ کا ورثہ لیتا ہے با جہدِ بیشمار + پس بدی کو اپنے ذمہ پر لگانا
ورثۂ آدم ہے جو خلیفۂ پروردگار + اور بدی سے بری ہونا ورثۂ ابلیس جو
ہے اہلِ نار + پس وہ ورثۂ اوّل انسان اور یہ ورثۂ شیطان بلا فرار +
اللھم اعصمنا من اعتقاد الاشرار + بجاہ حبیبک سیدنا المختار + وصلی وسلم
علیہ عدد قطرات الامطار + وعلی آلہ واصحابہ الاخیار

ای اخی دست از دعا کردن مدار	با اجابت باردِ اویت چہ کار
ہر کرا دل پاک شد از اعتزال	آن دعائش میرود تا ذوالجلال
پس بیفزا حاجت ای محتاج زود	تا بجوشد از کرم دریائے جود
گر ندارد تو دمِ خوش در دعا	رو دعا میخواہ از اہلِ صفا
کان دعائے شیخ نے چون ہر دعاست	فانی ہست و گفتِ او گفتِ خداست
آن دعائے ہیچ دان خود دیگرست	آن دعا زو نیست گفتِ داورست
آن دعا حق میکند چون او فناست	آن دعا و آن اجابت از خداست
بندگانِ حق رحیم و بُردبار	خوئے حق دارند در اصلاحِ کار
ہین بخوان این قوم را ای مُبتلا	ہین غنیمت دار شان پیش از بلا
زیرکی بفروش و حیرانی بخر	زیرکی زرقست و حیرانی نظر
دانہ دان کو نیکبخت و محرم ست	زیرکی ابلیس و نادان آدم ست

Marfat.com

بر قضا کم نہ بہانہ ای جوان — جُرم خود را چون نہی بر دیگران

بل قضا حق ست و جہدِ بندہ حق — ہین مباش اعور چو ابلیسِ خلق

گر دخود برگرد و جُرم خود ببین — جنبش از خود بین و از سایہ مبین

فعلِ تو کہ زائد از جان و تنت — ہمچو فرزندت بگیرد دامنت

جُرم بر خود نہ کہ تو خود کاشتے — با جزا و عدلِ حق گن آشتے

فی الستمار رز قلم نہ شنیدہ — اندرین پستی چہ برچیدہ

ما عیالِ حضرتیم و شیر خواہ — گفت الخلقُ عیالُ للاِلٰہ

رمز الکاسب حبیب اللہ شنو — از توکل در سبب کاہل مشو

گر توکل میکنی در کار کن — کسب کن پس تکیہ بر جبار کن

گفت پیغمبر بآواز بلند — با توکل زانوی اُشتر بہ بند

اور جبکہ لوح محفوظ اور سائر الواحِ صوریہ متغیر ہوتی ہین بلا امتناع + تو حضرت غوث صمدانی سیدنا عبد القادر الجیلانی قدس اللہ سرہ النورانی نے اقدار الحق سے کیا نزاع + بطور حق الیقین + برائے حقِ متین کیونکہ علم او نحا لوح معنوی ہے علی الدوام + اور حکم او نحا مبرم قطعی اور امر او نحا محکم سمعی نافذ ہے بین الانام وہی ہین شیخ الجن والانس والاملاک + غوث الثقلین واہل الافلاک + پس وہ لوحِ معنوی ہین علی التحقیق + اور نہین اعتبار اوسکا جو بکتے ہین زندیق + اور کیونکر ثابت نہو وہ امر نزدِ اہلِ تصدیق + کہ محبوب سبحانی ماورائے امور وعقول خلائق سے ہین نزدِ علمائے کبار + لہذا آپنے فرمایا کہ مین اوس جنس سے ہون کہ تم اوسکے ماہر نہین زینہار + اور یہ امر بھی روشن

ہے عند اولی الالباب + کہ فرمانِ حضراتِ افراد و اقطاب + متغیر نہین ہوتا
قطعی ہے بغیر ارتیاب + پس کیونکر تغیر پاوے حکم اونکے سردار کا جنکی زبان
ہے اُمّ الکتاب + بلکہ وہ خود اصل کتاب ہین نزدِ اہلِ صواب + اور وہی
ہین شیخ اہل السموات والارضین + غوث الکل باتفاق الصدیقین + قدس اللہ
اسرارہ وافاض علینا انوارہ الی یوم الدین + اور تفسیر روح البیان اور
واقعات محمودیہ مین مسطور ہے + وغیرہما کتبِ معتبرہ دینیہ مین بھی مذکور
ہے + کہ وجود انسانی مین دو لوح جزئی ہین بلا انکار + ایک لوح صوری اور
ایک لوح معنوی ہے آشکار + پس صوری باب لوح صوری اور معنوی باب
لوحِ معنوی ہے عند اولی الابصار + پس لوح صوری منکشف و ظاہر ہوتی
ہے واسطے اکثر اولیاء اللہ کے علی الدوام + اور لوح معنوی ظاہر نہین ہوتی
مگر واسطے ایک ولی کے بعد ایک کے لاکلام + یعنی لوحِ معنوی غیبِ مطلق
ہے بعض فرد پر بعد بعض کے علی الخصوص ہوتی ہے عیان + اور لوحِ صوری
غیب اضافی ہے اکثر اولیاء اللہ پر علی العموم ظاہر ہوتی ہے بیگمان + اور
عرائس البیان مین معنی اس آیت کا اسطور سے ہے ملحوظ کہ بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ
فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ یعنے وہ کتاب جو پڑھی جاتی ہے اوپر قوم کفار و منافقین کے +
لاریب وہ قرآن عظیم فرقان فخیم لکھا گیا ہے بیچ لوح قلب سید المرسلین کے +
اور بیچ الواحِ قلوبِ اولیائے عارفین وارثینِ خاتم النبیین کے اور معنی عارفین
کا من کبریٰ مین اسطور مسطور ہے + اور یہ کتاب سیدی عبد الوہاب شعرانی
کی مشہور ہے + قدس اللہ سرہ وافاض علینا برّہ کہ عارفین ایک جماعتِ عظمی ہے +

Marfat.com

اصحابِ ولایت کبریٰ ہے + اونکا رتبہ اس جہان مین اسطور سے ہے عیان + کہ
جیسا رتبہ دل کا انسان کے جسم مین ہے بیگمان + یعنے جیسا کہ وجودِ انسانی مین
دل صاحبِ حمایت بادشاہ ہے ویسا ہی اون عارفین سے اس جہان کے ساکنین
کی پناہ ہے + اور وہ آگاہ ہین جاری ہونے اقدارِ الٰہی سے ہیچ موجودات کے +
اور وہ خبردار ہین ساری ہونے قضائے ربانی سے ہیچ مخلوقات کے + اور وہ
بندگانِ پروردگار ہین اختیار سے + اور وہ عارفین خلقت مین سردار ہین اضطرار
سے یعنے مقام بندگی مین وہ ہمیشہ دل وجان سے ہین سرشار + اور خلقت مین
سردار ہونا وہ چاہتے نہین زینہار + کہ بندگی مین بندہ خدا سے موصول ہے + اور
سرداری مین خلقت سے مشغول ہے + بندگی مین انکساری و قربِ باری ہے +
سرداری مین افتخاری و سرشاری ہے + ولیکن حق تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے
اونکو بنایا ہے سردار + تو اوسکی رضا پر وہ راضی ہین دائم خدمتگذار + اور اونپر
منکشف ہے علم دہر الدہور + اور وہ عالم مین احوال ازلی و ابدی سے بالضرور
یہ ماہر ہونا اونکا ازل سے ابد تک بلا فتور + ایک دم مین ہوا ہے اونکے دمون
سے اے ذیشعور قال سیدی عبد الوہاب الشعرانی قدس اللہ سرہ النورانی
فی الکبریت الاحمر واما شیخنا سیدی علی الخواص رضی اللہ عنہ فسمعتہ یقول
لا یکمل الرجل عندنا حتی یعلم حرکات مُریدہ فی انتقالہ فی الاصلاب وھو نطفۃ
من یوم اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ الی استقرارہ فی الجنۃ او فی النار یعنے کبریت احمر مین
حضرت عبد الوہاب شعرانی قدس اللہ سرہ النورانی لاتے ہین + کہ سُنا مین نے
میرے مرشد حضرت علی خواص رضی اللہ عنہ سے کہ وہ ایسا فرماتے ہین + کہ ہمارے

Marfat.com

نزدیک نہین ہوتا مرد اہلِ کمال + یہان تک کہ جانے وہ اپنے مُرید کی حرکات
کو در ہمہ حال + جسطور لشتون مین نطفے نے کیا ہے انتقال + روزِ میثاق اَلَسْتُ
بربکُمْ سے تا دخولِ جنت و نار + پس اوسکی ہمہ حالاتِ زیست و ممات اوسکی
نزدیک ہے آشکار + انتہی اور حضرت سہل بن عبداللہ تستری وغیرہ محققین
کا یہی مقام ہے بلا انکار + چنانچہ بحر المبین لرجم الشیاطین مین کُتبِ
معتبرہ سے یہ بیان منفصل ہے نگار قال العارف الممدوح قدس اللہ سرہ المتوح
فی المنن الکبریٰ معدت الیمن والبشریٰ وروی العلامۃ الفارقی رضی اللہ
عنہ فی کتاب التوحید ان العارف باللہ یعقوب خادم سیدی احمد بن الرفاعی
قدس اللہ اسرارہم وافاض علینا انوارہم قال سمعت سیدی احمد بن الرفاعی
رضی اللہ عنہ یقول صحبت ثلاثمائۃ الف امۃ ممن یاکل ویشرب وینکح و
یرث ولا یکمل الرجل عندنا حتی یصحب ہذا العدد ویعرف کلا منہم وصفاتہم
واسمائہم وارزاقہم وحیاتہم ولجالہم قال یعقوب الخادم رضی اللہ عنہ
فقلتُ یاسیدی ان المفسرین رحمہم اللہ تعالی ذکروا ان عدد الامم ثمانون
الف اُمۃ فقط فقال ذلک مبلغ علمہم فقلت لہ ہذا عجب فقال ان زیدک انزلا
تستقر نطفۃ فی رحم انثی الا ینظر ذلک الرجل الیہا ویعلم بہا فقال قلتُ
لہ یاسیدی ہذا من صفات الرب تبارک وتعالی فقال یایعقوب استغفر اللہ
تعالی فان اللہ سبحانہ اذا احب عبدا صرفہ فی جمیع مملکتہ واطلعہ علی ما شاء
من علوم الغیب فقال یعقوب رضی اللہ عنہ تفضلوا علیّ بدلیل علی ذلک فقال
سیدی رضی اللہ عنہ ان الدلیل علی ذلک فی قولہ فی الحدیث القدسی لا یزال

Marfat.com

عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احبہ فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ
وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بہا ورجلہ التی یمشی بہا ولئن
سئلنی لاعطینہ ولئن استعاذنی لاعیذنہ رواہ البخاری عن ابی ہریرۃ
رضی اللہ عنہما واذا کان الحق تعالی مع عبدہ کما یریدہ صار کانہ صفۃ من
صفاتہ یعنی کتاب منن کبریٰ جو حضرت امام شعرانی قدس اللہ سرہ النورانی کی
مشہور ہے + تواوسمین کتاب التوحید علامہ فارقی رضی اللہ عنہ سے مسطور
ہے + بروایتِ عارف باللہ حضرتِ یعقوب قدس اللہ سرہ المحبوب مذکور
ہے + کہ سنامین نے سید احمد رفاعی رضی اللہ عنہ سے کہ فرماتے وہ یہ بیان
مُبین + کہ صحبت حاصل ہوئی مجکو اوس تین لاکھ اُمت سے بالیقین + کہ کھاتے
پیتے اور نکاح کرتے اور آپس مین ورثہ دیتے لیتے ہین وہ لوگ علی الدوام +
اور نہین کامل ہوتا مرد ہمارے نزدیک یہانتک کہ صحبت حاصل ہو اوسکو
عدد مذکور کی لاکلام + اور سمجھے اونکی زبان اور اونکے نام اور اونکی صفات
کو + اور جانے اونکی روزی اور اوقات مرگ اور حیات کو + تو عرض کی
حضرت یعقوب موصوف نے کہ اے سید الواصلین بیان فرمایا ہے اہلِ تفسیر
نے کہ جملہ خلائق ہین اسّی ہزار عالمین اِسسے زیادہ عدد کے قائل نہین
حضراتِ مفسرین + پس فرمایا سید احمد ممدوح نے کہ اسّی ہزار عالم تک
پہنچا ہے علم اونکا بالافکار + اور اوسسے زیادہ اونکے علم مین گنجائش نہین
زینہار + پس عرض کی حضرتِ یعقوب ممدوح نے کہ یہ مقام تعجب ہے اے
سید الابرار + پس فرمایا حضرت سید احمد ممنوح نے کہ اسسے زیادہ کرتا ہو مین

Marfat.com

تجسّم آشکار + کہ نطفہ کسی عورت کے رحم مین ہرگز ہرگز نہین پاتا قرار + مگر کہ دیکھتا
ہے اوسکو وہ مردِ کامل مقبولِ حضرتِ پروردگار اور وہ ماہر ہے اوس نطفے کی
حقیقت سے بجمیع اطوار ابتدا اور انتہا اوسکا عیان ہے اوسپر تا روزِ شمار پس عرض
کی حضرتِ یعقوب رضی اللہ عنہ کہ اے سیدِ نامدار + یہ صفت صفاتِ خدا تعالیٰ
سے متحقق ہے عند اولی الابصار + تو فرمایا حضرت احمد ممدوح قدس اللہ سرہ المنوح
نے کہ اے یعقوب پڑھ تو استغفار + کہ ابھی تک نہین سمجھا تو رتبہ محبوبانِ
ایزدِ غفار + کیونکہ تحقیق جب محبوب بناتا ہے کسی بندے کو رازقِ مور و مار +
تو لاریب اوسکو حکومت عطا فرماتا ہے اپنی تمام سلطنت مین بلا انکار + اور حسبِ خواہش
ازلی آگاہ کرتا ہے اوس محبوب کو خالقِ نور و نار + اپنے علومِ غیب سے جو اوس
محبوب پر نہین تھے آشکار + پس عرض کی حضرت یعقوب رضی اللہ عنہ نے
بصد انکسار + کہ یا سیدی و یا سندی اس جواب باصواب کو دلیلِ جمیل سے
کیجئے پائدار + کہ مجکو اور کسی کو اعتقادِ مذکور مین اشتباہ نہ ہے زینہار + پس فرمایا
سید احمد رفاعی قدس اللہ سرہ نے کہ اے یعقوب صدق شعار + دلیل جلیل اسکی
حدیثِ قدسی صحیح بخاری مین ہے نگار + کہ اسطور فرماتا ہے خدا تعالیٰ از روے
لطف و کرم بسیار + کہ ہمیشہ میرا بندہ ادائے نوافل سے میرا قرب چاہتا ہے
لیل و نہار + یہانتک کہ مین اوسکو اپنا محبوب بناتا ہون نہان و آشکار + پس
ہوتا ہون مین وہ کان اوسکا کہ جسسے سنتا ہی وہ ہمہ گفتار اور ہوتا ہون مین وہ آنکھ اوسکی کہ
جسسے دیکھتا ہی وہ نیکو کار اور ہوتا ہون مین وہ ہاتھ اوسکا کہ جسسے پکڑتا ہی وہ لیل و نہار
اور ہوتا ہون مین وہ پاؤن اوسکا کہ جسسے چلتا ہی وہ رفتار + اور اگر وہ مانگے مجھسے کوئی چیز تو لاوے

Marfat.com

اوسپر کرو نمین نثار + یعنے اوسکے کسی عطیہ مین حق تعالیٰ کو کسیطور دریغ نہین
زینہار + جو کچھ مانگے وہی عطا فرماوے اوسکو پروردگار + اور اگر وہ پناہ مانگے
مجھسے تو پناہ دون مین اوسکو بصد اقتدار اور جبکہ ہوا حق تعالیٰ ہمراہ اپنے
بندے کے حسب خواہش ازل الآزال + تو لابد ہوا ایک صفت اپنے بندے
کی صفات سے لامحال + کیونکہ دید و شنید بندہ برگزیدہ عین دید و شنید خدا
ہے + او گرفت و رفتار بندہ پسندیدہ لاریب فعل الٰہی برملا ہے + اوس
محبوب کی دعا و ندا عین دعا و ندائے پروردگار ہے + اوس مطلوب کی رضا
و عطا عین رضا و عطائے ایزد غفار ہے + او سے و داد و عناد عین و داد
و عناد الٰہ بلا انکار ہے + اوسکا غصہ و غضب لاریب قہر قہار آشکار ہے
اپنی ذات و صفات و افعال سے وہ فانی ہے + ذات و صفات و افعال الٰہی
سے وہ جاودانی ہے + پس برابر ہے اوسکے نزدیک قریب و بعید + اور مساوی
ہے اوسکے نزدیک سہل و شدید + وہ فانی فی اللہ باقی باللہ قائم مع اللہ
علی الدوام ہے + حیات دنیویہ سے عالم برزخ مین اوسکا برتر مقام ہے +
اپنے نفس کا اوسکو ہرگز اختیار نہین غیر خدا کے ساتھ اوسکو کسی طور قرار نہین
راز نہانی اوسپر عیان ہے + علوم لوح معنوی سے اوسکا بیان ہے + مترجم
غیب مطلق اوسکا جنان ہے + مترجم جنان اوسکی زبان ہے + تو کلام
اوسکی کلام خدائے جہان ہے صحبت اوسکی صحبت خدا ہے + کہ خدا اوس بندے سے
ہرگز نہین جدا ہی جو اوسے دور خدا سے دور ہے جو اوسکے حضور وہی خدا سے مسرور ہے

اولیا اطفال حق ند ای پسر	غائبی و حاضری بس باخبر

Marfat.com

برتر ند از عرش و کرسی و خلا
ساکنانِ مقعدِ صدقِ خدا

گر نہ بینایان بدندی اوشہان
جملہ کوران مردہ اندی در جہان

پاسبانِ آفتابند اولیا
در بشر واقف ز اسرارِ خدا

سائران در آسمانہائے دگر
غیر ایں ہفت آسمانِ مشتہر

بندگانِ خاص علّام الغیوب
در جہانِ جان جواسیس القلوب

ہر ولی را نوح کشتیبان شناس
صحبتِ ایں خلق را طوفان شناس

ہر کہ خواہد ہمنشینی با خدا
گو نشین اندر حضورِ اولیا

چون شوی دور از حضورِ اولیا
در حقیقت گشتۂ دور از خدا

از حضورِ اولیا گر بگسلی
تو ہلاکی زانکہ جزوی نے کُلی

در درونِ دل در آید چون خیال
پیشِ او مکشوف باشد سرِّ حال

آنکہ واقف گشت بر اسرارِ ہُو
سرِّ مخلوقات چہ بود پیشِ او

آنکہ بر افلاک رفتارش بود
بر زمین رفتن بہ دشوارش بود

سایۂ یزدان بود بندہ خدا
مردۂ ایں عالم و زندۂ خدا

آنکہ وا برص چہ باشد مردہ نیز
زندہ گردد از فسونِ آن عزیز

آنچہ تو در آئینہ بینی عیاں
پیر اندر خشت بیند پیش ازاں

مومن از بنظر بنور اللہ شدی
از خطا و سہو ایمن آمدی

قال علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلیٰ آلہ واصحابہ الکرام اتقوا فراسۃ المومن فانہ ینظر بنور اللہ تعالیٰ

آنکہ از حق یابد او وحی و جواب
ہر چہ فرماید بود عین صواب

Marfat.com

نے نجومست ونہ رملست ونہ خواب — وحی حق واللہ اعلم بالصّواب

از پئے رد پوشِ عامہ در بیان — وحیِ دل گویند او را صوفیان

آنچہ گوید آن فلاطونِ زمان — ہین ہوا بگذار رو بر وفق آن

آنکہ جان بخشد اگر نکبت دہد راست — نائبت او دستِ او دستِ خداست

نیم جان بستاند و صد جان دہد — آنچہ در وہمت نیاید آن دہد

صیورتش بر خاک و جان بر لامکان — لامکانِ فوق وہم سالکان

بل مکان و لامکان در حکمِ او — ہمچو در حکم بہشتی چار جو

ماہیانِ قعرِ دریائے جلال — بحرِ شان آموختہ سحرِ حلال

پیر را بگزین کہ بے پیرِ ایں سفر — ہست بس پُر آفت و خوف و خطر

لوحِ محفوظست پیشانیئے پیر — رازِ کونینش نمایَد آن مُنیر

لوحِ محفوظست جسمش پُر صفا — از چہ محفوظست محفوظ از خطا

ظلِّ او اندر زمین چون کوہ قاف — روحِ او سیمرغ بس عالی طواف

من نجویم زین سپس راہِ اسیر — پیر جویم پیر جویم پیر پیر

ای مرا تو مُصطفا من چون عُمَر — از برائے خدمتت بستہ کمر

ای لقائے تو جوابِ ہر سوال — مشکل از تو حل شود بے قیل و قال

ترجمانی ہر چہ مارا در دل ست — دست گیری ہر کہ پائش در گلست

روی ہر یک مینگر میدار پاس — بو کہ گردی تو ز خدمت روشناس

اہلِ دین را باز دان از اہلِ کین — ہمنشینے حق بجو با او نشین

راہِ سنت با جماعت خوش بود — اسپ با اسپان یقین خوشتر رود

مرترا عقلیت جزوی درنہان | کامل العقلے سجو اندر جہان

در بشر روپوش کردست آفتاب
فہم کن واللہ اعلم بالصواب

یہ فرمانِ خلّاق پروردگار | حدیثِ مقدّس مین ہے آشکار
کہ محبوب اپنا بناتا ہون جب | اوسے جو کہ ہو اہلِ حبّ و ادب
تو ہوتا ہون مین گوش اوسکا مدام | کہ جسّے وہ سنتا ہے جملہ کلام
بھی ہوتا ہو نمین چشم اوسکی ضرور | کہ جسّے وہ دیکھے ہمہ نار و نور
مَین ہوتا ہون دل اوسکا اے ناموَر | کہ سمجھے وہ جسّے ہمہ خیر و شر
مَین ہوتا ہون لاریب اوسکی زبان | کہ جسّے وہ کرتا ہے دائم بیان
مَین ہوتا ہون دست اوسکا بے اشتباہ | پکڑتا ہے جسّے وہ بشام و پگاہ
مین ہوتا ہون پا اوسکا اے نیکنام | کہ جسّے وہ چلتا ہے باصد خرام
اگر مجسے مانگے کرون مین عطا | جو چاہے ملے اوسکو بے امترا
مدد مجسے مانگے وہ اہلِ تمیز | بھی چاہے حمایت اگر وہ عزیز
تو اوسکی مدد مین کرون آشکار | پناہِ خدا مین وہ لیل و نہار
وہ ہے میرے ولیون سے بیشک ولی | وہ محبوب میرا خفی و جلی
وہ ہو میرا ہمسایہ با اصفیا | جو شہدا و صدیق ہم انبیا
جنان مین ہمیشہ وہ باعزّ و ناز | رہے دید میری سے وہ سرفراز
تو جس شخص کا ہو خدائے انام | بصر سمع و ید بھی لسانِ کلام
بھی دل اوسکا ہو مظہرِ کردگار | وہ ہو منظرِ خالقِ نور و نار

Marfat.com

تجلی الٰہی نے اے نورِ عین
جمالِ الٰہی نے بے ریب و شین

بنایا اوسے اپنا محبوبِ تام
بدن اوسکا مرآتِ حق لاکلام

ہوا جبکہ دل اوسکا آئینہ وار
وہی ایک رائی و مرئی نگار

خدا جبکہ اوسپر ہوا آشکار
جو سب غیب کا غیب نزدِ کبار

ہوا جبکہ محبوب وہ بیگمان
ہوئے اوسپہ جملہ خزائن عیان

تو بیشک وہ ہے لوحِ مرآت وار
تو غیبِ خدا اوسنے ہے آشکار

وہ ہے غیبِ ایزد سے ماہر مدام
نہ ہے ریب کچھ اِسمیں نزدِ فہام

احادیث و قرآن سے ہے یہ نگار
جو ہے اِسکا منکر وہ ہے اہلِ نار

ہوا رُجلِ کامل کا جب یہ مقام
کہ مرآتِ ایزد وہ ہر صبح و شام

تو غیبِ خدا اوسنے ہے آشکار
نہیں بل عیان اوسنے پروردگار

تو کیا اب مکمّل کا ہو کچھ بیان
کہ سُلطانِ کملا وہ بیشک عیان

ورا، الورا میں وہ عالی مقام
وہی یکتا لاریب غوث الانام

وہ ادراکِ خلقت سے ہیں ماورا
نہیں مثل اونکے کوئی دوسرا

تو کیونکر نہ وہ لوحِ اُمّ الکتاب
وہ مرآتِ ایزد بلا ارتیاب

تو صادق ہوا قول یہ بالسّداد
ہوا ہے جو مذکور در اعتقاد

قضا و قدر کے وہ صدر الصّدور
وہ تیرِ قضا کو پھراوین ضرور

جو حکمِ قضا ہے بامرِ خدا
تو اونکی قضا اوسپہ غالب سدا

قضا و قدر اونسے ہے فیضیاب
کرے محو اوسکو یہ اُمّ الکتاب

سنو دل سے یہ قولِ غوث الانام
کہ ہے یہ ورائے عقولِ فہام

Marfat.com

یہ حق الیقین نزدِ اربابِ حال
سنو اسکے ماہر جو ہے اہلِ قال

کہ حق الیقین اور علم الیقین +
بسے فرق اِن دو مین اے دوربین

خیوری کو یارب طفیلِ حبیب
عطا کر تو حق الیقین سے نصیب

قال سیدی عبدالوہاب الشعرانی قدس اللہ سرہ النورانی فی الیواقیت والجواہر معزیا الی مرشدہ سیدنا علی الخواص قدس اللہ سرہ بالاختصاص انہ قال وقد ذکر الشیخ سیدنا عبدالقادر الجیلانی قدس اللہ سرہ الربانی ان للقطابۃ ستۃ عشر عالما لحاطیا الدنیا والاخرۃ عالم من ھذہ العوالم وھذا امر لا یعرفہ الا من اتصف بالقطبیۃ یعنی کتاب الیواقیت والجواہر مین مسطور ہے + اور یہ کتاب سیدی عبدالوہاب شعرانی کی مشہور ہے + اسمین بروایت سیدنا علی الخواص مرشدِ امام شعرانی مذکور ہے + کہ حضرتِ محبوب صمدانی سیدنا عبدالقادر الجیلانی کا ایسا فرمان پُر نور ہے + قدس اللہ اسرارہم وافاض علینا انوارہم کہ قطبیّت کے لیئے سولہ عالم کا ہونا از بسکہ ضرور ہے + اونمین حکم قطب کا دائم جاری ہونا حسبِ خواہش ربِ غفور ہے + اور وہ سولہ عالم اسقدر وسیع ہین بسیار + کہ دنیا و آخرت ایک عالم ہے اون عوالم سے بلا انکار + اور مثل اِسکے دوسرے پندرہ عالم قطب کے لیئے ہین سزاوار + اور لاریب معرفت عوالم مذکورہ کی قطب پر ہے آشکار + کہ وہ اس منصب وحکم رانی سے موصوف ہے لیل ونہار + کیونکہ منصبِ قطبیّت مقامِ حالی ہے نہ مرام قالی زینہار + اور حال وقال مین بُعدِ بعید عیان ہے عند اولی الابصار + زبانِ قال سے

Marfat.com

تبیانِ حال غیر ممکن ہے اور دشوار + قال فی نجم المبین عن زبر المهرة المحققین
کالابریز والفتوحات المکیه + والمنن والاشراقات الالهیه وغیرها من الکتب
المعتبره ان القطب الغوث واحد فی کل عصر وسائر الاقطاب والاوتاد
والابدال والافراد تحته وهو یشاهد العوالم کلها من المخلوقات الناطقة
والصامتة والسموات والارضین وما فیهما وما فوق العرش من الحجب السبعین
وما فوقها من عالم الرقا بتشدید الراء والقاف وبین الحجابین
مسیرة سبعین الف عام وکل ذلک معمور بالملائکة الکرام
وهو یسمع اصواتها ویعرف لغاتها فی لحظة واحدة
وتستمد منه العوالم کلها غیر العالمین وهو ممد کل واحد
منها بما یحتاجه ویعطیه ما یصلحه من غیر ان یشغله هذا
عن هذا بل اعلی العالم واسفله فی خیر واحد عنده ثم یرجع هذا الغوث فی
مدده وامداده من غیره وهو خازن الولایة سیدنا الشیخ عبد القادر الجیلانی
قدس الله سره الصمدانی ومدده من قطب الانبیاء والمرسلین وغوث الاولین
والاخرین خاتم النبوة رحمة للعالمین صلی الله وسلم علیه وآله الطاهرین ومدده
من حضرة ارحم الراحمین انتهی ملخصا یعنی بحر المبین لجو الشیاطین
مین مسطور ہے + اور کتبِ ماہرین محققین سے اوسمین مذکور ہے + جیسا کہ ابریز
و فتوحات مکیہ سے نگار ہے منن کبریٰ اور اشراقات الالہیہ سے بھی آشکار ہے +
وغیرہا کتبِ معتبرہ سے بھی وہاں تفصیل وار ہے + کہ وہ قطب جو غوث ہے
ہر زمانے میں ایک ہی ہوتا ہے علی الدوام + اور باقی اقطاب واوتاد وابدال

Marfat.com

وافراد اوسکے تحت الید ہین لاکلام + اور وہ لاریب دیکھتا ہے تمام عوالم کی مخلوقات
کو + جو ناطقہ اور صامتہ ہے اور ارضین وسماوات کو + اور جو کچھ زمینو اور آسمانو
مین ہے ہر قسم کی موجودات کو جیسا کہ چرندے درندے پرندے اور جملہ حشرات
کو + ملأ اعلی کرّوبیان عالم بالا حور وقصور انہار واشجار ودرجات ودرکات
کو + لوح وقلم کریم اور عرش عظیم سدرۃ المنتہیٰ وسائر مقامات کو اور فوق
عرش ستّر پردہائے خلاق بریّات کو کہ درمیان ہر دو پردے کے مسافت
ستّر ہزار سال + اور یہ سب پردے معمور وپُر نور ہین ملائکہ کرام سے
بے قیل وقال + اور فوق اون پردون کے عالم الرّقائے ذوالجلال اور
اوسکے آگے ہرگز ہرگز نہین کچھ جائے مقال کہ وہ محض جائے سکوت ہے
مقام سرّ حال + یہ سب تحت نظر غوث زمان ہے + کہ وہ وارث اہل الامکان
ہے + اور وہ ایک لحظہ مین سنتا ہے سب عوالم کے اصوات کو + اور سمجھتا ہے وہ
تمام مخلوقات کے لغات کو یعنے ہر ایک مخلوق جملہ عوالم کی ندا سے وہ ماہر ہے +
ہر ایک طالب کی طلب وتعطش اوسپر ظاہر ہے + ہمہ خلائق ارضی وسماوی
کی مرام سے وہ خبردار ہے + تمام موجودات کی خواہش وکلام اوسپر آشکار
ہے پس مدد چاہتے ہین اوسسے تمام عوالم علویہ وسفلیہ اور ہمہ کائنات ظاہریہ
وباطنیہ مگر ایک جماعت ملائکہ عالون اونکا نام ہے + وہ اس مدد سے
مستثنا لاکلام ہے پس مدد کرتا ہے جملہ عوالم کی وہ غوث زمان + اور عطا
کرتا ہے سبکو بقدر ہر لحظہ وہر آن + کہ جسقدر وہ محتاج ہین جس چیز کے
بیگمان + اور اوسسے ہوا اونکی صلاحیت جسم وجان + اور ایک شخص کو

Marfat.com

عطا کرنا دوسرے کی عطا سے باز نہین رکھتا اوسکو زینہار اس عطا مین
تقدیم و تاخیر ہرگز نہین ہوتی عند اولی الابصار + بلکہ زیر و بالائے عوالم
اوسکے نزدیک ہر دو برابر ہین بلا انکار + جبکہ وہ موصوف ہوا باوصافِ
حضرت پروردگار + اوسکی دید و شنید دانست و گرفت و گفتار و رفتار + عین
صفاتِ الٰہی سے ہے جیسا کہ بالا ہوا ہے نگار + وہ فانی فی اللہ باقی باللہ اپنی
ذات کا اوسکو کچھ نہین اختیار + ہمہ حرکات و سکنات اوس ستودہ صفات
کے اور سائر کار + ذات و صفات و افعال ازلیہ و ابدیہ سے ہوتے ہین اشکار
تو کیونکر اونمین تقدیم و تاخیر اور مشغولی کی تصویر کا ہوا ظہار وللہ در من قال

هذه الاشعار

من بجانان زنده ام و از جان نیم	من ز جان بگذشتم و جانان نیم
چشم و گوش و دست و پایم او گرفت	من بدر رفتم ترا یم او گرفت
این بصر وین شمع چون آلات اوست	ملک ذرات تنم مرآتِ اوست
چون تجلی افگند بر ذاتِ من	حُسنِ خود بیند درین مراتِ من
آئینہ چون صاف و بیرنگ آمدست	با جمالِ دوست ہمرنگ آمدست
تا توانی رنگِ بیرنگی گزین	تا شوی ہمرنگِ آن نور الیقین
ہر کہ در بحرِ ہویت غرق شد	آب او را ہمقدم ہم فرق شد
خوض کم کن اندرین معنے عمیق	تا نگردی اندرین دریا غریق
نغمہ از نائیست نے از نے بدان	مستی از ساقیست نے از مے بدان
ما چو مست از دیدنِ ساقی شدیم	در گذشتیم از فنا باقی شدیم

Marfat.com

پھر ہوتا ہے وہ غوثِ زمان + مورد مراحم حضرت رحمان یعنے آگاہ فرماتا ہی
اوسکو ایزدِ غفار + کہ حقیقت مین کون ذات ہے مددگار کیونکہ یہ مقام امداد
صغار وکبار منصب جلیل القدر ہے بسیار تو اوسکو کسیطور ایسا خیال نہو نمودار
کہ جسنے اوسپر عتاب رب الارباب ہو نثار + لہذا ایاک نعبد کے بعد ایاک
نستعین ہے فرمانِ پروردگار + پس دیکھتا ہے وہ غوثِ زمان + اپنی امداد
کو خازنِ ولایت سے بیگمان کہ اسنے اوسپر نازل ہوتی ہے متواتر ہر آن + اور
وہ خازنِ ولایت اب حضرت محبوب سُبحانی قطب ربانی سیدنا عبد القادر
الجیلانی قدس اللہ سرہ النورانی ہین بالاتفاق + اس امر کا اہلِ ایمان سے
ہرگز ہرگز کوئی منکر نہین مگر اہلِ نفاق + اور یہ مسئلہ نجم المبین کے جلد
سادس مین مفصلاً مسطور ہے + کتبِ معتبرہ حضرات محققین سے وہان
مذکور ہے + کہ تا ظہور حضرت محمد مہدی امامِ آخر الزمان + خزانچیئے ولایت
حضرتِ محبوب سُبحانی ہین بالایقان + رضی اللہ تعالیٰ عنہما بغایۃ الرضوان +
اور حضرت محبوب سُبحانی پر نازل ہوتی ہے مدد علی الدوام قطب الانبیاء
والمرسلین غوث الاولین والآخرین خاتم نبوت ورحمتِ عالمین صلی اللہ
وسلم علیہ وآلہ الطاہرین سے لاکلام + اور جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ و
التسلیم پر مدد پروردگار + ازل الآزال سے دائم نازل ہوتی ہے لیل ونہار +
ہمہ خلائق پر وہی مدد و امداد جاری ہے + اوسی سے دریائے استمداد
ساری ہے واللہ المستعان وعلیہ التکلان اے عزیز وافر تمیز جبکہ غوثِ
وقت کی مدد پر ہمہ عوالم کا انتظام ہے + تو لاریب لوح معنوی اوس غوث

Marfat.com

زمان کا مقام ہے + اور خازنِ ولایت جملہ غوثونکا غوث علی الدوام ہے +
تو اب اوس ہیکل نورانی سلطان ربانی سیدنا عبدالقادر الجیلانی قدس اللہ
سرہ السُّریانی کے لوح معنوی ہونے مین کیا جائے انکار ہے کیونکہ وہ ذات
قطب دائرۂ امدادِ ہمہ غوثان واقطاب آشکار ہے + مظہر ربوبیتِ قدیمۂ
عمیمۂ حضرتِ رحمانیت عند اولی الابصار ہے + پس اصحابِ ایمان اور ارباب
عرفان کو امر مذکور کی لابد تصدیق واقرار ہے + اور ارباب طُغیان اور اصحاب
خُذلان کو امرِ مسطور کی بیشک تکذیب وتعویق اور اوسسے فرار ہے + کیونکہ
حقیقت مین وہ منافق منکر نبوتِ حبیبِ پروردگار ہے تو کب وہ تصدیق
منازل سنیہ اور مراحل مرضیہ حضرتِ غوثیہ پر اُستوار ہے + خَسِرَ الدُّنیا وَالآخِرَہ
ذٰلِکَ ہُوَ الخُسرَانُ المُبِینُ اوسکی شان مین سزاوار ہے + اے محبِّ صادقِ و
منصفِ حاذقِ حق سُبحانہ تعالیٰ شانہ نے اپنے حبیب گنہگارون کے طبیب
محمد مُصطفا علیہ الصّلوٰۃ والثنا کو اپنے اوصاف حمیدہ اور اسمائے برگزیدہ
سے چند اوصافِ اسنیٰ اور اسمائے اسمیٰ ایسے عطا فرمائے ہین بصد احترام
کہ جامعِ جمیع مقاماتِ محمدیہ اور حاویِ ہمہ فتوحاتِ احمدیہ ہین نزدِ علمائے
اعلام + از انجملہ پانچ صفاتِ جلیلہ باسمائے جمیلہ اس آیتِ پُر ہدایت مین
بطرزِ سلیم + کہ ہُوَ الاَوَّلُ وَالآخِرُ وَالظَّاہِرُ وَالبَاطِنُ وَہُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیمٌ
اور سات صفاتِ عظیمہ اور اسمائے فخیمہ اس کلام قدیم واجب التکریم مین
ہین تعظیماً وتوقیراً + یَا اَیُّہَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرسَلنَاکَ شَاہِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیرًا
وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیرًا + اور علم وقدرتِ حبیبِ خالق نار

Marfat.com

ونور + اور علم و قدرت اونکے وارثونکا بکثرت موفور + ہر دو آیتِ مرقومہ
سے نہایت اظہر من الشمس اور بے غایت ابین من الامس ہے بالضرور + خصوصًا
علم و قدرتِ سلطان الاولیا برہان الاصفیا حضرتِ محبوب صمدانی سیدنا
عبد القادر الجیلانی قدس اللہ سرہ السّریانی کہ یہ وارثِ اکمل و اجمل ہین
بالتحقیق ولاعبرۃ بما یخرصہ الزندیق + اور کشف و بیانِ حقیقت انوار و اسرار
بارہ حروف + جو کلمۂ لا الہ الا اللہ اور کلمہ محمد رسول اللہ مین ہین معروف
اور اسیطرح ادراک حقیقتِ بارہ حرف جو ہر ایک نام نامی چار یار گرامی
مین ہین پُر مطالب + کہ سیدنا ابو بکر الصدیق و عمر ابن الخطاب و عثمان
ابن عفان و علی بن ابی طالب + علیہم رضوان اللہ الملک الغالب ہر دو
آیت پُر عنایت مذکورۂ بالا سے بلا انکار + از بسکہ پیدا و ہویدا ہے عند
اولی الابصار اور بارہ صفات مسطورہ کے مظہر علی الخصوص وہی خازنِ
ممدوح ہین جیساکہ نجم المبین مین ہے منصوص + سُن اے محبِ صمیم
عاشقِ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم + کہ جملہ مراتب محمدیہ اور مآرب
احمدیہ مین دو رتبے سب سے اعظم و افخم ہین آشکار + اور اون دونون مین
سب اولیاء اللہ سے مقدم و اقدم ہے وہ خازن ممدوحِ کردگار اور سب سے
مقرب و اقرب ہے نزد جد خویش جناب رسول مقبول سیدنا المختار اور دو
دونو رتبونکا خوارج ہندیہ فرقۂ وہابیہ کو دائم ہے انکار ایک تو یہ کہ اوس
حبیب حضرت رحمان + طبیبِ معصیت گنہگاران کو حق تعالیٰ نے معراج
و بلاج کرایا علی الخصوص خلوت خانۂ لامکان بے نشان مین بلوایا اور اپنے

Marfat.com

دیدار قدامت انوار سے ایسا محو پُر صحو فرمایا بصد عزّ و وقار کہ از ان حالِ
بیچگون یہ مضمون فیض مشحون ترنم گونۂ بیچون ہے عند اولی الابصار۔ شعر

نہ عصیان ماند و نے طاعت — شدم محو اندر آن ساعت
چنان گشتم دران حالت — کہ وی من گشت و من ہم وی

اور دوسرا رتبہ یہ کہ خلعتِ شفاعت کبریٰ قامت اوس ملبوسِ عظمیٰ پر راست
وچست آیا کہ جسنے لسان وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی سے ایسا فرمایا

کہ اِذًا لَا اَرْضٰی وَاَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِیْ فِی النَّارِ

اَلَمْ یُرْضِكَ الرَّحْمٰنُ فِیْ سُوْرَةِ الضُّحٰی — وَحَاشَاكَ اَنْ تَرْضٰی وَفِیْنَا مُعَذَّبٌ
جو خلوتہا سے افضل بیگہان ہے — وہ فوقِ عرش خلوت لامکان ہے
خلیل اللہ جو ہین وہ قطبِ توحید — وہ جدِ انبیا ہین اہلِ تجرید
سرافیل و دگر میکال و جبریل — ملائک ہین جو ہین وہ اہلِ تبجیل
تو اوس خلوت سے وہ ماہر نہ زنہار — نہ اوس دربار مین اونکو گہے بار
کہ اوس خلوت کے اسرارِ نہانی — مکانی کے نہ لائق لامکانی
وہ ہین بیشک منزہ از نشانی — کہ سرِّ احدیت سے ہین وہ شانی
وہ میم احمدی معدوم اوسجا — محمدؐ بھی محمدؐ سے مبرا
کہ سرِّ احدیت سے جو احد ہے — وہی قائل وہی سامع صمد ہے
نہ اوسجا کار ساجد اور مسجود — نہ اوسجا نام عابد اور معبود
نہ مین تو کی وہانپر کچھ جدائی — وہی یکتا وہان جسکی خدائی
نہ ابراہیم کی اسجار سائی — نہ جبرائیل کو اوسجا رہائی

Marfat.com

تو کیا اسکے سوا قولِ بیانی
وہی سُبحان ربی لامکانی

تو اوس خاوت سے مخصوص ط
کہ وہ شرکت سے دائم ہے مُبرّا

مراتب مین جو رتبہ بسکہ امجد
وہ ہے کُلّی شفاعت نزد ایزد

علی الاطلاق اوسمین جو مُشفّع
تو اوسکا جو مقابل ہے وہ مُتّبع

وہی اصلی شفیع المذنبین ہین
طفیلی اوسکے دیگر شافعین ہین

شفاعت کے جو ہین انواع و اقسام
تو سب مین وہ اصیلی اہلِ انعام

ز آدم تا بعیسےٰ جو اُمم ہین
سبھی اس امت سے جواد نا ہم ہین

ہمہ ملکر وہ جاوین پیشِ آدم
در انروز یکہ باشد فزعِ اعظم

بآہ و سوز ہم با چشم گریان
کرین معروض یہ با سینہ بریان

کہ ہے امروز جوشِ قہرِ ایزد
بھی ثوران غضب ہے بسکہ بیحد

نہو امروز گر یارِ مددگار
تو ہم ہووین غضب سے بس تبہ کار

تو ئی ہے بوالبشر مسجود لاریب
تو ئی قلبِ عوالم ہے بلا عیب

نفختُ فیہ من روحی جو فرمان
وہ تیری شان مین نازل بقرآن

کہ ہر دو دستِ قدرت سے تو پیدا
ہوئے جملہ ملائک تجھپہ شیدا

تو ئی ہے مظہرِ صفتِ جلالی
تو ئی ہے منظرِ وصفِ جمالی

تو ئی ہے حاملِ نورِ خدائی
نہ خالق اور اوسمین کچھ جدائی

کرو ایسی شفاعت نزدِ غفّار
کہ ہو مسدود اوسے قہرِ جبّار

صفی اللہ کرین پھر عذر بسیار
کہ مین لائق نہ اوسکے آج زنہار

خطائے خویش میرے پیش ساری
زبانپر ورد نفسی بسکہ جاری

Marfat.com

تنم لرزان چو بیداز قہرِ بسیار
تو کیونکر مین شفاعت کے سزاوار

نجی اللہ جو ہین وہ اہلِ طوفان
تو جاؤ پیش اونکے تم پریشان

کرین گروہ شفاعت نزدِ غفار
تو ہو مسدود اوسسے قہرِ قہار

وہ پیشِ نوح جاوین جبکہ گریان
کرین پھر عرض وہ باسینہ بریان

کہ تورانِ غضب امروز بسیار
کرو تم اب شفاعت نزدِ غفار

نجی اللہ کرین پھر عذر بسیار
کہ مین لائق نہ اوسکے آج زنہار

کہ طوفانِ غضب سے مین ہراسان
زبانپر وردِ نفسی بسکہ ہر آن

کہان وہ کشتیٔ امن وامان ہے
کہ جسمین در سلامت جسم وجان ہے

ولے جاؤ بدربارِ خلیلی
وہ ہون شافع بدرگاہِ جلیلی

کہ ہین وہ قطبِ توحیدِ خداوند
تو شایدا اونسے ہووے قہر درسند

وہ جاوین پھر خلیل اللہ کے پیش
غضب سے وہ ہراسان بادلِ ریش

کرین پھر عرض وہ باچشم گریان
کہ ہین امروز ہم باسینہ بریان

نہین ہرگز کوئی مونس مددگار
شفاعت اب کرو نزدیکِ غفار

نہین تیرے سوا اوسجا رسائی
کرو قہرِ خدا سے اب رہائی

خلیل اللہ کرین پھر عذر بسیار
کہ مین لائق نہ اوسکے آج زنہار

مین اپنے حال مین امروز سرشار
ذبیح اللہ سے ہو نمین دست بردار

زبانپر وردِ نفسی ہر زمان ہے
طلب ایزد سے ہر دم مین امان ہے

کلیم اللہ جو ہین وہ ابنِ عمران
تو جاؤ پاس اونکے تم ہراسان

خدا سے بے توسط وہ مکلم
تجلیٔ خدا اونپر مسلم

Marfat.com

وہی ہین صاحبِ تورات ایزد — وہی یکتا نقیبِ ذاتِ احمد
کرین گروہ شفاعت نزدِ معبود — تو شائد قہرِ ایزد ہووے مسدود
توجا وین جملہ پیشِ ابنِ عمران — بآہ وسوز از بسکہ پریشان
کرین پھر عرض وہ با انکساری — کہ ثورانِ غضب امروز جاری
کلامِ ایزدی سے آپ ممتاز — بیان تمسے ہوئے ہین راز در راز
بھی اہلِ ناز ہو تم نزدِ یزدان — عطائے رب سے ہو ممتاز ہر آن
کرو گر تم شفاعت نزدِ غفار — تو ہو مسدود اوسکے قہرِ جبار
کلیم اللہ کرین پھر عذر بسیار — کہ مین لائق نہ اوسکے آج زنہار
جو روح اللہ عیسےٰ ابنِ مریم — ہوا جنپر ختم وہ دورِ آدم
اگر اون پاس جاؤ تم پریشان — کرین گروہ شفاعت نزدِ رحمان
تو شاید اوسنے ہووے قہر مسدود — رہائی اوسنے بخشے ہمکو معبود
توجا وین پیشِ روح اللہ گریان — کرین پھر عرض وہ باسینہ بریان
کہ ہے امروز جوشِ قہر جاری — شفاعت اب کرو نزدیک باری
کہ ہو ہمکو رہائی اوس غضب سے — کرین ہم گفتگو پھر اپنے رب سے
کھلے باب شفاعت نزدِ غفار — تو ہون ظاہر جو اوسکے ہین سزاوار
تو روح اللہ کرین پھر عذر بسیار — کہ مین لائق نہ اوسکے آج زنہار
بتاؤن تمکو مین یکتا وسیلہ — نبیلہ ہے جلیلہ وہ جمیلہ
وہ پیشین و پسین ہے جملہ مقبول — وہی نورِ قدم نورِ علیٰ نور
ربوبیت ہوئی اوسنے ہویدا — دلِ جملہ خلائق اوسپہ شیدا

نہ وہ محبوب ہوتا گر ہویدا
تو کب ہوتا خدا لے خلق پیدا

نہ ہوتا عشقِ عاشق اور معشوق
نہ ہوتا خلقِ خالق اور مخلوق

نہ ہوتا گر ظہورِ ذاتِ لولاک
تو کب ہوتا ظہورِ نورِ افلاک

تو جاؤ تم ہمہ پیشِ محمدؐ
کہ وہ محمود ذاتِ پاک ایزد

وہ نزدیکِ خدا لابد مشفع
کہ ہے اونکا مقالہ جملہ تسمع

مقام اونکا یقیناً جائے محمود
وہی مخصوص بادیدارِ معبود

وہی لاریب مفتاحِ خزائن
فدا اونپر خدا کے جود فائن

وہی مُلکِ خدا مین نازنین ہے
وہی یس طٰہٰ مہ جبین ہے

ہمہ خلقت رضا جوئے خدا ہے
خدا خواہِ رضائے مصطفا ہے

ہمہ کس طالبِ دیدارِ ایزد
خدا ہے طالبِ دیدارِ احمد

جو امروز قیامت شافعین ہین
وہ بارہ قسم جملہ بالیقین ہین

تو اول سب کے سید اولین ہین
بھی آخر سب کے سید آخرین ہین

تو یہ عظمیٰ شفاعت نزدِ غفار
نہو اونکے سوا دیگر سے زنہار

تو جاوین پیشِ احمد جملہ گریان
کرین پھر عرض وہ با سینہ بریان

کہ ہین امروز ہم رنجور بیحد
فامدد نا اغثنا یا محمدؐ

نہین تیرے سوا کوئی مددگار
کہ ہو اس بیکسی مین دلسے غمخوار

رسولونمین رسل جو مقتدا ہین
صفی اللہ جو مقبولِ خدا ہین

نجی اللہ جو شیخ الانبیا ہین
خلیل اللہ جو پدرِ اصفیا ہین

کلیم اللہ جو ہین وہ ابنِ عمران
وہی ہین صاحبِ تورات یزدان

Marfat.com

وہ روح اللہ جو عیسےٰ ابنِ مریم
جو ہین تمثیل مین وہ مثلِ آدم

تو ہر یک نے کیا ہے عذر بسیار
شفاعت سے کیا ہے سب نے انکار

کہ ہم لائق نہ اوسکے آج زنہار
کہ ور دِ امن نفسی مین ہین سرشار

کیا ہر یک نے دیگر پر حوالہ
کہ لَستُ ہناک سب کا ہے مقالہ

ہوئے ہم بیکسون سے دست بردار
ز آدم تا بعیسےٰ جملہ اخیار

تو اب ہم دردمندونکی دوا کر
دوائے لطف سے ہمکو عطا کر

تو ئی ہے رحمتِ جملہ عوالم
تو ئی باران گیہ جملہ اوادم

ز جوشِ قہر ایزد چشم گریان
خروشِ نار سے ہے سینہ بریان

تنِ رنجور مثلِ بید لرزان
دلِ مہجور دہشت سے ہراسان

ترحّم یا حبیب اللہ ترحّم
تو ئی ہے دستگیرِ جملہ عالم

تو ہر مشکل مین بس مشکلکشا ہے
کہ امدادِ تو امدادِ خدا ہے

تو فرمائین حبیب اللہ فی الفور
ترحم اور دلداری سے اسطور

نہ غم کھاؤ نہو تم چشم گریان
نہو سوزِ جگر سے سینہ بریان

نہو غمگین خاطر کچھ ہراسان
بفضلِ حق یہ مشکل ہووے آسان

رہو تم مطمئن خاطر ازان کار
کہ ہو مسدود جوشِ قہرِ جبار

کہ ہو نمین اوس شفاعت کے سزاوار
کہ شد مخصوص بہرِ من ہمان کار

نہووے وہ شفاعت آج زنہار
سوا میرے کسی سے نزدِ غفّار

چلو اب مین کرون کارِ شفاعت
برائے عاصیان و اہلِ طاعت

کہ تو ران غضب ہوا وسے مسدود
کرے جملہ خلائق حمدِ محمود

Marfat.com

اُٹھین پھر مصطفےٰ اُسوقت فی الفور
کرین اوس قہر کو مسدود اسطور

کہ آوین اوس مکانین جو کہ محمود
بفرمانِ خدائے ذاتِ معبود

کہ وہ مخصوص بہرِ مصطفاہے
نہ وہ زنہار جائے انبیاہے

زآدم تا بعیسےٰ جملہ واصل
نہو ہرگز کوئی اوس جامین داخل

خلیل اللہ کلیم اللہ سماعیل
جلیل القدر گرچہ اہلِ تبجیل

ولے اونکا نہ ہرگز وہ مکان ہی
کہ اوسمین لامکانی کا نشان ہے

وہ دیکھین دور سے باقلبِ شاداں
کہ ایستادہ ہے اوسمین حُبِّ رحمان

ولی جو ہین طفیلیئے محمدؐ
تو یہ اونسے مراتب مین ہین امجد

جو اِس امت مین خاصانِ خدا ہین
ولایت مین وہ برتر مقتدا ہین

چو اہل بیت ذاتِ مصطفا ہین
چو محبوبِ خدا غوث الورا ہین

ورا مین یہ ورائے اولیا ہین
یہ لابد جائے فخرِ اصفیا ہین

مراتب مین وہ گرچہ ہین زبرقان
ولے خورشید سے برتر وہ ہر آن

جو ہین نزدِ خدا اونکے مقامات
ورائے عقل ہین وہ جملہ یہہات

کہ باطن احدیت سے ہین وہ ممتاز
جو سرِّ احمدی ہے راز در راز

ملاحت مین وہ ہین حسنِ جمالی
فدا جسپر ہوا حسنِ جلالی

جو معشوقی مین اونکی بس ادا ہے
تو اہلِ عشق حق اونپر فدا ہے

نہین بلکہ جو ذاتِ مصطفا ہے
تو اِنسے وہ ادا بھی دلربا ہے

تو کیونکر وہ نہ معشوقِ خدا ہے
خدا اوسپر فدا بے امترا ہے

عسا اَن بیعث مین ہون وہ شامل
کہ ہین اسرارِ احمد کے وہ حامل

نہین بلکہ وہ جزوِ مصطفا ہین
تو پھر کل سے نہ ہرگز وہ جدا ہین

جو حکم کل وہ جز پر سدا ہے
یہی بس مذہبِ اہلِ سنّی ہے

عسیٰ اَنْ یَبْعَثَ رَبُّکَ مقاما
جو ہے محمود جائے پُر کراما

تو ہون استادہ اوسمین جبکہ احمد
بھی ہمرہ اونکے ہووے آلِ امجد

تو دیکھین وہ لقائے ذاتِ غفار
لقائے ایزدی سے ہووین سرشار

وہ دیدارِ خدا سے ہووین مسعود
طفیلِ احمدِ مختار محمود

کرین پھر سجدہ بہرِ ذاتِ معبود
کہ اوس سجدے کے لائق ہے وہ مسجود

وہ ہفتہ روز دنیا ساجدین ہون
ثنائے ایزدی لیے حامدین ہون

ثناؤ حمد ایزد کا محمدؐ
کرین الہام سے اسطور بیحد

کہ ویسا اولین و آخرین سے
جو ہین اہلِ سما اہلِ زمین سے

نہین ظاہر ہوا وہ بہرِ غفار
نہوگا مثلِ اوسکے گا ہے زنہار

تو فرمائے خدائے خالقِ جان
کہ اے محبوب میرے جانِ ایمان

اُٹھا سر کو نکر تو اضطراری
فدا تجپر یہ جملہ ملکِ باری

خزائن جملہ میرے جو کہ در غیب
تصدق ہین وہ جملہ تجپہ لاریب

توئی مُلکِ خدا مین یکتا محبوب
نہین تیرے سوا کچھ میرا مطلوب

ہوئے جملہ عوالم جو کہ پیدا
وہ ہین لاریب جملہ تجپہ شیدا

توئی محبوب خلّاقِ اوادم
زخاکِ نعل تو جملہ عوالم

اگر مانگین تو مجسے وہ عوالم
کہ بخشون مین ہمہ جان و اوادم

تو وہ چون خاک پا لابد عطا ہے
کہ وہ از خاکِ نعلِ مصطفا ہے

Marfat.com

تو کیا افسوس مجکو اوس عطا سے
کہ ہے وہ گرد نعلِ مصطفا سے

شبِ معراج مین تجکو بلایا
خدا نے جبکہ اے اصلِ عطایا

تو پھر تو لامکان مین جبکہ آیا
تو زیرِ نعل تھی جملہ برایا

تو اوس نعلین کو سر پر اُٹھایا
ہمہ عالم نے تاج اوسکو بنایا

کیا جب قطع تو نے راہِ کونین
تو یہ اوس راہ کی ہے گرد نعلین

تو کب گرد و غبارِ نعل پا سے
کرون افسوس مین اب مصطفا سے

سوا اِسکے خزائن جو کہ در غیب
وہ دیدِ چشم دیگر سے ہین بے عیب

بھی وہ دیدار جو ہے غیب در غیب
کہ جسکی دید سے ہو ریب لاریب

تو وہ نزدیک تیرے یک عطا ہی
بھی یہ مخصوص بہرِ مصطفا ہے

نہین بلکہ جو ہے دیدار تیرا
وہی مطلوب بل محبوب میرا

لقائے ایزدی کے جملہ مشتاق
لقا تیرے کا ہے مشتاق خلاق

تو پھر اب مانگ جو تیری رضا ہی
جو چاہین تو وہی میری عطا ہے

شفاعت کر تو ئی یکتا مشفع
توئی مقبول تیرا قول یسمع

دھان غنچہ سے گل خندان ہو کیا رب
لبِ شیرین سے کر اظہار گفتار

مین ہون مشتاق تیری گفتگو پر
کہ صد رحمت یہ تیری جستجو پر

جو اس نون و قلم سے جملہ اظہار
وہی مالیسطرون ہے مجکو درکار

تو ہو تیری زبان سے جو ہویدا
دلِ عشاق جملہ اوسپہ شیدا

کرونمین وہ کہ جو تیری رضا ہے
رضا تیری رضائے کبریا ہے

رضائے ایزدی کے جملہ طلاب
رضائے احمدی مطلوب و صاب

Marfat.com

تو اب غنچہ دہانسے مانگ اے جان — رضا تیری مجھے درکار ہر آن
کرین پھر عرض باصد انکساری — محمدؐ مصطفا معشوقِ باری
کہ اے دانائے اسرارِ نہانی — نہان تجسپر عیان جملہ تو دانی
جو ہووے راز ہر یک دلمین پیدا — تو اوّل اوسے وہ تجسپر ہویدا
جو حال خستہ دل تجسپر عیان ہی — عیان تجسپر جو کچھ رازِ نہان ہے
کرون کیا مین بیانِ دردِ حالی — کہ ہے عِلْمُكَ حَسْبِی عَنْ سُؤَالِی
ولے تونے کیا جو امر اظہار — تو یہ معروض پیشِ ذاتِ غفار
کہ تورانِ غضب امروز جاری — تو ہے خلقت کو اوسکے بیقراری
کوئی با دردِ آہ و سوزِ گریان — کوئی سوزِ جگر سے سینہ بریان
کوئی چون بید لرزان ہر زمان ہے — کسی کا ورد نفسی بر زبان ہے
وہ خاصانِ خدا جو انبیا ہین — رُسل اونسے جو برتر اتقیا ہین
وہ جوشِ قہر سے ازبس پریشان — بہ سوزِ جان و دل ازبس ہراسان
تو کب راحت مین ہون جو اہلِ عصیان — نہ بل وہ چشم گریان سینہ بریان
غرض ہر ایک ہے با دردِ سوزان — تو کیون یہ دل نہو اوسکے پریشان
کہ یہ فرمانِ قرآنِ مبین ہے — محمدؐ رحمۃٌ للعالمین ہے
تو رحمت کے نہ ہرگز یہ سزاوار — کہ دیکھون اُنکو مین غمگین دل افگار
وہ ہون سوزِ جگر سے جبکہ رنجور — تو میرا دل نہو زنہار مسرور
وہ ثورانِ غضب سے جبکہ گریان — تو کیون اوسکے نہو نمین سینہ بریان
دلِ خستہ زبان بستہ خلائق — شکستہ سلک اُمیدِ حقائق

Marfat.com

خدا و ندا خدائے جملہ عالم
ہمہ خلقت پہ تیرا لطف ہر دم

جنان مین جو کہ غنچہ ہے نہفتہ
وہ ہو بادِ عنایت سے شگفتہ

تو ہون وہ اوس گلِ خندان سے خنداں
دلِ گریان جو ہین وہ دردمنداں

تو کر اِس قہر کو مسدود امروز
کہ ہووے دور خلقت سے ہمہ سوز

کرین پھر گفتگو باہم خلائق
کرین امداد جو اہلِ دقائق

کھلے بابِ شفاعت نزدِ غفّار
کرین ظاہر شفاعت جملہ اخیار

غضب کو تب کرے مسدود ایزد
تو ہو مسرور خلقت اوسے بیحد

کرین جملہ خلائق شادمانی
کہ دیکھین فیضِ احمد جاودانی

کہ وہ قہرِ خدائے ذاتِ معبود
ہوا بہرِ محمدؐ جملہ مسدود

ہوا خاتم سے وہ لاریب مختوم
ختم اونپر ہمہ اسرارِ قیوم

وہی ہین خاتمِ جملہ مقامات
وہی ہین فاتحِ کنزِ خفیات

وہ اول آخر و ظاہر وہ باطن
وہی محمود فی کل المواطن

تو جملہ اہلِ محشر جن و انسان
ملائک اور دیگر جو کہ حیوان

وہ حمدِ احمدی سے حامدین ہون
وہ مدحِ مصطفا سے مادحین ہون

ثنا اونکی سے وہ رطب اللسان ہون
عطا اونکی سے وہ عذب البیان ہون

وہ یادِ احمدی سے ہووین شادان
وہ ہون ہم پیشۂ خلّاقِ یزدان

خدا ممدّاح ذاتِ مصطفا ہے
تو وہ محمود ابدی برملا ہے

تو آلِ احمدی بھی غوث مسعود
تو تبعاً جملہ اُسجا ہووین محمود

تو پھر بابِ شفاعت نزدِ یزدان
کھلے بہرِ شفاعت اہلِ عصیان

Marfat.com

تو اوّل سب سے ہون شافع محمدؐ — وہ مقبول الشفاعت نزد ایزد
کرین ہر ایک عاصی کی شفاعت — جو ہو مومن ولے اہلِ شناعت
کرین سہ بار سجدہ وہ شاہِ طاعت — بھی سجدہ اور اُمت کی شفاعت
حدیثِ مصطفا جو در بخاری — تو اُسمین ہے وہی ارشاد ساری
بھی دیگر جو شفاعتِ مصطفا ہے — تو وہ بخم المبین مین باصفا ہے
شفاعت پھر کرین اہلِ شفاعت — جو ہین اقسام باقی اہلِ طاعت

خیوری بھی طفیل ذاتِ احمد
شفاعت سے خدایا ہووے امجد

تو اُن مشفوع و شافع در حقیقت — یہی ہے مذہبِ اہلِ طریقت

قال فی التفسیر التحبیر وغیرہ من زبر الاحاریر کالفیوضات المحمدیّہ والفتوحات الاحمدیّہ والمنهل الصفا فی خصائص المصطفا علیہ الصّلوٰۃ والثنا ان المقام المحمود والمقام المشهود من خصائصہ العظیم ومن نفائسہ الفخیمہ ویدخل فیہ معہ آلہ الاطہار حضرات ورثتہ الکبار تبعًا لہ عند اولی الابصار کسیدنا الحسن والحسین وسیدنا غوث الثقلین شیخنا عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہم بلطف الربانی لان الجزء یتبع الکل + والفرع یرجع الی اصلہ الاجمل + والمقام المحمود مقام یعود الیہ جمیع المقامات + وینظر الیہ کل الاسماء والصفات + ولا ریب فی ان المحمود ہو اللہ المعبود + فذلک المقام یشیر الی قیامہ بالاحدیہ + لا بنفسہ النفیسۃ الزکیہ + علیہ اطیب الصلوٰۃ والتحیہ + ولہذا عبّر فی الحدیث بالشفاعہ + لاہل الذنوب والطاعہ + لان اللہ تعالت اسماؤہ + وتوالت نعماؤہ + قال

ازالة الحزنة + من ذا الذى يشفع عنده الا باذنه + اى لا يشفع احد عند الحضرة
الالهيه + الا من كان قائما بالاحديه + مظهر مظاهر الواحديه + صاحب الوحدة
الذاتيه + لانه اصل وجود الموجودات + قطب دائرة الممكنات + والرحمة لجميع المخلوقات
فانه ماذون فى انجاح الحاجات لجميع المكونات + اهل الارضين والسماوات + وتفخيم
ذلك المقام + جلى من التنكير عند الافهام + لانه مظهر روية رب العالمين + مرجع محامد الاولين
والاخرين + منبع ظهور الشرف للمقربين + ومبدأ فتح شفاعة الشافعين + ومصدر
انجاح مرام المذنبين + ووسيلة التقرب للواصلين + فكيف يكون اله العظام
محروما من شرف ذلك المقام + تركيف يمهل الكل + جزئه الاجل فى ذلك المحل +
صلى الله عليه وسلم + وعلى اله ذوى الحكم + وقد قال الله عز برهانه تبارك وتعالى شانه
فى كتابه المبين + والذين آمنوا واتبعتهم ذريتهم بايمان الحقنا بهم ذريتهم
وما التناهم من عملهم من شيئ كل امرئ بما كسب رهين + والمعنى واتبعتهم ذريتهم
بايمان فى الجملة قاصرين عن رتبة ايمان الاباء واعتبار هذا القيد للايذان
بثبوت الحكم فى الايمان الكامل اصالة لا الحاقا والمراد من الالحاق الحاقا ولدهم
هم الصغار والكبار فى درجة ابائهم وامهاتهم كما قال عليه الصلوة والسلام
وعلى اله واصحابه الكرام ان الله تعالى يرفع ذرية المومن فى درجته وان كانوا دونه
لتقر بهم عينه اى ليتم نوره ويكمل سروره ثم تلا الاية المذكورة فالحاصل
ان الذرية اذا قامت على الفطرة الاول وان كانوا دون الاباء والامهات
المقربين + فى الايمان واعمالهم واحوالهم الواصلين + يوصلهم رب السماوات
والارضين + فى درجاتهم العاليه + ومراتبهم المخصوصة الغاليه + اذ هناك

Marfat.com

تتم الروحانیه * وتصفی قوتها الفکریه * وتقوی العقول والنورانیه * و
انوار القلوب والاسرار العرفانیه * عند کشف المشاهدة العظیمه * وبروز
جمال الحق والمواصلة الفخیمه * وکذلک حال المریدین عند العارفین فانهم
یبلغون الی درجات کبرائهم الکرام * وشیوخهم البررة العظام * مما آمنوا باقوالهم
وافعالهم وقد اتفق اصحاب الطریقه * واجتمع ارباب الحقیقه * علی ان من
آمن بکلامنا من وراء سبعین حجاب * فهو من اهلنا بالله بغیر ارتیاب *
کما قال علیه الصلوة والسلام * وعلی آله واصحابه الکرام * ان سلمان من اهلنا
وایضا قال من احب قوما فهو منهم وقد قال الله عز برهانه تبارک وتعالی
شانه فی کتابه قولا انیقا ومن یطع الله والرسول فاولئک مع الذین انعم الله
علیهم من النبیین والصدیقین والشهداء والصالحین فحسن اولئک رفیقا
فکیف لا وان الله جل جلاله وعلی العالمین عم نواله معطیهم اعلی الدرجات
والمفیض علیهم الخیر والبرکات * فاذا کانوا فی منازل الوحشة الدنیه * یبلغهم
الی الدرجات العلیه * فکیف لا یصلون الی مقام الوصلة السنیه انتهی وهکذا
معنی ایة الحقنا بهم ذریتهم فی اکثر التفاسیر مسطور کما فی عرائس البیان و
فتح الرحمان ودرة التاویل واسرار التنزیل مذکور والله الهادی وعلیه
الاعتمادی یعنے تفسیر تحبیر میں مسطور ہے * اور دیگر کتب میں بھی مذکور ہے *
چنانچہ فتوحات محمدیہ اور فیوضاتِ احمدیہ اور منہل الصفا فی خصائص المصطفا
علیہ الصلوة والثنا میں پُر نور ہے * کہ دخول رسولِ مقبول مقام محمود حمد عالمیان
میں * اور وصولِ دیدرب ودود بچشم سر پُر صعود لامکان میں * خصائص

عظیمۂ محمدیہ اور نفائس فخیمۂ احمدیہ سے بالضرور ہے + اور ہمراہِ جناب رسول
مختار مقام محمود مین روز شمار + داخل ہوگی اونکی آل اطہار + اور حقیقت مین
وہی ہے وارثانِ کبار + اور وہ دخولِ آلِ ذوی الافتخار + از روئے تبع ہے
عند اولی الابصار + اور یہ مانع خصائص نہین ہے ای ہوشیار + جیسا کہ صلوٰۃ
خصائص نبوت سے ہے بالیقین اور تبعًا اوسمین داخل ہے آل طیبین + اور
صحابہ کرام وسائر مومنین + چنانچہ امام حسن وحسین + اور سیدنا غوث الثقلین
اور دیگر ائمۂ عظام + ہمراہِ سید الانام + علیہم اطیب الصلوٰۃ والسلام + مقام
محمود مین داخل ہونگے لاکلام + کیونکہ جزء تابع کل کے ہوتی ہے علی الدوام +
اور مقام محمود از بسکہ مرجع جمیع مقامات ہے + اور منظر ہہ اسمائے الٰہیہ وصفات
ہے + اور صفتِ مقام جو محمود ہے + تو لاریب وہ خدائے معبود ہے + پس
اوس مقام مین اشارہ ہے بغیر مریہ + طرفِ قیام رسولِ مقبول بالاحدیہ + جو مظہر
مظاہر واحدیہ ہین + بیشک صاحب وحدت ذاتیہ ہین + نہ قایم بنفس نفیسۂ
زکیہ ہین + اور اسلیئے وہ مقام حدیث مین مُعتبر ہے ساتھ شفاعت کے +
واسطے اہل ذنوب وارباب طاعت کے + اور حبیب خدا کے لیئے اسطور فرمانِ
ایزدِ منّان ہے اِنَّ الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ یعنے نہ
شفاعت کریگا زینہار + کوئی شخص نزدیک پروردگار + مگر وہ ذات جو قائم
بالاحدیہ ہے + مظہر مظاہر واحدیہ ہے + صاحب وحدت ذاتیہ ہے +
کیونکہ وہ اصل وجود موجودات ہے + قطب دائرہ مہمات ہے + رحمت
جمیع مخلوقات ہے + پس وہی ذات ستودہ صفات ماذونِ رب البریات

ہے + انجاح مقاصد خلایق مین جو اہل ارضین وسماوات ہے + ہر وجہ سے
مرخص وشافع بالبینات ہے + وسیلۂ وصولِ ہمہ خیر وبرکات ہے +
مفتاحِ خزائن خالق مکوّنات ہے + کیونکہ وہ ہر طور مربّیئے ہمہ ذوات
ہے + ایجاد وبقا مین وہی واسطۂ حصول عطا وُنجات ہے + بغیر اوس ذات
کے غیر ممکن وصول فیوضات ہے + کہ وہی مرکزِ ربوبیت قاضی الحاجات
ہے + اوسکی رضا مطلوب رفیع الدرجات ہے + اور اوسیکا لقا محبوب
کافی المہمات ہے + پس وہی مقصود دافع البلیّات ہے + وہی محمود
حلّال مشکلات ہے + وہی منظرِ ودود معطیِ عطیات ہے + وہی مظہر
سعود فرشیات وعرشیات ہے + وہی شاہد ومشہودِ جمیع مقامات
ودرجات ہے + وہی روحِ ارواحِ جملۂ کائنات ہے + اوسیکے سریان
سے سب مین حرکات وسکنات ہے + اوسی حیّ کے فیض سے ہمہ خلقت
کی حیات ہے + ہر ایک اوسکا محتاج وہی مستغنی ذات ہے + یہ دلِ دیوانہ
اوس شمع کا پروانہ خیوری صفات ہے + اور عظمت اوس مقام کی اوسیکے
ہویدا ہے + تنکیر مقام سے پیدا ہے + کیونکہ وہ مظہرِ دیدارِ خدائے رب العالمین
ہے + مرجع محامد اولین وآخرین ہے + چشمۂ ظہورِ شرف حضراتِ مقربین
ہے + اوسی جائے سے فتح باب شفاعتِ شافعین ہے + اور جائے حصولِ
مرادِ عباد مذنبین ہے + وسیلۂ جمیلۂ حضراتِ واصلین ہے + موجب نجاتِ
بندگانِ نزدار حم الراحمین ہے + پس کیونکر اوس مقام کی شرافت و
انعام سے محروم ہو آل طیبین + پھر کیونکر بیکار چھوڑے کُل اپنی جزء اجل

Marfat.com

کو اوس محل سے یوم دین + صلی اللہ وسلم علیہ وآلہ اجمعین + اور تحقیق سطور
ہے فرمانِ ملکِ منان از بسکہ مبین + وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّیَّتُهُمْ بِاِیْمَانٍ
اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِنْ عَمَلِهِمْ مِنْ شَیْءٍ كُلُّ امْرِیٍٔ بِمَا كَسَبَ رَهِیْنٌ
یعنے جو لوگ کہ ایمان لائے خدا پر باصدق وایقان + اور اونکی اولاد بھی
اونکے تابع ہوئی ایمان مین فی الجملہ بیگمان + یعنے اولاد کا ایمان قوی نہو مثل
مادر وپدران + تو پیوستہ کرینگے ہم اوس اولاد کو اونکے آباؤ امہات کے
ہمراہ عالی درجات مین + یعنے اولاد ناقصین کو طفیل پدر ومادر کاملین کے
داخل کرینگے اونکے عالی مقامات مین + اور نہ کم کرینگے ہم پدر ومادر کے درجے
سے کوئی چیز زینہار + مادر وپدر کو اونکے عمل کا پورا ثواب عطا فرمائیگا پروردگار
اور اونکی اولاد بھی اونکے طفیل اونکے ہی درجے مین ہوگی باقرار + اور ہر
آدمی اپنے عملونمین گرو ہے بلا انکار + پس اولاد ناقصین کو اعلی درجات
پدران + اور انکے ثواب ودرجے سے عدم نقصان + محض فضل الٰہی ہے
نزد حضرات محققان ۔

شعر

در فضلِ خدا بند دلِ خویش مدام		تا فضل نباشد نبود کار تمام

اور حدیث شریف مین بھی ایسا ہی آیا ہے + جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ
والتسلیم نے فرمایا ہے + کہ اِنَّ اللّٰہ تعالیٰ یرفع ذریۃ المومن فی درجتہ وان کانوا
دونہ لتقر بہم عینہ یعنے تحقیق خدائے رب العالمین + اولادِ مومن کامل
کو بلند کریگا اوسکے درجے مین بالیقین + اگرچہ اولاد ایمان وعمل مین باپ
سے ہون ناقصین + تاکہ والدین کی آنکھ سرد وپُر نور ہو + اور اونکو حصولِ

Marfat.com

کمال سرور ہو + پھر پڑھا جناب رسولِ کریم نے آیتِ مذکورہ + علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات
الموفورہ + پس ملخص کلام فی ہذا المرام + یہ کہ جب اولاد صغار وکبار مومنین کرام
قائم رہین وہ بر فطرتِ اسلام + اور ایمان واعمال مین ناقص ہون بہ نسبتِ
آبائے عظام + تو وہ اولاد صغار وکبار + بمقتضائے فضل پروردگار + ہمراہ
امہات وآبائے اخیار + داخل ہونگے اون درجات عالیہ مین بصدق وقار +
جو اونکے آبا واُمہات کے لیئے مخصوصہ ہین نزدِ کردگار + اور وصولِ درجات
عالیہ سے عند اولی الابصار + کامل ہوگی روحانیتِ اولاد صغار وکبار + اور
صافی ووافی ہونگے اونکے افکار + اور حاصل ہوگی اونکو قوتِ عقولِ اخیار +
اور اونکے دلون کے انوار اور اونکی معرفت کے اسرار + نورانیت وتقویت
مین ہونگے تامہ بسیار + نزدیک حصولِ مشاہدۂ خالقِ نور ونار + اور نزدِ
وصولِ انوار جلال وجمال + اور وقتِ وصال حضرت ذوالجلال + اور
اسیطور مُریدانِ صادقین نزدِ حضراتِ عارفین داخل ہونگے اپنے مشائخ
کرام کے درجاتِ علیہ مین + اور واصل ہونگے اپنے مرشدانِ عظام کے
مراتب سنیہ مین + جب تک کہ صدق الیقان سے معتقدین ہون اونکے
اقوال پر + اور حق الایمان سے موقنین ہون اونکے احوال پر + کیونکہ
اِس امر پر تحقیق متفق ہوئے ہین اصحابِ طریقت + اور مجتمع ہوئے
ہین ارباب حقیقت + کہ جو شخص صدق دل سے مانے اونکے کلام کو
بلا ارتیاب + اگرچہ ہو وہ شخص من ورائے ستر حجاب + تو وہ بھی اونکا
اہل ہے لاکلام + جیسا کہ فرمایا جناب سیّد الانام + علیہ ازکی الصلوٰۃ والسلام +

Marfat.com

کہ بیشک سلمان فارسی ہمارے اہل سے ہے ایہا الفہام + اور بھی فرمایا جناب
رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے یہ کلام اتم + مَنْ اَحَبَّ قَوْمًا فَهُوَ مِنْهُمْ +
یعنے جو شخص دوست رکھتا ہے کسی قوم کو بادل وجان + تو لاریب وہ شخص
اوسی قوم سے ہے نزدِ اہل عرفان + اور بیشک فرمایا ہے حق تعالیٰ نے قرآن حمید
فرقان مجید مین اسطور بیانًا حقیقیًا + مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ
اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ فَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ
رَفِيْقًا + یعنے جو اشخاص کہ مطیعان خدا و مصطفا ہین + جان و مال سے
حبیب خدا پر فدا ہین + تو وہ ہونگے ہمراہ چار گروہ کے بلا انکار + کہ جنپر انعام
کیا ہے حضرتِ پروردگار + اور وہ حضراتِ انبیا و صدیقین ہین + اور
حضرات شہدا و صالحین ہین + پس کیا خوب ہین وہ اصحاب تصدیق +
اور کیا خوب ہین اونکے وہ حضرات رفیق + یہ جملہ درجاتِ سنیہ مین رویت
الٰہیہ سے مشرف ہونگے علی التحقیق + پس اب کیونکر داخل نہو آلِ اطہار + مقام
محمود مین ہمراہ سید مختار + اور کیونکر داخل نہون فرزندانِ مومنین ابرار +
درجاتِ عالیہ آبا و امہات مین باوقار + اور کیونکر واصل نہون مریدان
رشیدان صدق شعار + علو درجاتِ مرشدین مین روزِ شمار + حالانکہ
حق جل جلالہ + و علی العالمین عمّ نوالہ + معطیٔ اعلی الدرجات ہے + اور
اونپر مفیضِ خیر و برکات ہے + اور جب ہوویں زمرِ مذکورین منازل
وحشتِ دنیہ مین + تو داخل فرماوے اونکو حق تعالیٰ درجاتِ علیہ مین +
تو کیونکر واصل نہون وہ مقام الوصلۃ السنیہ مین + انتہی اور ایسا ہی معنے

Marfat.com

آیت الحقنا بہم کا دیگر تفاسیر میں بھی مسطور ہے + چنانچہ عرائس البیان اور فتح الرحمان وغیرہما میں ویسا ہی مذکور ہے + واللہ الہادی وعلیہ الاعتماد

ای شاہِ رُسل وے سیّدِ کُل کسنے تجھے رب کے سوا جانا
وے اصلِ اَجَل محمود محل اِس بندے کو دَر پہ بٹھا جانا
از روئے ادب بستہ ہے یہ لب ظاہر نہ جواب اوس غم کا سبب
ای بادِ طَرَب از ملکِ عَرَب کچھ مجکو خبر تو بتا جانا
ہر شاہ و گدا در ہر دو سرا ترے فیض و عطا سے ہمہ برپا
ای نورِ خدا طاہائے لقا مجھے خواب میں جلوہ دکھا جانا
ای شمسِ ضحیٰ در روزِ جزا ہمہ اہلِ ثنا تجھ پر ہوں فدا
ای شاہِ بقا وے میرے خدا اِس قیدِ فنا سے چھڑا جانا
ای کنزِ قدم تجھ پر ہے ختم ایزد کی قسم باخاکِ قدم
ای محیِ عظم من مُردہ دِلم اِس مردہ دلی کو جِلا جانا
از فرقتِ غم من خستہ دلم تو ابرِ کرم ساقیِ اُمم
مُعطیِ نعم من تشنہ لبم مجھے شربتِ وصل پلا جانا
ای صاحبِ جاہ وے پشت و پناہ ہمہ خلقِ الٰہ پر تیری نگاہ
من اہلِ گناہ بانالہ و آہ مجھے نالہ و آہ سے بچا جانا
ای عونِ ورا در روزِ جزا از قہرِ خدا تو شافعِ ما
کر دست ہوا مقہور مرا اس قہرِ ہوا کو مٹا جانا
از پاک رحم جائے نہ رقم ہمہ کارِ اُمم کر دی تو بہم

Marfat.com

من خستہ دلم بیکار و ہمم مری بگڑی بات بنا جانا

از بہر شفا روئے تو دوا مُردہ کا بقا بس تیرا لقا

از ہجر شہا زخمی ہمہ جا کچھ مرہم دلیہ لگا جانا

از خالقِ جان جا کے نہ مکان ہمہ راز نہان شد بر تو عیان

من ہیچ مدان مشتاق بجان کچھ مجکو بھی مژدہ سنا جانا

ای نورِ بصر وے رشک قمر از سوزِ جگر سوزان ہے سقر

از لطف نظر کر مجہ گذرا اوس نارِ جگر کو بجھا جانا

ای سیدِ جان از جائے زمان جائے نہ مکان سیرے تو بآن

من خستہ جنان از سیرِ جہان مجہ پر بھی گذر فرما جانا

تو نوحِ سخا دل ناوِ وفا از موجِ خطا گرداب بچا جانا

ڈوبے ہے شہا اب ہے یہ دعا اِس ناؤ کو پار لگا جانا

تو شمعِ قدم پروانہ دلم پروانگنم دیوانہ سیم

ای نون و قلم منجیئے اُمم پروانہ خدا سے دلا جانا

آن آلِ عبا وان غوثِ ورا در جائے لقا محمود عطا

با تو ای شہا در دیدِ خدا اوس غوثِ ورا پہ فدا جانا

ای صمدِ ولا مقطوعِ قضا مسموعِ دعا از بہرِ خدا

خذ دست مرا من ہدفِ بلا اوس تیرِ بلا کو ہٹا جانا

ای قطبِ علا وے بدرِ خدا بنمائے لقا خلاق ادا

چون لیلِ دُجا این قلبِ سیا ترے نور سے لیل چھپا جانا

اے مُرشدِ ما در دارِ بقا بر خوانِ لقا تو اہلِ صلا

من بندہ گدا جیاں رضا اوس خوانِ لقا پہ بُلا جانا

اے جانِ ورا قرآں لقا تو شانِ خدا شانِ تو بقا

کس سے ہوا کچھ تیری ثنا مدحِ تو خدائے ورا جانا

صلواتِ صفا مقبولِ خدا بر تو اے شہا با اہلِ ہدا

بڑھتا ہے سدا وہ اہلِ سنہی صلوات کا جنسے مزا جانا

اے شاہِ شہاں یہ عرض جناں پیشِ تو عیاں کچھ دردِ نہاں

مجسے ہو بیاں گر ہو فرماں اکبار حضوری تو آجانا

الفائدۃ الجلیلۃ والعائدۃ الجمیلۃ من الجزء الخامس الرصین من کتابی

النجم المبین لرجم الشیاطین فی بعض لطائف الشفاء الکبری من اسرار العلم العظیم

قال الامام النووی فی شرح مسلم رحمہ اللہ الولی المکرم معزیا الی القاضی عیاض رحمہ اللہ الفیاض

تحت قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کل واحد من الانبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم الی یوم الجزاء یقول

لسنا کہ ولست لہا معناہ لست اہلا لذلک وفیہا اشارۃ من کل واحد منہم الی ان ہذہ الشفاعۃ

وہذا المقام لیس لہ لغیرہ وکل واحد یدل علی الاخر حتی ینتہی الامر الی صاحبہ لانہم علموا ان

صاحبہا سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم معین لہا وفی حالۃ کل واحد منہم علی الاخر تقدیم

ذوی الاسنان والاباء علی الابناء فی الامور التی لہا بال واما مبادرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

الی ذلک واجابتہ لرغبتہم فلتحققہ صلی اللہ علیہ وسلم وتیقنہ ان ہذہ الکرامۃ والمقام لہ

صلی اللہ علیہ وسلم خاصۃ انتہی قال الامام الزرقانی فی شرح المواہب للہمام القسطلانی

Marfat.com

عليهما الرضوان الصمداني وانما الخمسة بالنسبة اليهم دون باقي الانبياء لانهم مشاهير الرسل
واصحاب شرايع عمل بها مدة طويلة مع ان آدم والد الجميع ونوح الاب الثاني وابراهيم مجمع
على الثناء عليه عند جميع اهل الاديان وهو ابو الانبياء بعده وموسى اكثر الانبياء اتباعا
بعد المصطفى وعيسى عليهم السلام لانه ليس بينه وبينه نبي وهو من امته صلى الله
عليه وسلم ولم يلهموا الجئ اليه من اول وهلة لاظهار فضله وشرفه قال الحافظ وادعاه
ان في السائلين يومئذ من سمع هذا الحديث في الدنيا وعرف ان ذلك خاص به ومع
ذلك فلا يستحضره كيف لا وان الله عز برهانه وتقاعدت انامهم ذلك للحكمة المذكورة انتهى
وقال العلامة والحبر الفهامة في التحبير هذا التعبير والحكمة في ان الله تعالى انهم سوى الا
من آدم ومن بعده صلوات الله وسلامه عليهم في الابتلاء ولو ابتلوا سوى الا من نبينا
محمد صلى الله عليه وسلم لاولاهي والله اعلم اظهارا لفضيلة نبينا محمد صلى الله عليه وسلم
فانهم لو سالوه ابتداء لكان يحتمل ان غيره يقدر على هذا ويحصله واما اذا سئلوا
غيره من رسل الله تعالى واصفيائه فامتنعوا توسالوه فاجاب وحصل غرضهم
وهو النهاية في ارتفاع المنزلة وكمال القرب وعظم الاجلال والانس وفيه
تفضيله صلى الله عليه وسلم على جميع المخلوقين من الرسل والآدميين والملائكة
فان هذا الامر العظيم وهي الشفاعة العظمى لا يقدر على القيام عليه غير محمد صلى الله
عليه وسلم وعليهم اجمعين انتهى وقال العارف الرباني سيدي عبد الوهاب
الشعراني قدس الله سره النوراني في اليواقيت والجواهر في بيان عقائد الاكابر
تحت قوله عليه الصلوة والسلام وعلى آله واصحابه البررة الكرام انا سيد ولد آدم
يوم القيامة واول شافع واول مشفع ولا فخر قال العلماء وانما خص يوم القيامة

Marfat.com

بالسیادۃ لانہ یوم ظہور حال کل احد کقولہ تعالیٰ لمن الملک الیوم بخلاف شرفہ فی الدنیا وسیادۃ
فانہا لا تخلو من منازع یعنے ذکر شفاعت کبریٰ جو نظم مین بالاشکار ہے + تو اوسکا بیان کتاب
نجم المبین کے پانچوین جلد مین مفصلاً آشکار ہے + لطائف حدیث شفاعت کبریٰ طول
وبسط سے وہان مذکور ہین + اور اوسکی حکمتہاے شریف اور اسرار عظیم الشروحا وہان مسطور
ہین + از انجملہ یہ مشتے نمونہ خروار ہے + اندک سے حقیقت انبار کی منکشف عند اولی الابصار
ہے کہ حضرت امام نووی شرح صحیح مسلم مین ایسا فرماتے ہین + بسند علامہ قاضی عیاض
رحمہ اللہ الفیاض تحریر مین لاتے ہین + کہ جب روز پرسوز قیامت مین امم اولین و آخرین
کو مصائب و شدائد تو ان غضب الٰہی چہرا دکھلاوین - تو سب امتین اوس غضب الٰہی
سے رہائی کے لیے پانچ پیغمبرون کی خدمت فیض درجت مین جاوین + اول حضرت
آدم صفی اللہ دوسرے حضرت نوح نجی اللہ تیسرے حضرت ابراہیم خلیل اللہ چوتھے حضرت
موسیٰ کلیم اللہ پانچوین حضرت عیسیٰ روح اللہ صلوات اللہ وسلامہ التام + علی نبینا
وعلیہم علی الدوام + پس وہ پانچون نبی جناب الٰہی مین شفاعت کرنے سے عذر و
معذرت اظہار مین لاوین + اور یہ کلمہ جو احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اپنی زبان فیض
ترجمان سے فرماوین + کہ لست ہناکم ولست لہا معنا اسکا یہ ہے نزد علماے
کرام کہ میں اہل اس شفاعت کا نہین اور نہ میرے لائق ہے یہ مقام + اور اس
جواب باصواب مین یہ اشارت ہے لا کلام + ہر ایک پانچون انبیاے کرام
سے علیہم السلام کہ میرے سوا غیر سے ہوگی یہ شفاعت عند اللہ العلام + کہ وہ
اہل اس شفاعت کا ہے اور اوسکے نزدیک ہے یہ مقام + پس آدم علیہ السلام سے
ایک دوسرے پر حوالہ کرینگے بالاہتمام + ہر ایک اون پانچون انبیاے عظام سے
اقرار کریگا کہ ہرگز میرا نہین یہ کام + یہان تک کہ حضرت عیسیٰ روح اللہ سے
یہ امر منتہی ہوگا + وہ صاحب مقام کے بالاہتمام + کیونکہ اونکو اس امر

Marfat.com

کا علم ہوگا بالضرور + کہ یہ شفاعت کبریٰ مقام سید الانبیا ہے بے قصور
اونکے لیئے ہی یہ رتبہ شفاعت مخصوص ہے + اونکے سوا غیر کے لیئے یہ ہرگز نہین
منصوص ہے + اور حوالہ کرنا حضرت آدم صفی اللہ کا طرف حضرت نوح نجی اللہ کے +
اور حوالہ حضرت نوح کا طرف حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے + اور حوالہ انکا طرف موسے
کلیم اللہ اور انکا طرف حضرت عیسے روح اللہ کے + اسلیے ہے کہ ذوی الاسنان
وآبا مقدم ہون ابنا پر بالاحترام + اون امور مین کہ جنکے لیئے شرافت وعظمت
ہے نزدِ خواص و عوام + اور جب سب اولین وآخرین + اون پانچ انبیائے کرام سے
مایوس ہوکر بادلِ غمگین + جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی خدمت
فیضدرجت مین آئینگے + تو آپ ساتھ نہایت شفقت و دلدارئی اور غایت
مرحمت وغمگساری کے اَنَا لَهَا اَنَا لَهَا فرمائینگے + یعنے اس شفاعتِ کبریٰ کا
اِذن خاص میرے لیئے ہی کیا ہے پروردگار + میرے سوا کسی کو مُقربانِ
الٰہی سے اس رتبہ مین دخل نہین زینہار + یہ شفاعتِ عظمیٰ عند اللہ امروز
میرے لیئے ہے سزاوار + امروز حقًا یقینًا میری ہی وجاہت سے اس غضب کو
مسدود کریگا ایزدِ غفّار + ازل سے ابد تک یہ رتبہ میرے لیئے ہی مشہور
ہے نزدِ کبار وصغار + پس جبکہ جناب سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام
کے لیئے وہ رتبہ متحقق ہے نزدِ کردگار + تو شادان و فرحان باصد سرور
دل وجان اوس شفاعت کے لیئے مبادرت فرمائینگے بلا اِنکار + اور شرح
مواہب لدنیہ مین مذکور ہے + اور یہ شرح علامہ زرقانی کی ہشت جلد مین
مسطور ہے + کہ پانچ حضرات انبیائے موصوفین کی خدمت مین اُمم اولین

Marfat.com

وآخرین کا جانا + اور امداد و شفاعت کے لئے اونکو ہی مخصوص ٹھرانا +
اور سائر انبیائے کرام کی طرف جانیکو التفات مین نہ لانا + یہ اسلیئے کہ وہ پانچ
حمد و حسین مشابہ رسل عظام ہین + اور پیشوائے جماہیر حضرات انبیائے فخام
ہین + زمر انبیا علیہم الثنا مین اولوالعزم انکی شان + ہر ایک مظہر کثرت بلا
منظر و قوی محن و ابتلا سلیم الجنان ہے + ہر ایک صاحب شریعت سدیدہ ہی
شریعت انکی معمولہ مدت مدیدہ ہے + اور باوجود اسکے حضرت آدم صفی اللہ ابوالبشر
ہین + اور حضرت نوح نجی اللہ آدم ثانی بے خطر ہین + اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ
مجمع ثنائی اہل ہمہ ادیان ہے + اور بعد حضرت نوح ابوالانبیا قطب توحید
عظیم الشان ہے + اور حضرت موسیٰ کلیم اللہ متبوع اکثر انبیا بعد سید انس
وجان ہے + اور شریعت حضرت عیسیٰ روح اللہ اور شریعت سیدنا
حبیب اللہ مین نہایت اتصال ہے + اور ان دونو حضرات مین کسی
دوسرے نبی سے ہرگز نہین انفصال ہے + اور حضرت عیسیٰ روح اللہ
ظاہرًا بھی امت محمد رسول اللہ سے بے قیل و قال ہے + کہ بعد ظہور دجال
حضرت عیسیٰ دوسرے آسمان سے دنیا مین تشریف لائینگے + اور مثل علما
اس امت کے اسی شریعت محمدیہ پر حکم فرمائینگے + اور اس امتی ہونے مین
کسی نبی کی دعا قبولیت الٰہی مین نہ آئی ایک انکی ہی دعا کہ اللھم اجعلنی
من امۃ احمد حق تعالیٰ نے قبول فرمائی اور زرقانی شرح مواہب اور
تفسیر تحبیر مین نگار ہے + اور انکے سوا دیگر کتب معتبرہ سے بھی آشکار ہے +
کہ حق تعالیٰ نے کسیلئے ہمہ ائمہ اولین و آخرین کے دلمین یہ الہام کیا +

Marfat.com

اور ان سب نے شفاعتِ کبریٰ کے لیئے حضرت آدم سے اولاً سوال بالاہتمام کیا +
یعنے قیامت کے روز پُر سوز میں سب اُمم اولین و آخرین اس امر پر اتفاق لائینگے +
کہ شفاعتِ کبریٰ کے لیئے حضرت آدم صفی اللہ کی خدمت مین جائینگے + حالانکہ
رتبۂ شفاعتِ کبریٰ جناب سید الانام کے لیئے مخصوص ہے + انکے سوا کسی
دیگر نبی کے لیئے وہ ہرگز نہین منصوص ہے اور آدم علیہ السلام سے پانچون
انبیائے کرام ایک دوسرے پر حوالہ فرمائینگے + اور اقرار لَسْتُ لَهَا اور عذر و
معذرت و رہبی لائینگے + حالانکہ یہ علم اونکے نزدیک متحقق بالیقین ہے +
کہ رتبۂ شفاعتِ کبریٰ مخصوص عند اللہ بہر سید المرسلین ہے + خصوصاً
اکثر افراد اس اُمتِ مرحومہ کے نزدیک یہ علم ثابت بلا انکار ہے + کہ روز
قیامت مین صاحبِ رتبۂ شفاعتِ کبریٰ حبیبِ پروردگار ہے + پس
باوجودِ خصوصیتِ شفاعتِ کبریٰ بہر سید الانام + اور باوجودِ ثبوتِ
علم خصوصیتِ مذکورہ نزدِ حضراتِ انبیائے کرام + اور عموماً ماہر ہونا
بعض اُمم ماضیہ کا خاصۂ مذکورہ سے لاکلام + اور خصوصاً ماہر ہونا
اُمتِ مرحومہ کا خاصۂ مسطورہ سے علی الدوام + ہمہ اُمم اولین و آخرین
بہر شفاعتِ کبریٰ نزدِ رب العالمین + کسلیئے نہ جائینگے اولاً پیش سید المرسلین
اور حضرت آدم صفی اللہ کسلیئے ہمہ اُمم کو اولاً نہ بھیجینگے پیشِ محمد رسول اللہ
اور اسیطور حضرت نوح نجی اللہ اور حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ کلیم اللہ
نہ روانہ کرینگے ہمہ امم کو طرف جناب حبیب اللہ + علی نبینا صاحب المقام
المحمود والنشور + وعلیہم صلوات اللہ وسلامہ الوفیر + پس اسمین یہ مقتضا حکمت

الٰہیہ ہے + اور سرِ اسرارِ قدرتِ ازلیہ ہے + کہ اوس یوم یوم وکرامت مین
روزِ پُرسوزِ قیامت مین جو مجمعِ ہمہ حضراتِ انبیائے مرسلین ہے + اور مرجعِ
ہمہ اُممِ اولین وآخرین ہے + رتبۂ عظمیٰ سرِ باطنِ احدیہ + اور مرتبۂ فخیمہ
سرِ وحدتِ ذاتیہ + جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اظہار فرمائے +
اور عروسۂ علم الیقین منصۂ عین الیقین پر چہرۂ حق الیقین دکھلائے + اور
معنائے حدیثِ لَیْسَ الْخَبَرُ کَالْمُعَایَنَۃِ متحقق ہوجائے + ؎ شعر

شنیدہ کے بود مانند دیدہ		ترا دیدہ و یوسف را شنیدہ

یعنی ہمہ اُمم اولین وآخرین مین جن اشخاص پر یہ امر آشکار ہے + کہ اوس
روزِ پُرسوز مین شفاعتِ کبریٰ خاصۂ جناب سید مختار ہے + تو حق تعالیٰ
یہ علم اونکے دلون سے نسیاً منسیاً فرمائیگا + اور سب کے دلونمین بھی رائے مقرر
ٹھہرائیگا + کہ حضرت آدم صفی اللہ کی خدمت مین عرضِ شفاعتِ کبریٰ ہم بجا
لاوین + تاکہ اس ثورانِ غضبِ الٰہی سے فوراً نجات پاوین + جب یہ سب
آدم صفی اللہ کی خدمت مین عرضِ شفاعتِ کبریٰ بجالائین + تب حضرت
آدم علیہ السلام خواہشِ ایزدی سے فوراً ماہر ہوجائین + کہ امروز اظہارِ
شرافتِ عظیمہ اور فضیلتِ فخیمہ جناب رسولِ مقبول کی حق تعالیٰ کو منظور
ہے + اور ہر وجہ سے اوس شرافت وفضیلت کو بے ریب اور بے عیب
ظاہر کرنا بالضرور ہے + پس حسبِ خواہشِ الٰہی شفاعتِ کبریٰ کی عدمِ اہلیت
کا اقرار فرمایا + جیسا کہ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَلَسْتُ لَهَا بالا تحریر مین آیا + اور سیلور ہر ایک
اون چہار انصیائے موصوفین سے سنت آدم صفی اللہ کو عمل مین لایا + اور اگر

ہمہ اُمم اولین وآخرین ابتدا سے جناب سید المرسلین کی خدمت مین جاوین
اور جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم شفاعت کبریٰ اظہار مین لاوین
تو بہت اشخاص کے دلون مین باقی رہے یہ اشتباہ واحتمال + کہ اگر اون
پانچ حضرات کی خدمت مین عرض کرتے ہم شکستہ حال + تو ممکن کہ اونسے بھی شفاعت
کبریٰ ظہور مین آتی بے قیل وقال + پس رفع اشتباہ مذکورہ کے لیئے اکثر اُمم
پر نسیان طاری ہو + اور پانچون انبیائے کرام کی زبان فیض ترجمان سے
اقرار عدم اہلیت جاری ہو + اور جب اون پانچ مشاہیر انبیائے عظام سے
عدم اہلیت اوس شفاعت کا اقرار ہو + تو سائر انبیائے کرام کی عدم اہلیت
اوس شفاعت مین بطریق اولیٰ آشکار ہو + اور اس شفاعت کے لیئے فرشتونکی
عدم اہلیت کا بھی بوجہ احسن اظہار ہو + کیونکہ خاصان بنی آدم خاص فرشتون سے
مراتب مین افضل واکرم ہین نزد پروردگار + اور عوام مومنان بنی آدم عوام
ملائکہ سے مناصب مین اکمل واعظم ہین عند اللہ الغفار + اور جبکہ خاصان آدمیین
اور ملائکہ معصومین + ادائے شفاعت کبریٰ سے ہوئے عاجزین + اور وردنفسی
نفسی مین ہوئے مشغولین + اور اوسوقت سخت مین سب کے لیئے شفاعت فرما تو
جناب سید المرسلین + اور ثوران غضب الٰہی پر مہر لگاوین حضرت خاتم النبیین
دروازہ فرحت وسرور موفور کا کشادہ ہو + ہر ایک شخص غم والم سے شکستہ پا
استادہ ہو + ابواب اقسام سائر شفاعت مفتوح ہون + اصحاب کرام ارباب
انعام نعمت ومغفرت سے ممنوح ہون + تو اسمین نہایت مدارج محمدیہ اور قرب ومنزلت
العلیہ نمودار ہون + اور غایت معارج احمدیہ اور اُنس ومحبت حضرت صمدیہ آشکار

ہون + ہمہ خزائنِ ناز بردارى بر فرقِ حبیبِ حضرتِ بارى بصداعزاز ولدارى
تصدق ونثار ہون + اوسوقت وہى ایک ذاتِ محمود ہمہ حامدین ہون + وہى
ایک عالم صفات مسجود سب مثلِ پروانہ اوس شمع پر والہین ہون - شعر

یَارَبِّ صَلِّ عَلٰی عَیْنِ الْعِنَایَاتِ ۔۔۔ ذُخْرِ الْخَلَائِقِ فِی کُلِّ الْمَقَامَاتِ
قُطْبِ کُلِّ نَبِیٍّ وَّ الرِّسَالَاتِ ۔۔۔ وَھُوَ الْمُفِیْضُ لَھُمْ فِی کُلِّ اَوْقَاتِ
فَکَیْفَ لَا وَھُوَ نُوَّابُ حَضْرَتِہٖ ۔۔۔ بِسَیِّدِ الْمُصْطَفٰی حَازَ الْکَرَامَاتِ
ذَاکَ الرَّسُوْلُ الَّذِیْ مَا مِثْلُہٗ بَشَرٌ ۔۔۔ مِنَ الْخَلَائِقِ فِی الْمَاضِیْ وَالْاٰتِیْ
اَزْکَی النَّبِیِّیْنَ اَنْسَابًا وَّ اَکْرَمُھُمْ ۔۔۔ رَبُّ الْکَمَالِ وَسُلْطَانُ الرَّعَیَّاتِ
نُوْرُ الْوُجُوْدِ وَدِیْوَانُ الشُّھُوْدِ وَیَا ۔۔۔ اَوْفَی الْعُھُوْدِ وَیَا قُطْبَ السِّیَادَاتِ
اَنْتَ الْمُقَدَّمُ فِی الْحَضْرَاتِ اَجْمَعِھَا ۔۔۔ یَا رَحْمَۃَ اللّٰہِ مِنْ رَّبِّ السَّمٰوَاتِ
بَابُ الْاِلٰہِ وَمِفْتَاحٌ لِحَضْرَتِہٖ ۔۔۔ سِرُّ الْمُھَیْمِنِ مِیْزَابُ الْفُیُوْضَاتِ
یَاسَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَا اَمَلِیْ ۔۔۔ یَا عِدَّتِیْ سَنَدِیْ فِیْ کُلِّ حَالَاتِ
حَقِّقْ ظُنُوْنَ حُضُوْرِیْنَ فِیْکَ وَیَا ذُخْرِیْ ۔۔۔ اَنْتَ الْمُرَادُ لَنَا فِیْ کُلِّ سَاعَاتِ
صَلّٰی عَلَیْکَ الَّذِیْ اَوْلَاکَ مَنْزِلَۃً ۔۔۔ عُلْیَاءَ فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا وَجَنَّاتِ
وَالْاٰلِ وَالصَّحْبِ الْکِرَامِ جَمِیْعِھِمْ ۔۔۔ اَلْاَصْفِیَاءِ وَاَرْبَابِ الْکَمَالَاتِ

اور کتاب الیواقیت والجواہر مین نگارہے + اور یہ کتاب عارفِ ربانی امام شعرانی کی بلا انکار ہے + کہ اسطور جو حدیث شریف مین آیا ہے + کہ جناب رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا ہے + کہ مین سردارِ ہمہ اولادِ آدم ہون روز شمار + اور اول شفاعت کرنے والا ہون نزدِ پروردگار + اور اول میری ہی

شفاعت مقبول ہوگی نزدِ ایزدِ غفار + اور یہ بیان فخر و تفاخر نفسی سے نہین
زینہار + یعنی ہمہ اولین و آخرین کیا اہلِ سماوات و عرشِ برین + کیا ہمہ مخلوقاتِ
فرشِ زمین + سب ادنیٰ ہے حبیبِ خدا سے بالیقین + آپکے فیوضات و
برکات سے سبکا وجود ہے + آپکے صدقات و خیرات سے سبکا جود ہے +
وہی ذات اصلِ اصیل باقی ہمہ اوسکی فرعِ دلربا ہے + وہی یکتا مطلوبِ
ازلی و ابدی باقی ہمہ اوسکی خاکپا ہے + شعرا

اے گشتہ از برائے تو کون و مکان پدید	از عرش تا بفرش ز نورِ تو آفرید
فانیست پیشِ نورِ تو انوارِ آفتاب	در نورِ آفتاب بود ذرہ ناپدید
ذرات کون پرتوِ نورِ ظہورِ تست	واندر ظہورِ خویش ز نورِ تو مستفید

اور یہ امر معہود ہے بین الناس + بغیر الشبہۃ والالتباس + کہ ادنیٰ فخر اعلیٰ
سے کرتا ہے آشکار + نہ اعلیٰ ادنیٰ سے فخر کا کرتا ہے اظہار + پس جبکہ جناب
رسولِ مقبول ہمہ خلائق سے اعلیٰ ہین بلا انکار + پس کیونکر کہین فخر سے کہ مین ہون
اولادِ آدم کا سردار + بلکہ آدم اور بنی آدم کو اونسے فخر ہے عند اولی الابصار
اور اونکو فخر ہے اپنے اصلِ اصیل سے جو احدیتِ پروردگار + اور حدیث
مرقوم الصدر مین تخصیصِ سیادت بروزِ قیامت اسلیئے ہے مذکور + کہ اوس
روز ہر فرد سوز مین سیادتِ مطلقہ رسولِ اکرم کا نہایت و غایت ہوگا ظہور
کہ ہر فردِ افراد خواص و عوام ہمہ طوائفِ انام پر اسکا جلوہ ہوگا بے قصور
کیونکہ وہ مطلقہ بے قید و قیود ہے + اور اوسکے نہایت ظہور کا وہی روز موعود
ہے + کہ سیدنا آدم صفی اللہ اور اونسے افضل حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور ہمہ ملائک

Marfat.com

معصومین اور سائرِ خلق اللہ حبیب ربّ العباد کی امداد کے محتاج ہون + ہر ایک
مُقرب کا نفسی نفسی ورد ہو ہر ایک معصوم نالہ وآہ سے پُر درد ہو دفع ثورانِ
غضبِ آلہی سے لاعلاج ہون + چہ جائیکہ اوسوقت کوئی مقرب کہے کہ مین سردار
ہون + پیشوائی کسی کی رہائی کے لئے عند اللہ سزاوار ہون + لہذا فرماوی
وہ ذات کہ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ + اسطور کہ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ + یعنے
فرمائیگا حضرتِ پروردگار + کہ کون مالکِ ملک ہے آج روزِ شمار + جو اشخاص
دعویٰ سرداری کا کرتے تھے آشکار + ظاہر کرین وہ اپنی سرداری اور
افتخار + پس اسکا جواب کوئی نہ دیگا زینہار + خود خدا ہی فرمائیگا کہ
لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ + + بخلافِ سیادتِ دنیویہ + کہ باتنازع ہے بلامریہ + کہ
حسبِ مراتب دنیا مین دعوی کرتے ہین کہ ہم سردار ہین + خواہشِ نفوسِ جبلی
یہ ہے کہ ہم ریاست وتقدم کے سزاوار ہین + بخلافِ سیادت مطلقۂ روزشمار +
کہ سوائے جنابِ رسولِ مقبول دیگر کے لیئے نہین سزاوار + لہذا مخصوص ہوئے
اس تخصیص سے صاحبِ الشفاعۃ التامہ + کہ اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
اور تخصیص سیادت کی ساتھ اولادِ آدم کے اسلیئے مذکور ہے + کہ حسنِ تعبیر
اور ادب کی حفاظت رکھنا ضرور ہے + یعنی حضرت آدم رسولِ مقبول کے ظاہر
مین والدِ جسمانی آشکار ہین + اگرچہ باطن مین وہ آپکے فرزند روحانی بلا
انکار ہین + اور حضرت آدم سے اولادِ آدم مین بعض فرد افضل موجود ہے
جیسا کہ سیدنا ابراہیم بالاتفاق اونسے افضل موجود ہے + پس جبکہ جنابِ رسولِ مقبول
اولادِ آدم کے ہوئے سردار + تو پس بطریق اولیٰ آدم صفی اللہ کے سردار ہوئے عند اولی الابصار +

Marfat.com

اور یہ بھی پُر ظاہر کہ اسی سردار کے فیوضِ انوار سے ہمہ اہلِ نور و نار کا ہوا اظہار + لہذا ہمہ عوالم اور ہمہ اولادِ اوادم مین بھی سردار ہین بلا انکار + کیونکہ اصل اپنے فروع پر دائم مقدم ہے عند ذوی الافکار + لاریب ذات اپنی صفات پر مقدم ہے نزد علمائے کبار + پس سیدنا آدم اور اونکی اولاد اوسی ذات کے زیرِ سایہ ہونگے روزِ شمار + اور یہ مضمون فیض مشحون اس حدیثِ میمون سے ہویدا ہے کالشمس علی نصف النہار + کہ انا اول من تنشق عنہ الارض ولا فخر ولواء الحمد بیدی ولا فخر آدم ومن دونہ تحت لوائی ولا فخر وانا اوّل من یقرع باب الجنۃ ولا فخر یعنی اوس روز قبر سے اول میرا ہی حشر ہوگا بالفرور + اور لوا الحمد میرے ہی قبضۂ اقتدار مین ہوگا بے فتور + اور آدم اور اونکے سوا ہمہ میرے ہی لوا الحمد کے زیرِ سایہ ہونگے باسرور + اور سب سے اول مین ہی جنت مین داخل ہونگا باصد عز سوفور + اور ان ہمہ اولیات مین مجھے کچھ فخر نہین نسیہار + کہ اوّل خلق اللہ نوری نبیک من نورہ الخ حاجی افتخار

آنجا کہ قدرتست فلک را مدار نیست	آنجا کہ قدرتست زمین را قرار نیست
نی انبیائے مرسل و نے جبرائیل را	در پردہائے خلوتِ خاصِ تو بار نیست
آنجا کہ گردِ شرع تو انفاذ تیغ حکم	عقلِ برہنہ را سپر اختیار نیست
تا تہمتِ جنون ننہد کفر ہرزہ گوئے	انگشت مہ شگاف تو بر نی سوار نیست
گرچہ شمارِ خلقِ جہان از عطائے تست	در عالمِ عطائے تو رسمِ شمار نیست
ہر چہ آمدت بدست بدادی تو پیش از آن	وین جود آنچنان ست کش از فقر عار نیست
تو مفتخر بفقر و ہمہ نسلِ آدمت	در سایۂ لوا و بدانت افتخار نیست
اے انبیا بسایۂ تو کردہ التجا	آن کیست کش بسایۂ جاہِ تو کار نیست
در یائے مدحتِ تو زہے ناوری کہ ہست	در وے شناورانِ سخن را گذار نیست

Marfat.com

خاتمۃ الطبع

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صد ہزاران شکر ہر دم بہر ربّ العالمین
جسنے اپنے لطف سے بخشا ہمیں حفظ الیقین

تا الصوص الدین سے ہو اعتقادِ مومنان
دائماً محفوظ در قلبِ ہمہ اہلِ یقین

اعتقادِ قدرتِ خیر الورا پر مستقیم
قدرتِ محبوب یزداں سے وہ ہوویں فائزین

رتبۂ خیر الورا مین سب سے افضل ہین دو چیز
وہ عروجِ لامکان دیگر شفاعتِ یوم دین

جو ولیدی نسل ہین اعدائے آلِ مصطفا
اُن مراتب سابقہ کے دائماً وہ منکرین

اسلیئے ہین وہ لصوص الدین اولادِ حرام
وہ زنیمی اسپہ ناطق نصّ قرآنِ مبین

وہ عدوِّ مصطفا ہین آل کے بھی دشمنان
گرچہ ظاہر مین ہوئے توحید کے وہ قائلین

حضرتِ محبوب سے اونکو ہے حسد و عناد
آپکو سمجھین ہو موحّد کلمہ گو وہ کافرین

منہ سے نسبت وہ کرین سو عبادُ اللہ عیان
درحقیقت عبدِ شیطان ہین وہ جملہ کاذبین

یا الٰہی بہرِ ذاتِ شافعِ ہر دو سرا
بہرِ نہرِ اسم علی و بہرِ آلِ طاہرین

منکرونکو دے ہدایت تا کہ ہوون معتقد
اس رسالہ پر جو ہے وہ اعتقادِ واصلین

جو خطا اونسے ہوئی ہے در زمانۂ سابقہ
بخشدے بہرِ عمر جو قاتلِ ارباب کین

مطبعِ ہادی المطابع سے ہوا جب عیان
جان و دل سے اسپہ شیدا تب ہوئے پھر عاشقین

یا الٰہی اس عقیدے پر رہین بس مستقیم
عاشقانِ مصطفا اسکے جو دائم ناظرین

دیدِ ایزد دیدِ احمدؐ سے وہ ہوویں سرفراز
وہ غمِ دارین سے ہرگز نہ ہوویں ماہرین

یہ خیوری بس لقائے مصطفا پر جان نثار
ہے وہی سبحان ربّی حافظِ کون و مکین

گوہرِ صلواتِ ایزد فرقِ احمدؐ پر مدام
ہو تصدق ہم بفرقِ آلِ طاہر طیبین

Marfat.com

اعلان خوش برہان

مرآتِ خاطر خطیر او آئینہ ضمیر منیر کا فوراً نام ہمہ خواص و عوام پر جلوہ ظہور
پر نور ہو + اور گوشِ ہوشِ تجار اور ہر ایک اہلِ مطبع ہر دیار اس خبر صدق اثر
سے خوب باہر و مسرور ہو + کہ الحمد للہ یہ رسالہ مسمّٰی بہ حفظ المتین عن الخصوص الدین
مطبع ہادی المطابع واقع شہر کلکتہ مین نور بخش دیدۂ اولی الابصار ہوا + ہر لسن روڈ
نمبر مکان ایکسو اکتالیس سے مطبع مزبور کا اظہار ہوا + مالک مطبع مذکور منشی محمد ہدایت اللہ
سلمہ اللہ مشہور ہے + بنان خوش عنوان مالک مطبع مرقوم سے یہ رسالہ عجالہ مسطورہ ہے۔ اور
یہ رسالہ موافقِ قانونِ سرکار نامدار دفترِ رجسٹریئے گورمنٹ مین مندرج حسبِ دستور ہے +
پس کوئی صاحب قصد چھاپنے یا چھپوانے اس رسالہ حفظ المتین عن الخصوص الدین کا
ہرگز نہ ماوے + والا بجائے حصولِ نفع بارِ نقصان و مضرت اُٹھاوے + ع چرا کارے کند
عاقل کہ باز آرد پشیمانی + کیونکہ جمیع حقوقِ رسالہ مرقومہ لصدر اس مؤلف مسکین کے لیئے محفوظ ہین +
بہر طور اس مشتہر داعی بالخیر کے لیئے وہ ثابت و ملحوظ ہین + اور جس صاحب کو خرید رسالہ مسطورہ
مطلوب و منظور ہو + تو شہر کلکتہ امرتلہ لین مکان نمبر ۹ مین غلام یٰسین صاحب سے دستیاب
بالضرور ہو + قیمتِ رسالہ مذکورہ (عہ) آشکار ہے + یہ دُرجِ دُرِ فرائد اس قیمت سے
ارزان بلا انکار ہے۔ شعر قیمتِ دُرِ فرائد جوہری پر عیاں + کیا قدر سائیں کو جو بے بصر ہے بیدلان

وھو اللطیف الخبیر والیہ المرجع والمسیر المشتہر مؤلف مسکین محمد خیر الدین

عصمہ اللہ من شر الحاسدین
سنہ ۱۳۱۵ ہجری

Marfat.com

رساله سحق و بناء مختار

بفضل خدا موضوع تاثیرات در جمیع حرکات و سکنات در دیباچه

اسباب الشرور فی اصحاب الخمور

از تالیفات خادم المصنفین محمد خیر الدین انار الله رمسهما اجمعین

در مطبعهای مطلع طنجویه

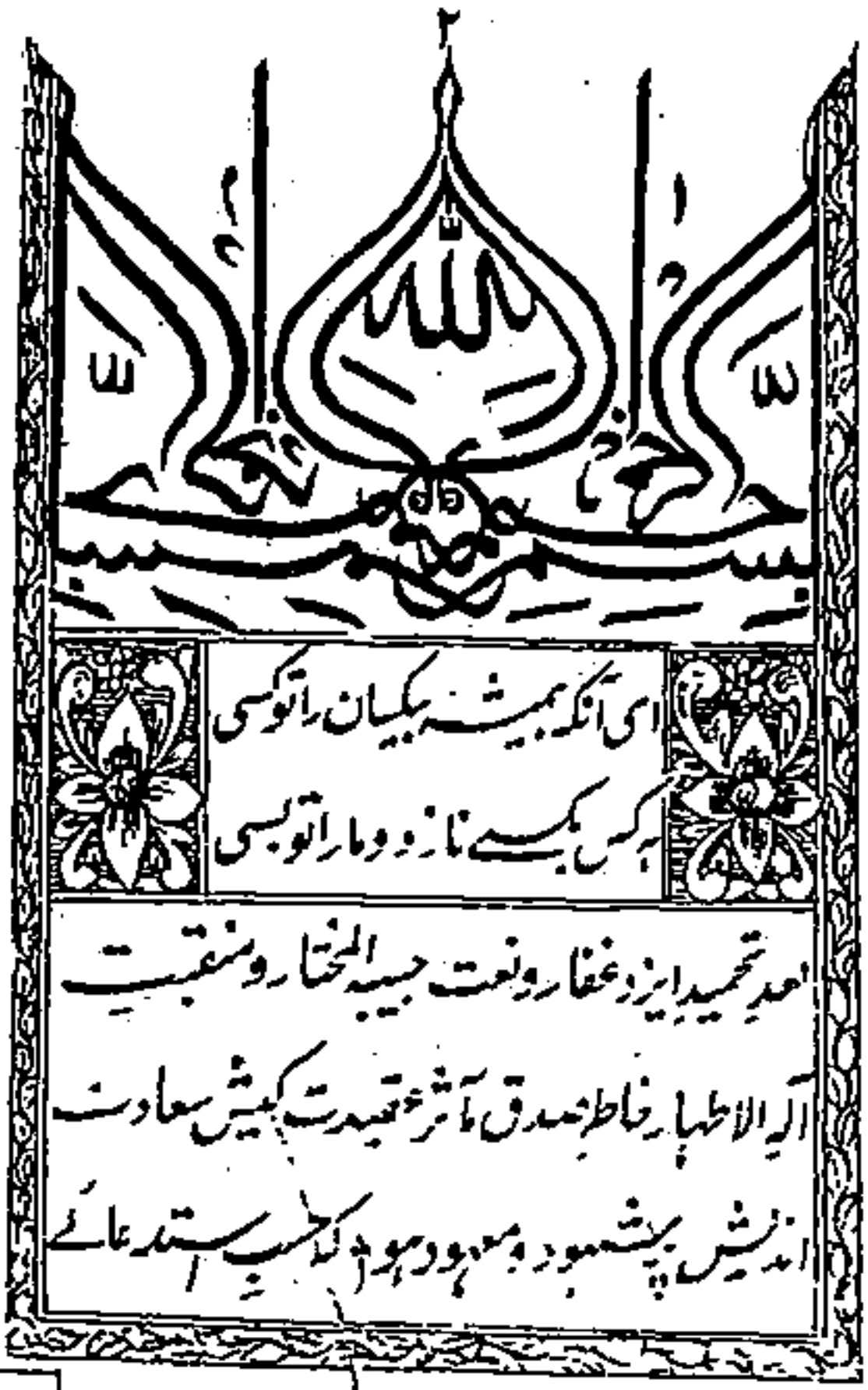
بسم الله الرحمن الرحيم

ای آنکه همیشه بیکسان راتوکسی
هر کس بکسے نازد و ما راتو بسی

احمد تحمید ایزد غفار و نعت حبیبه المختار و منقبت
آله الاطهار خاطر صدق مآثر عقیدت کیش سعادت
اندیش پیشمود و معهود همواره کلک استدعائے

مریدان صادقین سالکان طریق یقین بعض امور کے موجب
نسیان و ہم و غم و فور عند اولی الابصار ہین + اور
باعث تنگیے رزق و افلاس اور سبب کوتاہی حمد و اعلاس
بلا انکار ہین + ز بر جہۂ فخام کتب ائمہ عظام سے
بحذف اسناد و بطور تعداد ان اوراق مین نگارین +
او ر اس اختصار و شمار سے لاریب یہ بے مرام +
کہ اذعیۂ دافعہ نسیان و فقر و الم اور مانعہ قہر غم و ہم و غم
ہو اور ادعیہ خیوریہ مین مذکور ہین لاکلام + وہ بمنزلہ دوا
ہین اور یہ امور بمنزلہ احتما ہین عند الفہام + او ر دوا

بدونِ احتما بیکار ہے نزدِ حکمائے کرام + پس مُریدانِ
قرۃ العینین طالبانِ عافیت دارین کو لازم والزم ہے
علی الدوام + کہ دواعی الاحتما بستعمال ہین لاہین بصد
اہتمام + تاکہ مرضِ ہم ظلمتِ جنان اور کوتاہیئے عمر ونسیان
اور تنگیئے رزق وافلاسِ دوجہان سے شفا پاوین
بفضلِ ملکِ علام + اور چونکہ معتقدینِ عاملین کو دیگر
دلیل وسند درکار نہین + لہذا تحریرِ اسنادِ منیر وتطویلِ
تسوید وتحریر سزاوار نہین + واللہ الہادی وعلیہ
اعتمادی تم اعلم ایہا المرید السعید والسالک

علی المسالک السدید شرح اللہ صدرک باسرارہ و
نوّر فکرک بانوارہ کہ قدرتِ کاملۂ الہیہ اور حکمتِ شاملۂ
ربانیہ سے ہر ایک فعل ودوا اور قول واحتما اور ہر ایک
حرکت وسکون اور ہر ایک نظرِ عیون اور ایسا ہی سائر
خلقِ ماکان وما سیکون مین انکینوع قوتِ فعلیہ وانفعالیہ
کی تاثیر ہے + کیونکہ ہر ایک خلقِ خلائق عرشیات و
فرشیات مع الحرکات وسکنات واستوار واعوجاج
وہیئات واقوال وافعالِ مذمومہ وممدوحات باہم
تاثیرات خبیثہ وطیبات مظہرِ ظاہر و مناظر ہر ایک صفت

واسم ربِ قدیر ہے + اور جو اعتقاد عدم ظہور تاثیر
مذکور ہے + وہ بُطلِ مظہرِ صفت واسم الٰہی از بسکہ پُر
شرور ہے + اور جو اسرارِ کارِ پروردگار ہین + وہ
لاریب جناب سیدِ مختار پر آشکار ہین + اُنپر درود
نامعدود ربِ ودود لیل ونہار ہین + اور جو اسرار
فعل وقول حبیب کردگار ہین + اُنسے ماہر آلِ اطہار
وعلمائے کبار ہین + کہ العلما ورثۃ الانبیا وارثانِ
ورثۂ نبوت بلا انکار ہین + اور جو شخص مقامِ ورثۂ
عرفان نبوت سے بعید ہے + بیشک تہِ قول وفعل نبی

اُسپر ناپدید ہے + اگرچہ وہ ظاہر مین صورت علمائے
اماز اُسمین سیرت عرفان ورثا ہے + اگرچہ وہ اہلِ
فضیلت وخیر ہے + اما فضلِ ادراکِ تہِ امر ونہی غیر ہے +
پس دو صد ویک امور جو انشاء اللہ الغفور + عنقریب
ہونگے مذکور + جو شخص اُنمین قوتِ عقل ست فکر وتامل
فرماوے + اور تہِ منع بعض امور اُسکے ادراک ودہن
مین نہ آوے + تو لازم کہ صراط ما ادری پر مستقیم ہو +
اور زراطِ فوق کُلِ ذی علیم علیم پر مستقیم ہو + اور حدیث
فالتمسوا ما تفتنلون داخل الادار + جو دفع عین طاعن

Marfat.com

کے لیئے مسلم مین ہے نگار + اور اخبار تفاؤل وتسویہ
تخلیق پروردگار + اور قصہ ناخن تراشیئے ابن حاجب
علامۂ روزگار + روز چہارشنبہ جو ثابت ہے عند اولی الالباب
اور شنبہ وچہارشنبہ کو ممانعت نکالنے خون کی جو حدیثون
سے ہے آشکار + اور حدیث حضرت حسن بصری علیہ
رضوان اللہ الغفار + کہ کَنْسُ الْفِنَاءِ وَعَسْلُ الْاِنَاءِ
مُجْلِبُ الْعَنَاءِ جو احوذی مین ہے بلا انکار + اِن سب
احادیث موصوفہ کو یاد فرماوے + قلب منقلب اور
خاطر مضطرب کو تسکین مین لاوے + کہ ہر نقل

نہ مطابق عقل ہے + تو ہر نقل مین نہ عقل کو دخل ہے +
بسا جائے پر عقل پیش نقل بیکار ہے + ہر نقل مین دخل عقل
سے کفر سزاوار ہے +

نصوص شریعت سے ہے یہ کلام	ندو عقل کو دخل تم اسی فہام
کہ شرع نبی دین اسلام ہے	نہ ہر جائے پر عقل کا کام ہے
کوئی نقل مین دخل دے عقل کو	تو لاریب گمراہ وہ زشت خو
نہ ہر جائے مرکب تواں تاختن	کہ جا ہا سپر باید انداختن

واخرج مسلم من حدیث ابن عباس مرفوعا ان العین
حقا ولو کان شیئ سابق القدر سبقتہ العین واذا

Marfat.com

استعملتم فاغسلوا اى وجوبا وهو الاصح قال
ابن الاثير فى النهاية رحمه الله بغاية العنايه
كان من عادتهم ان الانسان اذا اصابته العين
من احد جاء الى العائن ففتح فيه ماء فيدخل
كفه فيه فيتمضمض ثم يمجه فى القدح ثم ياخذ
منه ماء يغسل وجهه فى القدح مرة واحدة ثم
يدخل يده اليسرى فى القدح فيصب على يده
اليمنى صبة واحدة ثم يدخل يده اليمنى
فيصب على يده اليسرى واحدة ثم يدخل

يده اليسرى فيصب على مرفقه الايمن واحدة ثم
يدخل يده اليمنى فيصب على مرفقه الايسر صبة
واحدة ثم يدخل يده اليسرى فيصب على
قدمه اليمنى واحدة ثم يدخل يده اليمنى فيصب
على قدمه اليسرى صبة واحدة ثم يدخل يده اليسرى
فيصب على ركبته اليمنى ثم يدخل يده اليمنى فيصب
على ركبته اليسرى صبة واحدة فيها ثم يغسل
داخلته ازاره ولا يوضع القدح بالارض حتى
يفرغ ثم يصب ذلك الماء المستعمل على راس الصبى

Marfat.com

بالعين من خلف صبة واحدة فيبرأ باذن الله تعالى
انتهى كلام النهاية قال العلامة المازري في شرح
مسلم رحمه الله تعالى وهذا المعنى مما لا يمكن تعليله
ومعرفته وحصه من جهة العقل فلا يرد لكونه لا يعقل
معناه وليس في قوة العقل الاطلاع على اسرار
جميع المعلومات قال ابن العربي رحمه الله الولي
ان توقف في مثل هذا مشترع قلنا الله ورسوله
اعلم لانه من الاحكام التعبدية وقد عضدته
التجربة وصدقته المعائنة فوجب قبوله وان

لم يعقل معناه والرد على الفلسفي اظهر لان عنده
ان الادوية تفعل بقواها الخاصية فيها فليكن
ذلك على قوله مثله قال العلامة ابن القيم رحمه الله الاكرام
لا ينتفع بذلك من انكره ولا من سخر به ولا من
شك فيه او فعل مجربا غير معتقد واذا كان
في الطبيعة خواص لا يعرف الاطباء علتها
بل هي عندهم خارجة عن القياس وانما تفعل
بالخاصة فما الذي للجهلة ينكرون الخواص الشرعية
هذا ملتقط من كتاب نجم المبين لرجم الشياطين

Marfat.com

یعنے صحیح مسلم مین ایسا مسطور ہے ٭ حدیث مرفوع عبداللہ
بن عباس سے مذکور ہے ٭ کہ تاثیر چشم بد کی ثابت ہے
بالضرور ٭ اگر کوئی چیز قضا و قدر پر غالب ہوتی بے فوت
تو نظر بد اوسپہ غالب ہوتی اسے ذی شعور ٭ پس جیسا کہ نظر
نظر بد کیلئے اعضاؤن کو دھوتے ہو تم علی الدوام ٭ ویسا ہی
دھوا و یہ عمل بجا لاؤ از روئے وجوب لاکلام اور ترکیب
اوس عمل کی نہایہ ابن الاثیر مین اسطور ہے نگار ٭ کہ جبکی
رخصت جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمائی
اسکا ذکر ٭ کہ جبکو کسی شخص کی نظر لگے کسی طور ٭ پس وہ نظر

لگانے والے کو پاس جاوے فی الفور ٭ اور ایک پیالہ پانی
کا بھر کر اوسکے آگے لیجاوے ٭ اور نظر لگانے والا اوس پیالہ
سے ایک چلو پانی کا اوٹھاوے ٭ اور اوسنے غلی کر کے
اوسی پیالہ مین گراوے پھر عائن اوس پیالہ کے پانی سے
مُنہ دھوئے ایکبار ٭ اور مُنہ کا یالی پیالہ مین گراوے
بلا انکار ٭ پھر بائین ہاتھ سے سیدھے ہاتھ پر پانی
ڈالے بلا تکرار ٭ پھر سیدھے ہاتھ سے بائین ہاتھ پر
پانی ڈالے اے ہوشیار ٭ پھر بائین ہاتھ سے
سیدھی کہنی پر پانی ڈالے بالضرور ٭ پھر سیدھے ہاتھ سے

Marfat.com

پانی ڈالے بائین کہنی پر باسرور + پھر بائین ہاتھ
سے پانی ڈالے سیدھے قدم پر بلا فتور + پھر سیدھے
ہاتھ سے پانی ڈالے بائین قدم پر اے ذی شعور +
پھر بائین ہاتھ سے پانی ڈالے سیدھے گھٹنے پر بالیقین +
پھر سیدھے ہاتھ سے پانی ڈالے بائین گھٹنے پر اے
امین + پھر عائن دھووے داخلِ ازار + اور عمل
مذکور مین پیالہ زمین پر نہ رکھا جائے زینہار + پھر
وہ آب مستعملِ پیالہ بالتمام + معیون کے سر پر پسِ پشت
سے ڈالا جاوے اے فہام پس انشاء اللہ الرحمان +

اُسی وقت وہ نظر سے شفا پاوے بیگمان + پھر اسکے بعد
شرح مسلم مین مذکور ہے + اور وہ شرح علامہ مازری رح
کی مشہور ہے + کہ دریافت کرنا علت اس عمل کی غیر ممکن
ہے عند ذوی العقول + اور معرفت اوسکے دلائل
کی ممنوع ہے نزدِ فحول + پس عملِ مذکور سے نہ کیا
جائے انکار + بہ سبب عدم ادراکِ عقلِ عقلائے
نامدار + کیونکہ قوتِ عقل مین نہین ہے ادراکِ جمیع
اسرار + جو ہمہ مخلوقات کے حرکات و سکنات مین
ہین لیل و نہار + تاثیراتِ ہمہ افعال و اقوال سے

خوب ماہر ہے وہی پروردگار + فلہذا علامہ ابن عربی
رحمہ اللہ الولی سے اسطور ہے نگارش گر اگر متوقف ہو عمل
مذکور مین کوئی دیندار + یا مثل اسکے جو عقل مین آوے
کوئی دیگر کار + تو اوسکا جواب باصواب یہ ہے
عند اولی الالباب + کہ یہ عمل احکام تعبدیہ سے ہے عقل
کو اوسمین دخل نہین زینہار + اللہ تعالیٰ اور اوسکا
رسول مقبول ہے دانائے اسرار + اور تحقیق اس عمل کا
تجربہ ہے مددگار + اور صداقت اس عمل کی مشاہدہ
مین آئی ہے بار بار + یعنے وہ عمل صدہا شخص کے لیئے

موجبِ شفا ہوا ہے بلا انکار + پس واجب ہوا اوس عمل
کو قبول کرنا نزدِ ائمہ کبار + اگرچہ حقیقت اوسکی عقلِ عقلا
نہ ہو آشکار + اور اگر منکرِ شریعت فلسفی ظاہر کرے انکار
تو اوسکا رد زدیہ ہے اے ہوشیار + کہ ادویہ اپنی
قوت خاصہ سے ظاہر کرتی ہین آثار + اور تاثیرِ ادویہ
کا وہ منکر قائل ہے بصد اقرار + پس عملِ مذکور مثل ادویہ
مؤثر ہے بصد اعتبار + اور علامہ ابن قیم رحمہ اللہ الاکرم نے
ایسا فرمایا ہے + لاریب حق حقیق نزدِ اہلِ تحقیق اظہار مین
آیا ہے + کہ جو شخص منکرِ عمل مذکور ہے + یا اوسپر مسخری کرتا اوسکا

Marfat.com

دستور ہے + یا وہ عمل مشکوک نزد اہل زور ہے + یا از روئے
تجربہ کسی سے اوسکا ظہور ہے + یہ چار شخص اوس عمل کے
فائدہ سے محروم ہین + بہ سبب انکار و شک بسیار وہ مذموم
ہین + اور جبکہ طبیعت مین اسطور خواص ہین بلا استرا + کہ
اُنکی علتین نہین پہچانتے حاذقین اطبا + بلکہ وہ نزد حکما
خارج ہین قیاس سے علی الدوام + اور حال یہ کہ تحقیق
وہ بالخاصہ عمل کرتے ہین عند الفہام + پس کیونکر منکر
ہوتے ہین جاہلین مضلین + اون خواص امور شریعت
کے جو ثابت ہین بالیقین + یہ مضمون مجمل نجم المبین سے

مذکور ہے + اور کتب معتبرہ سے مفصلاً وہان مسطور ہے +
اور تاثیر قیود عملیات کو بھی دیکھنا سزاوار ہے + جو
عمل جدری تفسیر عزیزی اور دیگر قید قول الجمیل مین بلا
انکار ہے + اور روح البیان مین ایسا انکار ہے مفصلاً
نجم المبین مین آشکار ہے کہ ان الملائبل اذا فصلت
وخصصت فی وقت ردی اتصل بها خواص ردیئة
وکذا الامر فی باب المآکل والمشارب وکذلک ما
ورد التنبیه علیه فی الشرعیة من شوم المرأة
والفرس والدار وتهدت بصحبة الثیاب المکروهة

Marfat.com

فان لجمیع هذه فی بواطن اکثر الناس بل وفی
ظواهرهم ابصا خواص مضرة متعدی من بدن
المعتذی والمباشر والمصاحب الی نفسه لخلافه
وصفاته فتحدث بسببها القلوب والارواح
تلویثات هی من اقسام النجاسات وقد بینت الشریعة
علی کراهتها ملخص مرام اس کلام سے یہ ہے کہ جو
کپڑے قطع کیئے یا سیئے جاوین منحوسہ اوقات مین + اور
ایسا ہی امر نحوست ہے ماکولات ومشروبات مین +
اور نحوست عورت وگھوڑے اور مکانات مین +

اور نحوست انکی متحقق ہوئی بارہا تجربات مین + تو یہ سب
چیزین نہایت خاصیت رکھتی ہین مضرات مین + کہ
اس کپڑے کے پہرنے غذا کو کھانے عورت کو نکاح کرنے
اور گھوڑے کو خریدنے اور گھر منحوس مین رہنے والے
کے ظاہر و باطن و اخلاق وصفات مین + پیدا ہوتی
ہے بسبب انکے ایسی آلودگی دل اور روحکی ذات مین
کہ شمار کیا ہے اسکو شرع نے نجاسات و مکروہات مین
پس معتقد عاقل کے لیئے یہ اندک تمثیل بسیار ہے + اور مفید
غافل کے نزدیک دفتر دلیل بھی بیکار ہے + واللہ اعلم وعلیہ التکلان

Marfat.com

ای عزیز وافر تمیز اس مقام مین بسا شبہات کرتے ہین منکرین
اور اس مرام مین بہت اعتراضات لاتے ہین معترضین + کہ
ہمہ روز وساعات + اور تمام شہور واوقات + اور سارے اشیا
وانسان + اور جملہ اطراف زمین وآسمان + مخلوقہ پروردگار ہین
فضیلت مین برابر بلا انکار ہین + نہ وہ ہرگز مظاہر اسرار ہین +
نہ مناظر انوار کردگار ہین + تاثیر مین برابر بجمیع اطوار
ہین + نہ وہ محامل سعد وشحس نیہار ہین + پس کسی کار
کیلیے تخصیص وقت دریافت کرنا بیکار ہے + اور
کسی وقت کو کسی کار کیلیے نحس وسعد سمجھنا ہرگز

نہین سزاوار ہے + عورت گھر گھوڑا اور سائر جانوران +
نہ موجب نحوست وسعادت ہین نہ سبب نفع وزیان +
عقد نکاح کیلیے ہمہ شہور وایام وساعات برابر ہین یگمان +
اور اسیطرح سائر امور کیلیے مساوی ہے ہر ایک زمان +
نہ سفر کیلیے طلب تخصیص زمان درکار ہے + نہ قطع برید
وپوشش جامہ نو کیلیے طلب تخصیص وقت سزاوار ہے +
شنبہ وجمعہ سب کار کیلیے برابر ہین علی الدوام +
شنبہ ودوشنبہ ہر کار کیلیے فضیلت مین یکسان
ہین لاکلام + پس طلب تخصیص وقت علمائے ماہرین

Marfat.com

سے بہرِ آغازِ امور + لاریب پیشہ ہنودِ مشرکین
ہے نزدِ اہلِ شعور + وہ پنڈتون اور برہمنون سے
پوچھتے ہین باسرور + اور یہ کلمہ گو مولوی ملا کو پنڈت
برہمن بناتے ہین بالضرور یہ سعد و نحس کے پوچھنے والے
اور وہ مولوی ملا بتانے والے سب شرک مین گرفتار
ہین + اِنکو خدا پر توکل نہین یہ مشرکین شرک مین مبتلا
لیل و نہار ہین + اسیطرح بہت ہزیانات و خرافات
ظاہر کرتے ہین وہ مخالفین + اور عوام کالانعام کو وسوسا
اندازی اور جعلسازی سے بیشک بناتی ہین ضالین +

پس اسکا جواب باصواب کتاب نجم المبین
لرجم الشیاطین مین مذکور ہے + اوسکے
آٹھوین جلد اڑتالیسوین باب مین مفصلاً مسطور ہے +
اور لُبِّ لُباب فی ھذا الباب یہ ہے عنداولی الالباب +
کہ حق تعالیٰ کے پیدا کرنے سے ہمہ عوالم کو عنداولی الالباب +
ہر چیز کی تاثیر مساوی ہونا لازم نہین آتا زینہار + اور
سعادت و نحوست مین برابر ہونا نزدِ ذوی الاوکار
پس فضیلت مین ہمہ چیز ہرگز برابر نہوگی تا روزِ شمار +
کسی چیز کو حق تعالیٰ نے بزرگی سے سرفراز کیا + اور کسی

چیز کو بزرگی سے لابد پا انداز کیا + سنکھیا مین ہلاکت کی
تاثیر ہے + اور شہد مین شفائے بے نظیر ہے + شکم نحل
جائے شہد شیرین ہے + اور شکم زنبور جائے زہر
آگین ہے + حالانکہ غذا دونو کی ایک ہی بالیقین ہے +
کستوری اور زعفران مین خوشبو اور قوت تام ہے +
اجوائن اور بادیان بادبر لاکلام ہے + اجوین اور بادیان
کی جائے پر کستوری استعمال کرنا کار جاہلین ہے + اور
ہر چیز کو اپنی جائے پر استعمال کرنا پیشہ اطبائے حاذقین
ہے + سم الفار مین شہد کی تاثیر تصور کرنا کار جہلائے

مضلین ہے + آگ مین پانی کی تاثیر خیال کرنا کار
حمقائے مجانین ہے + جو چیز ماکولات و مشروبات
آدمی کھانے پینے مین لاتا ہے + تو حق تعالیٰ اوسمے
طرح طرح کی چیزین مع اختلاف تاثیر اظہار فرماتا ہے
مثلاً آنکھون مین آنسو ناک مین ٹر ٹر منہ مین تھوک
پستان مین دودہ شیرین + اسیطرح بدن مین پسینہ معدہ
اور مثانہ مین بول و براز بالیقین + اور ہر ایک چیز
کی ان اشیائے مذکورہ سے تاثیر و حکم جدا جدا ہے
آشکار + اور لاریب یہ اوسکی قدرت کاملہ اور حکمت

شاملہ کا دائم ہے اظہار + کہ ایک طاہر چیز سے پاک و پلید
چیز ین ظاہر کرتا ہے بلا اِنکار + پس سب اشیارِ مسطورہ
کو تاثیر و حکم مین نزدِ علمائے نامدار + مساوی تصور
کرنا جہالت و ضلالت ہے بے شمار + قال العلامۃ
ابن النقیب رحمہ اللہ المجیب باسنادہ الجید المنیر
فی تفسیرہ المسمّٰی بالتحبیر + وایضاً قال فی
روح البیان + وغیرھما من زبر اھل الاتقان + قد
سئل النبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام + وعلی آلہٖ
واصحابہ البررۃ الکرام + عن یوم السبت فقال

یوم مکر وخدیعۃ وان قریشاً مکرت فیہ
دار الندوۃ ولا یقطع اللباس یوم السبت والاحد
والثلاثاء وسئل عن یوم الاحد فقال یوم
غرس وعمارۃ لان اللہ تعالیٰ ابتداء فیہ خلق الدنیا
وعمارتھا وبنیت الجنۃ فیہ وغرست وسئل
عن یوم الاثنین فقال یوم سفر وتجارۃ وان
فیہ سافر شعیب فربح فی تجارتہ وسئل عن
یوم الثلاثاء فقال یوم دم وان فیہ حاضت
حوّا وقتل ابن آدم اخاہ وقتل فیہ جرجیس

Marfat.com

وزكريا ويحيى ولده عليهم الصلوة والسلام ومحرة
فرعون وآسية بنت مزاحم امرأة فرعون ومن
ذبحت البقرة لاجله فى بنى اسرائيل ونهى النبى
عليه الصلوة والسلام عن الحجامة يوم الثلاثاء
والاربعاء اشد النهى وقال فيهما ساعة لا يرقاء
فيها الدم اى لا ينقطع اذا احتجم او فصد وربما
يهلك الانسان بعد انقطاع الدم وفيه نزل
ابليس الى الارض وفيه خلقت جهنم وفيه
سلط الله ملك الموت على ارواح بنى آدم وفيه

ابتلى ايوب عليه السلام وقال بعضهم ابتلى فى
يوم الاربعاء وسئل عن يوم الاربعاء فقال يوم
نحس وان فيه اغرق فرعون وقومه واهلك
فيه عاد وثمود وقوم صالح ونهى فيه قص الاظفار
لانه يورث البرص وكرهت عيادة المريض يوم الاربعاء
وعن ابن عباس رضى الله عنهما مرفوعا الاربعاء الاخر
فى كل شهر يوم نحس مستمر وسئل عن يوم الخميس
فقال يوم قضاء الحوائج والدخول على السلطان
وان فيه دخل ابراهيم الخليل عليه الصلوة

Marfat.com

والسلام على ملك مصر فقضى حاجته واهدى
اليه هاجر وسئل عن يوم الجمعة فقال يوم تكامل
فيه آدم حوا ويوسف زليخا وموسى بنت
شعيب وسليمان بلقيس ونكح عليه الصلوة
والسلام خديجة وعائشة رضى الله عنهما وعن
ابن مسعود رضى الله عنه من قلم اظفاره يوم الجمعة
اخرج الله منه داء وادخل فيه الشفاء قالوا
ان الله تعالى خلق اجزاء الزمان والمكان على
تفاوت وكذا سائر الموجودات كما لا يخفى انتهى

قال حضرة الشيخ صدر الدين قدس الله سره المبين
فى شرح الاربعين حديثا والازمنة والامكنة
فى حد السيئات وتغليب طرف الحسنات والمراد
والتكثير والتضعيف مدخل عظيم وقد وردت
الاحاديث الدالة على فضيلة شهر رمضان وعشر
ذى الحجة وليلة النصف من شعبان وان الصلوة
فى المسجد الحرام بمائة الف وفى مسجد النبى عليه الصلوة
والسلام بالف وفى مسجد الاقصى بخمسمائة و
كلها دالة على شرف الازمنة والامكنة وفضل الله

Marfat.com

الاشہر والایام والاوقات بعضہا علی بعض
کما فضل الرسل والانبیاء والامم بعضہا علی
بعض لتبادر النفوس وتسارع القلوب الی احترامہا
ھذا ملتقط من کتابی نجم المبین لرجم الشیاطین
یعنے محدث ابن النقیب کتاب تحریر عین اپنی سند
صحیح سے روایت کرتے ہین یہ حدیث مختار ہے اور تفسیر
روح البیان وغیرہ کتب اہل ایقان مین بھی یہ حدیث
ہے نگار ہے کہ تاثیر روز شنبہ کی پوچھی گئی جناب
رسول کریم سے علیہ صلوۃ اللہ الغفار ہے تو فرمایا آپ نے

کہ وہ روز مکر و فریب کا ہے کیے جاتے ہین اوسمین
مکروہ کار ہے اور مکان دار الندوہ مین اوسی روز
مشرکان اشرار ہے مشورت کیا کرتے تھے بہر اذیت
حبیب کردگار ہے اور نہ قطع کیا جائے لباس روز شنبہ
و یکشنبہ و دوشنبہ مین زینہار ہے اور پوچھا سائل نے آپ
سے یکشنبہ کی تاثیر ہے تو فرمایا کہ وہ روز درخت لگانے
اور عمارت بنانے کا ہے اے فقیر کیونکہ حق تعالیٰ نے
عمارت دنیا کی اوس روز کیا آغاز ہے اور اوسی روز
جنت کو پیدا کیا اور درختون سے اوسکو کیا سرفراز ہے

Marfat.com

اور تاثیرِ روزِ دوشنبہ کی پوچھی سائل نے بصد
انکسار + تو فرمایا آپنے کہ وہ روز سفر و تجارت کا ہے
بہ مشیتِ پروردگار + اور شعیب علیہ السلام نے
اوسی روز سفر کیا اختیار + تو اونکو تجارت مین حاصل
ہوا نفع بسیار + اور پوچھا سائل نے روزِ سہ شنبہ
کی تاثیر کیا ہے اے حبیب غفور + تو فرمایا آپنے
کہ اوس روز خون جوش مارتا ہے بالضرور +
لہذا اوسی روز حضرت حوّا کو خونِ حیض ہوا نمودار +
اور اوسی روز قابیل سے قتل ہابیل دنیا مین ظاہر

ہوا اوّل بار + اور اوسی روز قتل کیا گیا جرجیس و
زکریا و یحیائے نامدار + اور حضرت بی بی آسیہ
اور جادوگرانِ فرعون ستر ہزار + اور شبِ سہ شنبہ
کو بنی اسرائیل مین قتل کیا گیا وہ دیندار + کہ جسکی
خاطر زردگائے ذبح کی گئی اور یہ قصہ قرآن مین ہے
آشکار + اور نہایت منع فرمایا جناب رسول کریم نے
علیہ الصلوٰۃ والسلام + خون نکالنے سے روز سہ شنبہ
و چہار شنبہ مین اے فہام + اور فرمایا کہ اون
دنون مین ایک ایسی ساعت ہے بالیقین + کہ اوسمین

Marfat.com

خون ہرگز بند نہین ہوتا اے دوربین + اور بسا
وقت ہلاک ہوتا ہے آدمی بعد انقطاع خونِ مذکور +
اور اوسی روز آسمان سے زمین پر نازل ہوا ابلیس
اہلِ غرور + اور اوسی روز پیدا کی گئی جہنم مرجع اہلِ
شرور + اور اوسی روز حق تعالیٰ نے مسلط کیا
ملک الموت کو بالضرور + قبضِ ارواحِ بنی آدم
پر بلا فتور + اور اوسی روز صدماتِ سماویہ مین مبتلا
ہوئے ایوب علیہ السّلام + اور بعض روایات مین
روزِ چہارشنبہ کو مبتلا ہوئے لاکلام + اور پوچھا

سائل نے کہ کیا ہے تاثیر چہارشنبہ اے سیدالانام
تو فرمایا آپ نے کہ وہ روزِ نحوست ہے مبدا نحسِ تام +
اور اوسی روز غرق ہوا فرعون بے عون با ہمہ اقوام +
اور ہلاک ہوا عاد و ثمود اور قوم حضرتِ صالح علیہ السّلام
اور روزِ چہارشنبہ مین ناخن تراشی سے منع فرمایا بالاہتمام
کہ تحقیق اوسسے پیدا ہوتی ہے مرضِ برص اور جذام +
اوس روز اور اوسکی شب کو ممنوع ہے بیمار پرسی اے
نیکنام + اور سیدنا ابن عباسؓ سے یہ حدیث مرفوع
ساری ہے + کہ روزِ چہارشنبہ آخرِ ہر ماہ مین نحوست

Marfat.com

استمراری ہے + اور پوچھا سائل نے روز پنجشنبہ
کی تاثیر + تو فرمایا آپ نے کہ روز قضائے حوائج ہے
بلا تقریر + اور وہ روز ملاقاتِ سلاطین ہے +
موجبِ حصولِ مرادات بالیقین ہے + اور تحقیق
اوسی روز پادشائے مصر سے حضرت ابراہیم علیہ السلام
نے کیا ملاقات + تو اوسنے آپ کو بی بی ہاجرا ہدیہ
دیا اور برآئی ہمہ مرادات + پھر روز جمعہ کی تاثیر سے
سائل نے کیا سوال + تو فرمایا آپ نے کہ وہ روز نکاح
وشادی ہے بمدد اللہ المتعال + اور اوسی روز

آدم علیہ السلام کا حضرت حوا سے نکاح ہوا بے قیل و
قال + اور حضرت یوسف کا بی بی زلیخا سے اور حضرت
موسیٰ کا بی بی صفورا سے اے خوشخصال + اور حضرت
سلیمان کا بلقیس سے اور حبیب خدا کا بی بی خدیجہ وعائشہ
سے علیہم الصلوٰۃ فی کل حال + اور حضرت ابن مسعود سے
اسطور حدیث ہے، مذکور + کہ جو شخص بعد نمازِ جمعہ ناخن
ترا شے باسرور + تو بیماری کو اوسنے خارج کرے ایزد غفار
اور داخل کرے اوسمیں صحت وشفائے بسیار + پس حدیث
مذکور سے ہویدا ہوا + سائرِ تحریر سے از بسکہ پیدا ہوا

کہ تحقیق حق تعالیٰ نے بالطف واحسان + پیدا کیا ہم
اجزائے زمان + اور تمام قطعاتِ مکان + تاثیر مین متفاوت
ہین بیگمان + اور ایسا ہی پیدا کیا سائر مخلوقات کو اے
نیکدان + تاثیر و مراتب مین متفاوت بالبرہان +
اور یہ امر ہرگز پوشیدہ نہین نزدِ اہلِ عرفان + او
شرح احادیث اربعین مین ایسا مسطور ہے +
اور یہ شرح حضرت صدر الدین قدس اللہ سرہ المبین
یعنے قونوی رح
کی مشہور ہے + کہ زمان و مکان کو محسوسیات مین مدخل
عظیم ہے + اور مزید ثوابِ حسنات مین امدادِ فخیم ہے +

جیسا کہ احادیث صحیحہ اور آیات صریحہ سے ثابت ہے
فضیلتِ شہرِ رمضان + اور فضیلتِ عشرۂ ذی الحجہ اور شب
برات نصف شعبان + اور شبِ قدر افضل و اجمل ہے
الف شہر سے بالنصّ حضرتِ فرقان + اور زمین حرم مکہ
معظمہ مین ایک نیکی کا ثواب ہے صد ہزار + اور مدینہ
منورہ مین ایک نیکی کا ثواب ایک ہزار ہے از روئے
شمار + اگرچہ یہ ہزار اوس لاکھ سے نہایت افضل و اکمل
ہے عند اولی الابصار + اور بیت المقدس مین ایک
حسنہ کا ثواب پانسو نیکی ہے بلا انکار + اور تفاوت

Marfat.com

مذکور سے فضیلت و شرافتِ مکان و زمان ہے آشکارا
کیونکہ حق تعالیٰ نے بعض مہینوا ور دنوا ور وقتون
اور مکانون کو اے فہام + فضیلت دیا ہے بعض
مہینوا ور دنوا ور وقتون اور مکانون پر لاکلام + جیسا
کہ بعض رسولون اور نبیون اور اُمتون کو علیہم الصلوٰۃ والسّلام
بعض رسولون اور نبیون اور اُمتون پر فضیلت دیا ہے باجماع
ائمہ عظام + اور یہ تفاوتِ زمان و مکان اسلیئے ہویدا ہوئی بلطف
ایزدِ منان تا کہ نہایت رغبت کرین نفوسِ خواص و عوام + اور
جلدی مائل ہون قلوبِ عباد اللہ العلام + طرفِ نیک زمان

و مکان کے علی الدّوام + واسطے بجالانے نیک کار کے
باشوقِ ذوقِ تمام + تاکہ وہ نیک کار نیک اوقات
و مکانات مین باحسنِ وجہ انجام پائے + اور یہ بندۂ آثار
نیک کار سے بخیر و خوبی حظّ و لذّا و ٹھائے + اور مقربان
جنابِ الٰہی مین داخل ہو جائے + رضائے الٰہی اور
خشنودیئے سیّدِ پناہی حصول مین لائے + اور وہ
زمانِ سعید اور مکانِ حمید اوس فعل سدید سے شرافت
و فضیلت پائے + اور وہ نیکوکار سعادت شعار نحوست
مکانِ زمان سے محفوظ ہو + اور دائم عینِ عنایت

Marfat.com

خدا اور زینِ حمایتِ مصطفا سے ملحوظ ہو + کتاب
نجم المبین سے یہ چیدہ بیان ہے + رجم الشیاطین کیلئے
یہ کافی و وافی بیگمان ہے + اے محبِ صادق و
صدّیقِ حاذق ہر ایک زمان و مکان اور نام + ہر ایک
فعل سے مناسبت رکھتا ہے لاکلام + اور اوس مناسبت
سے ماہرین عارفانِ خدائے قدیم + اور یہ مناسبت
قرآن و احادیث سے ثابت ہے بطرز سلیم + نام
کو کام میں ازبسکہ دخل بسیار ہے + محبت و طاعت
بغض و شناعت کا نام پر مدار ہے + نام کی تاثیر مثلِ

مقناطیس بلا امتراء ہے + خیر و برکت اوسپر موقوف
بے چون و چرا ہے + لہذا شریعت نے تسمیہ نیک حقِ
اولاد + والدین پر لازم کیا ہے نزدِ اہلِ سداد
اور شارع نے بسا نام کو متغیر فرمایا آشکار + کہ تاثیر
نام سے مسمّٰی فائز ہوتا ہے بلا انکار + چنانچہ یہ حدیث
مؤطائے امام محمد رحمہ اللہ میں مرقوم ہے + لطافت
اوسکی نزدِ اہلِ قلب سلیم ازبسکہ معلوم ہے + کہ ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال اللحقۃ عندہ من یعلب ھذہ
فقام رجل فقال لہ ما اسمک فقال مرہ قال الجلس

Marfat.com

ثم قال من یحلب ھذہ الناقۃ فقام رجل فقال
ما اسمك قال حرب قال اجلس ثم قال من یحلب
ھذہ الناقۃ فقام آخر فقال ما اسمك قال
یعیش قال احلب انتھی + یعنے ایک روز حاضران
مجلس کو فرمایا جناب رسولِ مقبول نے علیہ الصلوٰۃ
والسلام + کہ کون اس اونٹنی کا دودہ دوہیگا تو ہستادہ
ہوا ایک شخص بالاہتمام + پس اوسکو فرمایا آپ نے
کہ کیا ہے تیرا نام + تو اوسنے عرض کیا کہ میرا نام مرّہ
مشہور ہے بین الانام + تو فرمایا آپ نے کہ بیٹھ تو ہرگز

نہین یہ تیرا کام + پھر فرمایا آپ نے کہ کون اِس ناقہ کا دودھ
دوہیگا اے فہام + پس ہستادہ ہوا دوسرا شخص کہ
اوسکا نام حرب تھا آشکار + پس فرمایا آپ نے کہ بیٹھ تو
تیرے لائق نہین یہ کار + پھر ہستادہ ہوا یعیش نام
ایک نیکوکار + تو اوسکو فرمایا آپ نے کہ یہ خدمت تیرے
لیئے ہے سزاوار + پس یعیش وہ خدمت باشوق و
ذوق بجالایا + اور اوسکی عظمت حق سبحانہ تعالیٰ شان
سے پایا + اے لبیب نیکوکار روے اریب
سعادت شعار + مرّہ کا معنے تلخی ہے اور حرب کا

Marfat.com

یعنی لڑائی ہے بلا انکار + اور تحصیلِ شیر کا رِ شیرین ہے
عند اولی الابصار + اور کار شیرین سے تلخی اور لڑائی
کو کچھ مناسبت نہین زینہار + لہذا جناب رسولِ
مقبول نے اوپر درود نامعدود پروردگار + مترہ
اور حرب کو اوس کار سے منع فرمایا باتاکید بسیار +
اور یعیش کا معنی خوشی و خرمی سے زندگانی کرنا ہی
لاکلام + لہذا فرمایا آپنے کہ اے یعیش بجالا تو یہ کار
بالاحترام + اور جب شارع کو دودہ دوہنے مین بھی
منظور ہے مناسبتِ نام + تو پھر کیونکر امورِ عظیمہ کی

مناسبت کا انکار کرتے ہین وہ لئام + مثل شادیے
عقدِ نکاح اور بنائے دار + اور سفر بحر و بر اور ختنائے
فرزند نور الابصار + اور قطع و پوششِ جامۂ نو اور
آغازِ دوا و قصِ اظفار + اور فصد و حجامت اور
خون براری بسائرِ اطوار + اور قضائے حوائج
لیلیے جانا نزدِ حکام و راؤسائے نامدار + اور ابتدا
قرأت و کتابت اولاد صغار و کبار + اور صحبت با
منکوحہ اور تسمیۂ اولادِ سعادت شعار + اور کان
رناک چھیدنے اور ختنۂ اولاد پُر انوار + اور تلاشِ

Marfat.com

معاش باہمہ وجوہ روزگار + اور کشت کاری اور
ابتدائے تجارت وغرسِ اشجار + اور مانند انکے
سائرِ امور + افضلِ عبادات ہین بلا فتور + پس انکے
لیئے دریافتِ تخصیصِ افضلِ زمان ومکان اور نسبتِ
نام ہے ضرور + اور یہ نصوصِ قرآنیہ اور احادیثِ
صحیحۂ لاثانیہ سے ثابت ہے باسرور + پس جو شخص
کسی کو نسبتِ شرک وکفر کرے بہ سببِ دریافت
تخصیصِ مذکور + تو لاریب وہ خود کافر مرتد ہوا نزدِ
علمائے ذوی الشعور + اور شرح منہج الروض الازہر مین

یہ اصلِ اصیل ہے نگار + اور کتاب نجم المبین مین کُتب
معتبرہ سے مفصلاً ہے آشکار + کہ نکفر من یکفرنا ومن
لا فلا + یعنے بہتر فرقۂ ناریہ سے جو فرقہ ہماری کرے
تکفیر اوسکو ہم بھی نسبت کفر کی کرتے ہین بلا تقریر +
اور جو فرقہ ہماری طرف نسبتِ کفر نہ کرے اسے
ہوشیار + تو اوسکو ہم اہلِ سنت وجماعت بھی کافر
نہین کہتے زینہار + اللھم اعصمنا من وساوس
ھفوات الملحدین والاباطیل + واحفظنا من
ھواجسِ ھزیانات المرتدین والخذ بحبل

Marfat.com

بجاهِ نبيّنا وشفيعنا صاحب الروية
بالتبجيل + وصل وسلم عليه وآله
واصحابه ذوى القدر
الجليل

Marfat.com

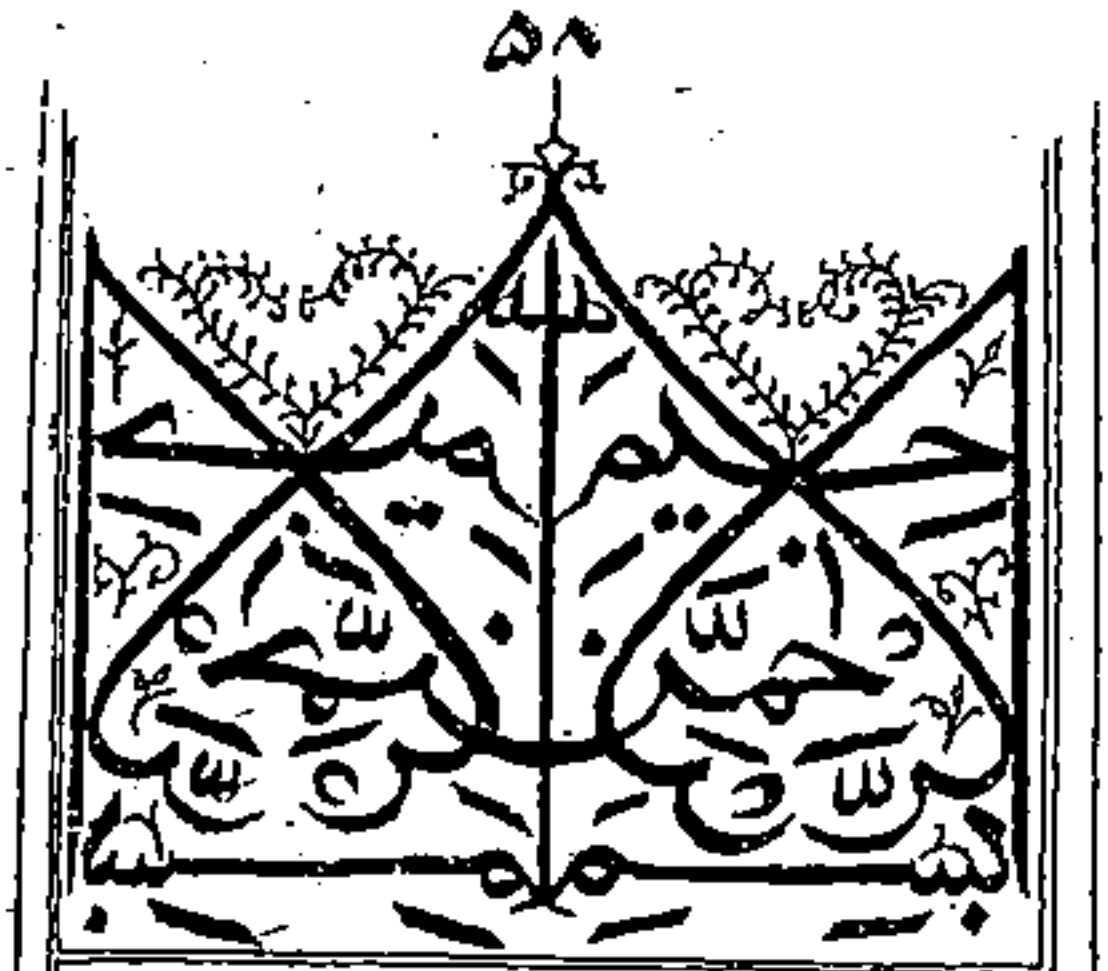
بسم اللہ الرحمن الرحیم

بیانِ خوش تبیان تعداد دو صد و یک امور

کہ موجب ہتم و غم و افلاس و دین ہین بالضرور

اور باعثِ نسیان و خسران ہین نزد اہل شعور

اور بعض امور مورثِ قساوتِ قلب ہین فتنبہ

بحمد اللہ الرحمن الرحیم والصلوٰۃ علی حبیبہ مع التسلیم

۱ غیر بسم اللہ آغاز کرنا کار خیر + ممنوع اور ابتر

ہے موجبِ ضیر + جیسا کہ بسم اللہ نہ پڑھنا ابتدائے

پانی شربت دودھ پینے اور طعام کھانے مین +

دوا کھانے لگانے بچے کو دودھ پلانے مین +

کپڑا پہرنے وضو کرنے بازار کو جانے مین +

مسجد مین داخل ہونے اور پھر باہر آنے مین +

اور بچے کو گود مین لینے اور گھر سے باہر لیجانے مین +

کنگھی کرنے سر مین تیل ڈالنے آنکھ مین سرمہ

Marfat.com

لگانے مین + دوکان کھولنے بند کرنے علی الترتیب
مال رکھنے رکھانے مین + چلنی سے آٹا چھاننے
اور گوندھنے اور ہنڈیہ پکانے مین + لکھنے پڑھنے
قلم بنانے اور مشق لکھوانے مین + گاڑی گھوڑے کشتی
پر سوار ہونے اور سوار کرانے مین + گھر سے کسی کام کے
لیئے باہر جانے اور پھر گھر آنے مین + عورت کا
مرد کو کپڑا پہنانے چارپائی فرش بچھانے مین
اور جب عورت کا شوہر گھر مین آئے تو عورت
بسم اللہ پڑھے اور اوسکی تعظیم بجالائے +

پس جو عورت اوسوقت بسم اللہ نہ پڑھے
تو نہایت مضرت اُٹھائے اور قبل جماع
بسم اللہ نہ پڑھنا اسے امین + موجب دخل ابلیس
ہے بالیقین +

الفائدۃ الجلیلۃ والعائدۃ الجمیلۃ

کتاب منن کبریٰ تصنیف سیدی عبدالوہاب
شعرانی مین مذکور ہے + اور تفسیر روح البیان
وغیرہ کتب دینیہ مین بھی مسطور ہے + کہ شوہر
زوجہ قبل جماع تمام گناہون سے توبہ و استغفار

Marfat.com

کرین بالضرور + اور تجدید ایمان اور تجدید
نکاح یعنے ایجاب قبول آپس مین بجا لائین
بامسرور + تاکہ پیدا ہو اولاد سعادت شعار
عصیان اور نسیان سے دائم ہو بیزار + کیونکہ
نظافت وکثافتِ والدین + اور طاعت و
معصیتِ ابوین + اولادمین لاریب مؤثر
ہوتی ہے علی الدوام + اخبار و آثار سے
یہ امر ثابت ہے نزد علمائے اعلام + اور مبادا
غفلت وجہالت سے کوئی کلام مُبطِلِ نکاح

شوہر یا زوجہ کے زبان سے نکلا ہو تو اوسکی اصلاح
عقدِ جدید سے ملحوظ ہو + اور اوسکی مضرت
سے اولاد محفوظ ہو + اور ہر دو بالکل برہنہ
بدن نہون زینہار + ایک چادر سے لابد اپنا
بدن ڈھانکین وہ نیکوکار + یا صدریہ وغیرہ
پارچہ پر اکتفا کرین وہ دیندار + حاصل یہ کہ
اوسوقت برہنہ نہون مثلِ بہائم اے ہوشیار +
کہ اوسمین مضرت عظیم ہے عند اولی الابصار + اور
اسطور تسمیہ پڑہین با قلب سلیم کہ بسم اللہ

Marfat.com

العلی العظیم۔ اللھم ارزقنا ذریۃ طیبۃ
بلطفک العمیم۔ پھر سورہ اخلاص ایکمرتبہ ورد زبان ہو
ہر طور یاد الٰہی حرز جان ہو۔ پھر اپنے کار مین
مشغول ہو۔ اما نیک نیت سے یہ کار معمول ہو
یعنے اس کار سے کثرت امت محمدیہ مقصود ہو
باعث فخر سرور عالم مہود ہو۔ اور بعد فراغت
دونو ایک کپڑے بدن مخصوص کو نکرین صاف
و پاک۔ کہ یہ موجب عداوت و جدائی ہے اسے
ہون وہ غمناک۔ پس شوہر بدل اس کار کیلیے

غیر ہو۔ اور اسیطرح عورتکا غیر اسی مین خیر ہو
اور اسکے بعد سینہ سے سینہ لگاکر استراحت
بجالائین۔ اور پیٹھ سے پیٹھ لگاکر نہ لیٹین
کہ اسمین لابد مضرت پائین۔ اور قبل جماع ملاعبت
مسنونہ بھی بجالانا سزاوار ہے۔ اور تفصیل اسکی تتبع
علمائے ربانیین آشکار ہے۔ اگر دوسری مرتبہ
جماع کرنا درکار ہو۔ تو اوسوقت دو فرض غسل ادا
کرنا مختار ہو۔ یعنے کلی مع غرغرہ کرین لاکلام
اور ناک اندر سے دھوئین بالاہتمام۔ اور تیسرے

Marfat.com

قرض کے عوض مین تیمم کرین وہ نیکنام ٭ اور تسمیہ
مذکورہ پڑہین بلا انکار ٭ اور سورۂ اخلاص پڑہین
نہ مینہار ٭ اور جن راتون مین جماع ممنوع ہی
نزدِ علمائے کبار ٭ تو اونمین صحبت نکرین کہ
موجبِ مضرت ہے بسیار ٭ واللہ الہادی
وعلیہ الاعتمادی اور طعام کہانے کے پہلے
اسطور بسم اللہ پڑہے با قلبِ سلیم ٭ کہ
بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرُ الْاَسْمَاءِ لَا يَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ شَيْءٌ
فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اور وضو کرنیکے پہلے یہ بسم اللہ پڑہے اے فہیم ٭ کہ
بِسْمِ اللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى الدِّيْنِ الْقَوِيْمِ
اور مسجد مین داخل ہوتے وقت یہ بسم اللہ پڑہنا
لازم ہے بلا استراہ کر بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ
عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ
وَاَدْخِلْنِيْ فِيْهَا اور مسجد سے نکلتے وقت
بھی یہی بسم اللہ پڑہے بالضرور ٭ مگر بجائے
رحمتک لفظ فضلک پڑہے اسرور ٭ اور کشتی
پر سوار ہوتے وقت یہ بسم اللہ پڑہے بفضل کریم

Marfat.com

بسم اللہ نجریھا ومرسیھا ان ربی لغفور رحیم

۲ شانہ یعنے کنگھی شکستہ استعمال مین لانا

۳ شانہ مشترک ریش یا سر مین پھیرنا

۴ شانہ غیر کا عاریۃً استعمال کرنا اسے عزیز

۵ مکروہ وقت مین شانہ کرنا مورثِ قرض ہے نزد

اہلِ تمیز

۶ خشک بالو مین خشک شانہ استعمال کرنا لیل

ونہار نا یعنے وہ بال روکھے کہ جنمین چکناہٹ

نہ ہو آشکار ٭ اونمین خشک کنگھی پھیرنا پانی سے

تر نہ کرنا زینہار

۷ حجام کا شانہ استعمال کرنا علے الدوام

۸ کنگھی کرنا درحالتِ قیام وخرام

۹ کنگھی پھیرنے اور تیل لگانے مین اسقدر تاخیر

کرین مردان وزنان کہ بال خشک الجھے رہین اور پریشان

اور مدت استعمال شانہ مردونکی لیئے یہ ہے عند اولی

الابصار ٭ کہ بعد ایک روز کے یا ہر روز کنگھی کرین

بلا انکار ٭ اور اگر دفع قمل ودین اور ہم وغم شپش

Marfat.com

اور ظفر و نصرت دارین کی نیت سے ڈاڑھی مین
ہر شب کو ما بین وتر و نفل کے شانہ کرین تو نہایت
مؤثر و خوب ہے ۔ اور اگر ہر وضو کے بعد قبل
تحیۃ الوضو نیت مذکور سے ڈاڑھی مین شانہ کرین تو
بھی مرغوب ہے ۔ اور چونکہ عورتونکو اکثار زیب
و زینت روا ہے ۔ تو انکو ہر روز جسقدر شانہ
کرین جائز بچون و چرا ہے ۔ بشرطِ عدم مانع
والا ممنوع بلا امترا ہے ۔

۱۰ حجام کا آئینہ دیکھنا علے الاطلاق

۱۱ رانکو آئینہ دیکھنا منع ہے بالاتفاق
۱۲ بیٹھکر پگڑی باندھنا بلا فتور
۱۳ کھڑے ہوکر ازار پہرنا منع ہے بالضرور
۱۴ راہ مین پیشاب کرنا نہایت محظور ہے
۱۵ اور استادہ پیشاب کرنا موجب شرور ہے
۱۶ پیشاب کے اوپر سے گذرنا روا نہین لاکلام
۱۷ اور بیت الخلا مین برہنہ سر جانا ممنوع ہے علی الدوام
۱۸ برہنہ پشت و سر پیشاب کرنا موجب شر ہے
اے عزیز ۔ خصوصاً شب شنبہ کو نزد اہل تمیز

Marfat.com

۱۹ اور آب استادہ مین پیشاب کرنا نا روا ہے ؛
ہان آب جاری مین جائز ہے چون وچرا ہے ؛
۲۰ تالاب مین غسل کرنا عریان ؛ اگرچہ موجود نہون زنان
۲۱ گرہ دار قلم سے تحریر کرنا
۲۲ اور جس قلم سے کچھ لکھا ہو اوسکی توقیر نہ کرنا ؛ مثلاً
اوسکو پھینکنا یا جلانا یا اوسپر قط لگانا
۲۳ اور شبکو از سر نو قلم بنانا ؛ یا قلمِ مستعمل کو قط لگانا
۲۴ اور خورد قلم سے تحریر کرنا لیل ونہار ؛ اور اندازہ
خورد کا تخمیناً ہشت انگشت سے کم اے ہوشیار

۲۵ اور قلم دو رویہ بنانا عند اولی الابصار
۲۶ گھر مین یا اپنے ہمراہ تصویر رکھنا ذی روح ؛
اور روپیہ پیسا اس حکم مین داخل نہین ای اہل فتوح ؛
۲۷ اور ناخن دراز رکھنا بلا عذرِ مقبول ؛ اور بہ
ناخن تراشی انگشتانِ دست کو نہ دہونا مثل
جہول ؛
۲۸ چہری اور چاقو یا دانت سے اوسکو کاٹنا منع ہے
عند الفحول
۲۹ اونٹا کپڑا پہرنا یا پھروانا

۳۰	بدن پر کپڑا اچھرے ہوئے اوسکو سینا یا سلوانا
۳۱	رات کے وقت جھاڑو دینا ممنوع ہے ؛ اور بعد
	عصر بھی اسی حکم مین مسموع ہے ؛
۳۲	بجائے جاروب کپڑے سے جھاڑو دینا ؛ اور
	جائز ہے کپڑے سے بستر وغیرہ جھاڑ لینا ؛
۳۳	جائے پیشاب پر وضو یا غسل کرنا اے دیندار ؛
	اور جائے وضو پر پیشاب کرنا بالاختیار
۳۴	جائے براز پر پانی سے استنجائے مردمان
۳۵	اور وقت استنجا کشادہ رکھنا انگشتان

۳۶	اور گذرنا مرد کا درمیان دو زنان
۳۷	اور گذرنا مرد و عورت کا درمیانِ بزان ؛ و دیگر
	بہائم مثلِ گاؤ شتران ؛ اگر اتفاقاً گذر ہو اونکی
	درمیان ؛ تو اوسوقت سورۂ کوثر کو نہ پڑھنا
	باصدقِ جنان
۳۸	اور گھر سے دور نہ کرنا جالائے عنکبوت
۳۹	اور کچرا گھر مین جمع کرنا بالائے الیبوت
۴۰	بلا عذر طعام کھانا چارپائی یا سریر پر
۴۱	اور طعام کھاتے وقت بیٹھنا برہنہ سر

۴۲ دونو ہاتھ پہچون تک نہ دہونا اول و آخر اکل طعام
۴۳ دانتونسے روٹی کا ٹکڑا کاٹنا بلا عذر اسے فہام
۴۴ اور طعام کی تعظیم نکرنا علے الدوام ۔ جیسا کہ انگشت
آلودہ شوربا روٹی سے پوچنا ۔ اور اس فعل کو
روٹی کی تحقیر نہ سوچنا ۔ اور روٹی پھینکنا یا دیگر
طعام ۔ یا اوسکے اوپر سے گذرنا حقارت ہے
لاکلام ۔ یا کہانے کی چیز اسطور ننگی رکھنا بجیع
مقام ۔ کہ اوسپر مگس و مچھر ہر طرف سے لاسکیں اثر و حام
یا روٹی وغیرہ ماکولات کا ریزہ آئے تحت اقدام

یعنے اونکو اسطور بے احتیاطی سے کہائے
کہ اونکا ریزہ پاؤن کے نیچے آئے ۔ یا انگلیان
چاٹنے کو امر خفیف ٹھہرانا ۔ یا بے چاٹے ہاتھ
پانی سے دہونا یا دہلوانا ۔ یا طعام کہانا بہ نشست متکبرین
یا بلا عذر نشست مسنونہ کو ترک کرے اے دوربین
یا روٹی کو ایک ہاتھ سے توڑ کر کہائے ۔ یا چہری
سے کاٹے یا کانٹے سے منہ میں لیجائے یا نہ چاٹنا
برتن ادام بعد فراغت اکل ای نیکنام ۔ یا پھونکسے
سرد کرنا گرم طعام ۔

Marfat.com

۴۵ اور پانی مین پھونکنا بغیر پڑھے متبرک کلام ؛
۴۶ اور بعد کھانے پینے کے نہ کرنا شکر خدائے رب
العالمین ؛ اسطور سے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا
وَاسْقَانَا وَاجْعَلْنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ
۴۷ اور بعد فراغتِ طعام لے اہلِ انصاف ؛ نہ
پڑھنا سورۂ اخلاص کو اور سورۂ لایلاف
۴۸ اور بعد اکل و شرب نعمت خدائے ذی انعام
کے ؛ نہ دعائے خیر کرنا واسطے صاحبِ خانہ
اہلِ طعام کے

الفائدۃ السدیدۃ والعائدۃ الحمیدۃ

اکل طعام مین چار فرض ہین بے فتور ؛ ہر ایک
اہلِ اسلام اونسے ماہر ہو بالضرور ؛ ایک تو یہ کہ
دلمین اعتقاد رکھنا بصد اعتبار ؛ کہ رازق روزیکا
ایک وہی ہے پروردگار ؛ اپنی قوت اور ہنر
و عقل پر اعتماد نکرنا زینہار ؛ دوسرا یہ کہ طلب
کرنا روزیئے حلال با کوشش بسیار ؛ تیسرا جو
کچھ نان و نمک موجود ہو اوسپر راضی ہونا نہان
و آشکار ؛ چوتھا اوس طعام کی قوت طاعت

الٰہی مین صرف کرنا میل وہمار ٭ واللہ المستعان
وعلیہ التکلان
۴۹ کہڑے ہوکر پانی پینا باعثِ اضطرار ہے ٭ مگر
شش آب استادہ پینا موجبِ اجر بیشمار ہے ٭
آبِ زمزم بقیۂ وضو اور پسِ نوشیدۂ والدین ٭
اور اُستاذ اور عالمِ ربّانی اور مرشد نور العین ٭
اور وہ بقیۂ آب کہ جسے ہاتھ دہوئین مرد و زنان
٭ اوسکو ہرگز ہرگز نہ پیئین ای نیکدان ٭
۵۰ جس برتن مین کہائے کوئی طعام ٭ اوسی برتن مین

ہاتھ دہونا اے فہام
۵۱ اور بائین ہاتھ سے بلا عذر کہانا جمیع ماکولات
اور پانی پینا اور شانہ کرنا اور سائر امورِ خیرات
جیسا کہ مسواک کرنا آنکھ مین سرمہ لگانا ٭ اور جواب
سلام کا اشارہ بجالانا ٭ اور پکڑنا قرآن شریف
اور دیگر کتاب منیف ٭ اور سر پر اوستے ٹوپی
پگڑی رکھنا اے فہام ٭ اور وضو مین اوستے کرنا
سیدھے ہاتھ کا کام ٭ اور بائین ہاتھ کا کام
سیدھے ہاتھ سے کرنا بلا عذرِ تمام ٭ جیسا کہ

Marfat.com

استنجا وغیرہ خدمتِ اجسام ٭ اور اسیطرح
ہر کار توقیر و تزین ٭ بائین طرف سے شروع کرنا ای ٭
جیسا کہ ناخن اوتروانا بال موچھ کتروانا ٭ بغل
و سر منڈوانا آنکھ مین سرمہ لگانا ٭ مسواک کرنا
شانہ بالوئین پہرانا ٭ اور پہرنا ازار و صدریہ و آستین
ہاتھ پاؤن دہونا اور جوتی پہرنا اسے دوسرین ٭
اول بائین آستین چہڑانا وقت وضو ٭ اور
قبل قضائے حاجت سیدھی آستین چہڑانا
اسے نیکخو ٭ اور مجلس مین کوئی چیز کرنا تقسیم ٭ اور

اہل مجلس کے ہاتھ دہلانا اور اونکے آگے کہدنا
رکھنا بائین طرف سے فہیم ٭ فائدہ مسجد
مین داخل ہوتے وقت سیدھا پاؤن رکھنا
لازم ہے بلا انکار ٭ اور مسجد سے نکلتے وقت
بایان پاؤن جوتی پر رکھنا اسے ہوشیار ٭ پہر
سیدھے پاؤن مین جوتی پہر کر بائین پاؤن مین
جوتی پہرنا بلا اضطرار ٭ تاکہ سیدھی طرف سے
جوتی پہرنا آغاز ہو حسب فرمودہ سیدِ مختار ٭
حیاۃ الحیوان مین مسطور ہے ٭ و غیرہ کتب

Marfat.com

مین بھی مذکور ہے ٭ علامہ ابن جوزی سے مشہور
ہے کہ ان من واظب علی البدائیۃ فی لبس
النعل بالیمین والخلع بالیسار امن من وجع
الطحال باذن اللہ المتعال یعنے جو شخص دائم
پہرنے جوتی مین سیدہی طرف اور اوتارنے مین
بائین طرف کو ملحوظ رکھے ٭ تو حق تعالی اوسکو عارضہ
درد سپرز یعنے تلی سے محفوظ رکھے ٭ اور اسیطرح
سر لکیے آغاز راست مین اسراء ہین ٭ اونسے ماہر
والرثان کبار ہین ٭

۵۲ اور مسجد مین داخل ہوتے وقت پہلے سیدہا
پاؤن نہ رکھنا اسے اٹین ٭ اور نکلتے وقت
پہلے بایان پاؤن نہ نکالنا مثل غافلین ٭
۵۳ اور بیت الخلا مین داخل ہوتے وقت پہلے
بایان پاؤن نہ رکھنا زنہار ٭ اور نکلتے وقت
پہلے سیدہا پاؤن نہ رکھنا اے دیندار
۵۴ شکستہ برتن مین کہانا کوئی چیز اور طعام
۵۵ شکستہ ظرف مین پانی وغیرہ چیز پینا ای نیکنام
۵۶ تاریکی مین طعام وغیرہ چیز کہانا بلا عذر تمام

Marfat.com

٥٧ دسترخوان پر وقت اکل طعام اے خبیث
جو ریزہ گرے اوسکو اوسی وقت نہ کہانا از روئے
تحقیر
٥٨ اور اوس ریزہ کو بعد فراغتِ اکلِ طعام کہانا
بسبب توقیر
٥٩ جو طعام دانتونسے نکالا جائے وقتِ خلال
اوسکو پھر کہانا اے ذی کمال
٦٠ شبکو جن برتنون مین کہائے پکائے اونکو نہ دھونا
تا صبح زنہار اور دنکو جن برتنومین کہائے اونکو دھونا

چھوڑنا تا آخر نہار
٦١ شکا سراحی وغیرہ ظروفِ آب + برہنہ رکھنا اے
سعادت مآب
٦٢ مٹی سے ہاتھ دھونا نزد اہلِ تمیز
٦٣ ہر ایک تنکے یا قلم سے خلال کرنا اے عزیز
٦٤ جنابت کی حالت مین کوئی چیز کہانا بلا عذر اے
ذیکمال
٦٥ بلا اذن کسی دعوت مین طعام کہانے کو جانا شیوہ جہال
٦٦ فقیرونسے روٹی وغلہ وغیرہ خرید کرنا اے

Marfat.com

	ہوشیار
۶۷	باوجود اسودگی کے مفلسی کرنا آشکار
۶۸	اپنی عورت سے برہنہ پشت وطی کرنا مثلِ حمار
۶۹	اور اوسوقت کسی جانور کا روبرو ہونا موجبِ
	ضرر بسیار
۷۰	اور شبکو اوسوقت چراغ شمع وغیرہ کا افروختہ
	ہونا بہ انوار
۷۱	اور شوہر کا عورت کے اندام نہانی کو دیکھنا بلا عذر آشکار
۷۲	اور اوسوقت اِنکے قرب مین اطفال کا ہونا پیدا

۷۳	اور نہایت ممنوع ہے صحبت کرنا تحتِ اشجار
۷۴	اور اوسوقت مرد و عورت کا پر شکم ہونا ممنوع بے شمار
۷۵	عورت حرہ کو سر برہنہ کرنا لیل و نہار
۷۶	ازار کو سر کے نیچے رکھنا عند المنام
۷۷	اور پگڑی کی تعظیم نکرنا اے فہام + جیسا کہ اوسکو
	پاؤن کے نیچے رکھے کوئی نادان + یا پاؤن پر
	اوڑہے یا زمین پر پھینکے مثل لحمقان + یا کھولتے
	وقت پیچ پیچ نہ کہولے اور توڑے ایکبار
	یا پرانی پگڑی کا فتیلہ بنا کر اوسے افروختہ کرنے

Marfat.com

یا اوسے جائے بول و براز پونچے کوئی حمار ÷
یا اوسکو فروختہ کرے کوئی حریص دم و دینار
۷۸ دروازہ یکی چوکھٹ پر بیٹھنا ہمہ اطوار ÷ اور ایسا ہی
جوتی پر بیٹھنا بلا اضطرار
۷۹ دروازے یکے ایک پاٹ کو بلا عذر آشکار ÷
پیٹھ لگا کر بیٹھنا لیل و نہار ÷
۸۰ ناک کے بال کو موچنے سے نکالنا موجب
ضرر بسیار ہے ÷ اور مقراض سے کترنا سنت
حضرات ابرار ہے ÷

۸۱ اور مقراض سے کترنا موئے زیر ناف
۸۲ اور عورتونکو استرا استعمال کرنا بلا خلاف
۸۳ منہ کے پھونک سے چراغ کو بجھانا بہر حال
۸۴ جوتی کے تلے کو دیکھنا بعد استعمال
۸۵ جون کو زندہ پھینکنا زمین پر یا فی النار یا اوسکو
زندہ پانی مین ڈالنا مثل بعض کفار ÷
۸۶ اکثر اوقات مسخرہ پنے کرنا کلام ÷ اور گاہے
گاہے خوش طبعی جائز ہے در بعض مقام
۸۷ کسی ظرف مین پیشاب کرنا بلا عذر ضعف

Marfat.com

بیماری + یا دیر تک اوسکو قرب مین رکھنا
باامر اختیاری

۸۸ اگر کوئی شخص دے بلا طلب و سوال + کوئی چیز
بعنایتِ ایزدِ متعال + تو بلا عذر شرعی قبول
نکرنا وہ نوال + شعر
چیز یکہ بے سوال رسد داوۂ خداست
آنرا تورد مکن کہ فرستادۂ خداست
خَیْرُ النَّوَالِ + مَا وَصَلَ قَبْلَ السُّؤَالِ

۸۹ آستین یا دامن سے ہاتھ منہ پونچھنا بجائے رومال

۹۰ ایک دوسرے کے مندیل سے ہاتھ منہ
پونچھنا بے قیل و قال

۹۱ پاؤن اور منہ کیلیئے ایک ہی مندیل کرنا استعمال

۹۲ میت کے نزدیک اکل طعام + اور قبر کے نزدیک
بلا عذر تام

۹۳ اور قبرستان مین مسخری اور خندہ سے کرنا کلام

۹۴ جھوٹی قسم کہانا در ہر کار + اور عادتِ کثرت
قسم لیل و نہار

۹۵ ٹہلیا صراحی نل سے منہ لگاکر پانی پینا بلا عذر جہار

Marfat.com

اور عند الضرورت بغیر توسط کپڑے کے نہ پنیار نہار

۹۶ امانت مین خیانت کرنا آشکار ٭ اور خیانت ممنوع

ہے بجمیع اطوار ٭ جیسا کہ بلا اذن مبلغ امانت کو

صرف کرنا در کاروبار ٭ اور ظروف امانت کو

استعمال کرنا بلا اضرار ٭ اور بسیط پارچہ و کتب و غیرہا کو غیر کا استعمال

۹۷ سائل کو جھڑکنا اور اوسے کرنا درشت گفتار

۹۸ جو اپنے سے بڑا ہو اوسپر سبقت کرنا در ہر کار ٭

راہ مین چلنے اور مجلس مین بیٹھنے اور بات کرنے

مین اسے دیندار ٭ اور سائر امور مین کہ جسکی تفصیل

ہے بسیار ٭

۹۹ تدبیر نہ کرنا خرچ و اخراجات مین ٭ صرف عیال

و اطفال اور خرچۂ ذات مین

۱۰۰ بعد ادائے نماز فجر قبل طلوع آفتاب

۱۰۱ بعد ادائے نماز ظہر قبل عصر بلا ارتیاب

۱۰۲ اور درمیان عصر و مغرب عند اولی الالباب

۱۰۳ اور بعد نماز مغرب قبل ادائے عشا بلا عذر

خوش آب ہر چہار وقت مسطور مین خواب

ممنوع ہے اے کامیاب

۱۰۴ اور شب کو بہت دیر تک لیات و خرافات مین خوار ہونا

۱۰۵ صبح کو بعد طلوع آفتاب خواب سے بیدار ہونا

۱۰۶ اور گھر مین شراب رکھنا اسے قتا + بلا عذر استعمال
دوا + اور گھر مین مزامیر ملاہی سے رکھنا کوئی
چیز + جیسا کہ بانسلی بین سرنا ہی مرچنگ
غرزہ + ڈہولک طبلا سارنگی دف جھانجہار
چکارا دوتارا انگریزی باجا طنبورستار + وغیرہ
آلات سازہائے ہر دیار

۱۰۷ بلا وضو مس قرآن شریف اگرچہ اوسکی جلد ہو چولیدار

ہان خریطہ جزودان کے اوپر سے مس کرنا جائز ہے

بلا اعذار

۱۰۸ وضو کرتے وقت کرنا دنیا کی کلام

۱۰۹ مسجد مین دنیا کی باتین کرنا صبح و شام

۱۱۰ کپڑے سے دانتونکو مسلنا بجائے مسواک + اور
مسواک مسنونکو چھوڑنا بے باک

۱۱۱ بعد وضو کپڑے سے اعضا کو پونچنا بلا عذر اعتکار
مثل مضرت سرما یا بیماری عند اولی الابصار

۱۱۲ ادائے نماز پنجگانہ مین سستی کرنا + چہ جائیکہ

Marfat.com

تمام عمر نماز نہ پڑھنا یا اسطور سے ادا کرنا کہ آٹھ
کی کاٹھ کی تین سو ساٹھ کی شیطان نہ سبب
ترک کے ذی ایک سجدہ کے ملعون ہے ÷ بے
نمازی ہر روز ترک چوسٹھ[۶۴] سجدۂ فرض و سنت
سے نہ کیونکر مغبون ہے
۱۱۳ ہر ایک رکن نماز کو ادا نہ کرنا یا قرار ÷ سستی اور
جلدی سے اوسکو کرنا بے وقار ÷ یعنے قیام
و قرأت و رکوع و سجود ÷ قومہ و جلسہ و سلام اور
قعود ÷ حسب شرع ادا نہ کرنا زینہار ÷ حدود

طمانیت سے کرنا فرار
۱۱۴ زکوٰۃ ادا نہ کرنا بلا فرحت و سرور ÷ چہ جائیکہ خود
زکوٰۃ نہ دینا بہر خدائے غفور ÷ بلکہ بجائے ادائے
زکوٰۃ سود لینا علے الدوام ÷ اور طرفہ تر یہ ماجرا
ہے عند الفہام ÷ کہ بہ نسبت کفار زیادہ سود
لیتے ہین اہل اسلام ÷ مارواڑی اگر ایک روپیہ
سیکڑا سود کہاتا ہے ÷ تو حاجی صاحب دو روپیہ
سیکڑا سود پر روپیہ چلاتا ہے ÷ اور اگر ذی عزت
کو حاجتمند پاتا ہے ÷ تو اوسے تین روپیہ سیکڑا

Marfat.com

مقرر ٹھہرا تا ہے اور مسلمانونمین ایسے ہین بعض
حضرات جو کہ بہ سبب اپنی عزت و آبرو کے بارہ
سیکڑہ پر سودی لیتے ہین مبلغات ؛ اور لنکو
دو دو پیہ سیکڑے پر سودی چلاتے ہین بالعنایات
اور اسپر وہ اپنی چالاکی اور دانشمندیکا فخر
کرتے ہین بے چون و چگون ؛ انا للہ وانا الیہ
راجعون ؛ قال علیہ الصلوۃ والسلام وعلی آلہ واصحابہ
البررۃ الکرام ؛ اَلرِّبَا سَبْعُوْنَ جُزْءًا اَیْسَرُھَا اَنْ یَّنْکِحَ
الرَّجُلُ اُمَّہٗ ؛ یعنے سود خوریکا ستر حصہ عذاب

ہے بالضرور ؛ اونمین سے ادنیٰ عذاب یہ کہ
کوئی مسلمان زنا کرے اپنی ماں سے بلا فتور ؛
اللھم اھد اھل الایمان واحفظھم من وساوس
الشیطان ۔

۱۱۵ سر اور کمر پر ہاتھ رکھکر استادہ ہونا اے نیک
اطوار ؛ اور بلند جاے پر بیٹھکر پانو کو ہلانا بار بار

۱۱۶ مہمان آنیسے کنارہ کرنا ملال ؛ اوسکی خاطر داری مین نہ ہونا خوشحالی

الفائدۃ المسنونہ والعائدۃ المیمونہ

جب چند اشخاص ایک جگہ پر طعام وغیرہ چیز

Marfat.com

تناول فرمائین + تو قبل فراغت سکے ہاتھہ
دُہلانے کیلیے سلفچی آفتابہ وہان نہ لیجائین + یعنے
بعض شخص کہانا کہا چکے اور بعض کہالے مین
مشغول ہے + تو فارغ کے ہاتھہ دُہلانے
کیلیے سلفچی لیجانا ممنوع غیر معمول ہے +
پس اگر ایک شخص بھی اونمین سے وہان کہانا
کہائے + تو فارغ کیلیے ہرگز سلفچی حاضر نہ کیجائے
اور وقت اکلِ طعام ناک سے میل نکالنا اے
فہام + اور دوسرے کیے تو اسکے کو تکانا ای نیکنام +

اور بطور عیب جوئی و تحقیر + طعام
و ادام کو سونگھنا اے بصیر + جب
کوئی شخص کسی کے ہمراہ ایک برتن
مین کہائے طعام + تو اپنی طرف چھوڑکر
اونکے آگے سے کہانا چون لئام
اپنے والدین طینی یا دینی کا بلا ضرورت
لینا نام + یعنے مان باپ استاذ
مرشد کا نام لینا بلا عذرِ تام + اور بلا ضرورت
اونکا نام لینا موجبِ تنگیئے رزق ہے عند الفہام +

Marfat.com

۱۱۸ اپنی اولاد کو لعنت کرنا علے الدوام

۱۱۹ اور والدین حسینی و دینی کا نہ کرنا اکرام

۱۲۰ صلہ رحمی نہ کرنا با خویشان ذوی الارحام یعنی جانیکا اونسے بدی کرنا ہر صبح و شام

۱۲۱ سب سے پہلے دوکان کھولنا وقت نماز پگاہ + اور سبکے پیچھے بند کرے کوئی مرد اللہ

۱۲۲ مسجد سے جلدی جانا بعد علے الدوام + چہ جائیکہ قبل و غا مسجد سے جانا بالاہتمام

۱۲۳ آیت سجدہ کو نہ پڑھنا وقت تلاوتِ قرآن +

کہ سجدۂ تلاوت اوسے لازم ہوگا بالبرہان +

۱۲۴ راگ سننا اکثر اوقات

۱۲۵ شوق و ذوقِ فسق فجور دن رات

۱۲۶ دانتونسے کاٹنا ڈاڑھی کا بال + اور ریش رکھنا موجبِ وبال + یعنے ڈاڑھی مورپائی رانیانی خرمانی وغیرہ کترانا + اور مونچھونکو نہایت خوب بڑھانا + ہان ڈاڑھی دراز کو بیچ انگشت چھوڑکر کترانا روا ہے + کیونکہ دراز سے ریش اکثر علامت حمق ہے چون و چرا ہے +

Marfat.com

۱۲۷	ایام نحس مین ناخن کترانا خصوصًا روز چار
	شنبہ مین ترانا
۱۲۸	تاریخ و روز نحس مین اصلاح بنوانا
۱۲۹	کپڑا قطع برید کرنا منحوس اوقات مین
۱۳۰	جامۂ نو پہرنا بد ساعات مین
۱۳۱	خون نکالنا سہ شنبہ و چہار شنبہ مین ممنوع ہے
	حسبِ اخبار ٭ اور دیگر وقت منحوس مین عند
	اولی الابصار ٭
۱۳۲	اور آغاز استعمال دوا ٭ نحس ایام مین اے فتا

۱۳۲	ایک پاؤنکو دوسرے پاؤ نپر رکہکر سونا اور
	دوربین ٭ اور اسیطرح پاؤن پر پاؤن رکہکر
	بیٹھنا مثل جاہلین
۱۳۴	انگلیان چٹکانا اکثر اوقات ٭ خصوصًا
	مسجد مین و بعض حالات
۱۳۵	بد نیتی خلائق سے و معاملات
۱۳۶	بقیۂ آب استنجا سے وضو بجا لانا
۱۳۷	بقیۂ آب وضو کو استنجا کیلئے مقرر نہرانا
۱۳۸	پیاز اور لہسن کے چھلکے جلانا بالاختیار

Marfat.com

۱۳۹	روز و شب مین سونا بسیار
۱۴۰	بلا ضرورت ہمنشینیے زنان + اور ایسا ہی جلسہ باکودکان
۱۴۱	کارخیر مین تاخیر کرنا اور فتور + کاربد کو جلدی کرنا ماچالا کیئے و فور
۱۴۲	مجلس اہلِ علم اور محفل وعظ و حِکم اور صحبتِ فقرائے صالحین اور قرب فقہائے دین سے دوری کرنا اختیار + اور اون مجالس و قرب کا نہ کرنا عزو وقار

۱۴۳	اپنے یا غیر کے ستر عورتکو دیکھنا بلا ضرورات
۱۴۴	حسن خُلق سے پیش نہ آنا باہمہ مخلوقات اور پیشہ درشتی عمل مین لانا اکثر اوقات
۱۴۵	اولاد کو والدین طینی و دینی کے لیئے علی الدوام اور عورتکو اپنے شوہر کیلیئے اے نیکنام + دعائے خیر اور دفع ضیر نہ کرنا نزدِ ایزدِ علام
۱۴۶	باوجود ثروت و قدرتکے تنگیئے نفقہ عیال و اطفال + اور سائرِ اخراجات مین بدِ نظرِ بخل در ہمہ حال

Marfat.com

۱۴۷ بلاضرورت پڑھنا کتبۂ قبور

۱۴۸ سولی دیئے ہوئے کو دیکھنا اے ذیشعور

۱۴۹ سینے استعمال کرنیکی چیز کو اُلٹا کرنا استعمال

تفصیل اس بیان کی یہ ہے بطرز اجمال ✤ جیساکہ

محراب جائے نماز کو کرنا تحت پا ✤ اور پاؤن کے

طرفکو کرنا سجدہ کی جا ✤ اور اسیطرح مصلائے

بے محراب کا بیان ✤ کہ اوسمین پاؤن اور سجدہ

کیطرفکا لحاظ نرکھنا ہر زمان ✤ اور اسیطرح چارپائی

پر اُلٹا سونا لیل ونہار ✤ کہ پاؤن کیطرف سر کرنا

اور سر کیطرف پاؤن کرنا بالاختیار ✤ اسیطرح چار

پائی کو اُلٹا کھڑا کرنا اے عزیز ✤ کہ سرانا نیچے کرے

اور پیتانا اوپر کرے کوئی بے تمیز ✤ اور اسیطرح

چرخیکو اُلٹا کھڑا کرنا بلاضرورت ✤ اور جھاڑو

کو اُلٹا یا سیہا کھڑا کرنا اگرچہ از روئے غفلت

اور اسیطرح قرآن شریف یا کتاب کو اُلٹا رکھی

یا کھڑا کرے اہل حماقت ✤ اسیطرح سائر اشیا کو

اُلٹا رکھنا یا اُلٹا کھڑا کرنا بہ سبب جہالت ✤

جیساکہ جوتی کو اوندہا رکھے کوئی ناداں ✤ یعنے

کفش مستعمل کا تلا ہو سوئے آسمان

۱۵۰ اُلٹی تسبیح پہرانا عند الاوراد + سیدھی تسبیح نہ
پڑھنا مثل اہل سداد

۱۵۱ خواب کرنا عریان + اگرچہ مہردانی کے اندر
ہو اے جوان +

۱۵۲ بول و براز کرتے وقت بات کرنا کثیر و قلیل

۱۵۳ اور اسیطرح برہنہ غسل کرتے وقت اے خلیل

۱۵۴ اور جماع کرتے وقت بلا ضرورت کرنا گفتار +
اور اول شب مین جماع کرنا موجب ضرر بسیار

۱۵۵ اور کلوخ ذاکر سے استنجا کرنا اے دیندار + یعنے
کلوخ کو زمین پر نہ ٹھوکنا زینہار + اور ویسے نہ
کہنا اُسکتُ مِن ذِکرِ اللہِ الغفّار

۱۵۶ مکہ معظمہ اور مدینہ مفخمہ کیطرف خ و پشت کرنا وقت
بول و براز

۱۵۷ اور وقت ضرورت دستور طلب نہ کرنا ای
خوش انداز

۱۵۸ اور دو حرمین شریفین کیطرف حالتِ نوم و
بیداری مین کرنا پا دراز + اور اسیطرح طرف قرآن

Marfat.com

شریف اور کُتب حدیث منیف اور کتاب
ہائے ائمہ دین اور مزار حضرات صالحین پاؤن
دراز کرنا اسے اہل دانہ ٭ اور اگر ہر چہار طرف
ہون اہل تعظیم ٭ تو بالطلب اذن پا دراز کرنا اسے
فہیم ٭ اور اگر کسی ولی کی قبر سے اونچا ہونے کا
پڑے کار ٭ مثلاً مرمتِ قبہ وغیرہ جدار ٭ تو
اوسوقت اوس ولی سے اذن طلب کرے بصد
انکسار ٭ جیسا کہ یون لکھے دستور فی ھذہ المرت
یا ولی الغفار ٭ اور ہر زبان مین طلب دستور

جائز ہے بلا انکار ٭ جس کام کیلیے اونچا ہوا وسی
کو ویسے کرے اظہار ٭

۱۵۹ اطراف مذکورہ کیطرف اسے شجاع ٭ منہ پاؤن
کرنا وقت جماع
۱۶۰ اطراف مسطورہ کیطرف تہوکنا آب دہان
۱۶۱ بول وبراز کیوقت دیکھنا سوئے آسمان
۱۶۲ مابین سنت وفرض فجر اسے امین ٭ اور درمیان
سنت وفرض نماز پیشین ٭ کلام دنیاوی کرنا
بلا عذر مبین ٭

Marfat.com

۱۶۳ بعد نماز فجر تا طلوع آفتاب + دنیا کی باتین کرنا
بلا ارتیاب

۱۶۴ تلاوت قرآن شریف اور قرأت حدیث منیف
مین دنیا کی باتین کرنا برا

۱۶۵ اور وقتِ ضرورت بلا طلب اذن بات کرنا بلا
امترا + اور طریق طلب اذن یہ ہے آشکار + کہ وقت
تلاوت قرآن شریف کے یہ کہے بانکسار + دَستُور
دَستُور + یا اللہ یا رحمان + اِنِّیْ اَتَکَلَّمُ لِضَرُوْرَۃٍ
فِیْ هٰذَا الزَّمَان + اور وقت درس تدریس

حدیث رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم +
اور وقت ورد درود + اور قرأتِ مولود
وغیرہ نعت محمود + اسطرح عرض کرے
با صدق جنان + دَستُور دَستُور یا سَیِّدَ الْاِنْسِ
والجان + اِنِّیْ اَتَکَلَّمُ لِضَرُوْرَۃٍ فِیْ هٰذَا الزَّمَان
اور وقت پڑھنے کتب صوفیائے کرام کے
اور ذکر حضراتِ اولیائے عظام کے + اسطور
عرض کرے با دل وجان + دَستُور دستور یا
سیدی وسندی شیخ الاکوان + اِنِّیْ اَتَکَلَّمُ لِضَرُوْرَۃٍ

Marfat.com

فِی هٰذَا الزَّمَان ÷ قَدَّسَ اللّٰهُ سِرَّهٗ وَاَفَاضَ عَلَيْنَا

بِرَّهٗ اور اسیطرح حضرات مجتہدین رحمۃ اللہ

علیہم اجمعین ÷ سے اذن کلام طلب کرے

بالیقین ÷ حاصل کلام اس مقام مین یہ ہے کہ

جس بزرگ کی کتاب و کلام ہو مذکور ÷ اوسسے

طلب کرے وسنور ÷ جنان سے لسان سے

اگرچہ ہو کسی زبان سے

۱۶۶ سیدھی طرف تہوکنا حالت رفتار و قرار مین

بلا عذر کوئی چیز کہانا کوچہ و بازار مین ÷

۱۶۷ نوالہ بناتے وقت انگشت شہادت کو دوسری

انگلیون سے رکھنا جدا ÷ اور مُنہ مین لیجاتے

وقت بھی اوسکو جدا رکھنا اے فتا

۱۶۸ مسواک کو بعد استعمال بغیر دہوئے رکھنا اسی

ڈبیمال

۱۶۹ مسواک کو بعد استعمال ÷ زمین پر لٹا کر رکھنا

فی الحال ÷ اوسکو کسی چیز کے سہارے مین نہیں

استادہ نہ رکھنا اسے ہوشیار ÷

۱۷۰ مسواک ایک بالش سے دراز نہو ÷ اور ساتھہ

انگشت سے کم انداز نہو ٭ موٹاپن مین انگوٹھے سے
موٹی نہو ٭ اور پتلے پن مین چھوٹ انگلی سے چھوٹی
نہو ٭ مسواک تلخ درخت کی ہونا درکار ہے ٭
شیرین درخت سے ہونا ناسزاوار ہے۔
۱۷۱ فرقان مبین اور کتب حدیث متین ٭ اور زیر کا
ائمہ دین پر رکھنا کچھ اسباب ٭ ٹوپی عمامہ وغیرہ
کپڑا اور کتب تب و آلات کے عند اولی الالا
لباب ٭ پس لازم کہ کتب تب اور علوم آلات
پر رکھے کتب فقہا اور اوسپر تفسیر کلام رب العلا

اور اوسپر کتب حدیث جناب خیر الورا علیہ
الصلوۃ والثنا ٭ اور اوسپر قرآن شریف رب
السما واللہ یہدی بہ الاتقیا۔
۱۷۱ قرآن شریف تفسیر منیف حدیث لطیف فقہ
حنیف و سائر کتب دینیہ اور زیر عرفانیہ کو
مثل تکیہ رکھنا زیر سر ٭ اور خواب کرنا بے خوف
و خطر ہان اگر خوف دزدان و رہزنان ہے ٭ تو
وہ تکیہ بنا کر سونا جائز بیگمان ہے ٭ اور سطح
نشستہ مین کتب پر پیٹھ لگانا ٭ اور ٹیک لگا کر

Marfat.com

بیٹھنے مین اونکو تکیہ ٹھرانا ٭ اور اونکے اوپر سے
گذر جانا ٭ اور چلنے پہرنے کے فرش پر اونکو
رکھنا یا رکھانا ٭ اور کسی چیز اکل شرب کو مثل
ڈھکنا اونسے چھپانا ٭ اور پتلے رسالے یا جزو
کو ہوا کیلیے مثل پنکھا ہلانا ٭ وغیر تحقیر کتب دینیہ
سے آپکو نہ بچانا

۱۷۳ جس کاغذ پر اللہ یا رسول اللہ یا انبیائے کرام
یا اولیائے عظام کا نام نامی اسم گرامی یا عبارت
کتب دینیہ اشارات عرفانیہ مکتوب ہو ٭

تو اوسمین کسی چیز کو لپیٹنا یا اوسے پڑیا باندھنا یا اوسمیں
کسی برتن وغیرہ چیز کو پونچھنا یا اوسکو جلانا سراسر
معیوب ہو ٭

۱۷۴ نام خدائے کریم اور اسم جناب رسول عظیم ٭ اور
نام وہ پیغمبر فخیم تھوک سے محو کرنا اے فہیم ٭

۱۷۵ کاغذ اور حروف کی تعظیم بجا نہ لانا مثل نام فرعون
بے عون لکھکر اوسکو نشانہ بنانا اور اوس نشانہ کو
تیر چلانا ٭ یا حروف ایسی جائے کہ پارچہ یا ظروف
پر تحریر مین لانا ٭ کہ اونکی خفت و حقارت آشکارہ ہو ٭

Marfat.com

ہر طور بے وقاری بلا انکار ہو ÷ اور کاغذ کو جلانا
بول و براز کیچڑ مین گرانا ÷ یا بلا ضرورت اوسکو
جلانا ÷ یا اوسکو پائے مال کرنا یا چھپرانا ÷ یا اوسکی
براز پر پہنچنا یا جائے بول سکھانا ÷ یا آلودگی کے ساتھ
پاؤنکی اوسے چھڑانا ۔

۱۷۶ عورتکو زبان پر لانا شوہر کا نام ÷ مگر وقت ضرورت
کے جائز ہے لاکلام

۱۷۷ عادت کذب ہر ایک کا رمین ÷ داد و ستد کرنا
گفتار مین ÷ اگرچہ اندک بھی ناسزاوار ہے

کثرت مین مضرت بسیار ہے

۱۷۸ کثرتِ خندہ ہر زمان ÷ کہ وجبِ غم و غم ہے اور
قساوت جنان ÷

۱۷۹ اور کثرت گریہ و زاری آیندہ غموم سے بیقراری ۔

۱۸۰ صحن آنگنائی وغیرہ مکان ÷ کوڑے کچرے گندہ
رکھنا اکثر زمان ÷

۱۸۱ سنت نمازِ فجر کو ترک کرنا اکثر اوقات ÷ تنہا
فرض فجر کو ادا کرنا بلا ضرورات

۱۸۲ سبق پڑھنا اور بہرِ طلب درم و دینار ÷ ایام

Marfat.com

تعطیل مین کرنا دنیاوی کاروبار + اور آخری چہار
شنبہ کو مطلقاً سلائی کرنا بجمیع للطوار + اور اوس
روز سر کے بالونمین کنگھی کرنا مضر ہے بسیار +
۱۹۳ مسجد مین کوئی کام کرنا خلاف تعظیم + یعنے جسسے
مسجد کی تعظیم نہ پائی جائے تردفہیم + جیسا کہ
بلاضرورت مسجد مین کرنا منام + یا حجامت
کرنا پانی پینا اور کھانا طعام + یا ناخن و بال
کترانا + یا کپڑے پہرنا یا مٹھی چپی کروانا +
یا ہاتھ پاؤن وغیرہ بدنمین تیل ودودہ ملوانا +

یا ڈاڑھی وغیرہ بالونمین تیل لگانا + جوئین نکالنا
بالونمین کنگھی پہرانا + اور خرید و فروخت باضا
متاع + اور بلا یا دحق بلند آواز سے پکارنا اور
شجاع + مسجد کی چٹائی سے پونچھنا تریے پا +
یا بعد وضو مسجد مین چھڑکنا آب ریش و دیگر
اعضا + اور نمازیونکی گردن سے گذر کر اگلی صف
مین جانا + اور جگہ کیلیے نمازیونسے خصومت
ظہور مین لانا + اور جوتی نجاست کیچڑ سے آلودہ
مسجد مین لیجانا + اور نجاست کبر و فخر و عنا

Marfat.com

اور حسد و حقد و فساد سے ملوث مسجد مین آنا
مگر وہ مسافر کہ جسکے لیے نہو کوئی جائے قرار
تو اوسکے لیے مسجد مین کہانا پینا سونا جائز
ہے بلا انکار ٭ اور عقد خرید بلا احضار متاع
اور اسی طور استعمال دو امثہی چیزین جائز ہے بلا
نزاع ٭ اور مثل مسافر معتکف کیلیے بھی جائز
ہین امور مذکورہ ٭ دونو برابر ہین جواز مباحات
مین عند الضرورہ ٭ اور ہر ایک نمازی کیلیے
مستحب ہے بیگمان ٭ تردد دخول مسجد اعتکاف

کی نیت کرنا باصدق جنان اور نویت الاعتکاف ما کنت داخلا فی المسجد کہی
باللسان ٭ یعنے نیت اعتکاف کی کرتا ہون
مین بالضرور ٭ جبتک کہ مسجد مین داخل رہونگا
باسرور ٭ تاکہ کہانا پینا اور کلام مباح ٭ اس
نمازی کیلیے جائز ہو موجب فلاح بقیہ مسجد
مین وعظ یا مولود کے بعد اگر مٹہائی بانٹین یا پانی
چاہ پلائین تو بچونکو شور و فغان سے حتے المقدور
ممانعت فرمائین ٭ اور کوشش کرین کہ چٹائیان

Marfat.com

مسجد کی چاہ سے ملوث نہو جائین ٭ حاصل کلام
فی ھذا المرام یہ کہ ہر طور مسجد کی تعظیم بجالائین ٭
اس الذک تحریر کو تاکید مزید عمل مین لائین ٭
۱۸۴ جوتی کو زیر چارپائی سرہانے رکھنا اسے نیکنام
کہ اسمین مضرت بسیار ہے لاکلام
۱۸۵ اور ختنہ کرنا اولاد کا منحوس اوقات مین
۱۸۶ اور کان ناک چھیدنا بد ساعات مین
۱۸۷ اور اسیطرح فکر نہ کرنا چیرنے دنبل اور سائر جراحات مین
۱۸۸ چارزانو بیٹھکر پاؤن کو مسلنا مثل متکبرین بخصوص

یہ فعل مسجد مین کرنا اور ریش بزرگان دین -
۱۸۹ اور موئے زیر ناف مردان و زنان اسے ذیشعور
اسطور پھینکین جائین غیر مستور ٭ کہ اوپر کسیکی نظر
پڑے بالضرور تو اوسکی مضرت شدید ہے تر د
اولی الابصار ٭ پس اونکو پوشیدہ کیا جاے
بجمیع اطوار ٭ اور عورتون کے سر کے بال جو وقت
شانہ کرنے کے نکلین بے تعمل و قال ٭ اور سر کے
بال جو کترائین مردان خوشحال ٭ اور موے محاجمت
اور ناخن اسے ستودہ خصال ٭ سبکو دفن کرین نزدیک

زمین + اور یہی حکم موئے عقیقہ ہے بالیقین +
موئے لب اور زیر ناف + اور موئے بغل اُٹ
خوش اوصاف + چہل روز کے اندر تک ناصاف
نہایت مضر ہے بلا خلاف + اور یہ مدت
نہایت رخصت ہے بالیقین + پس لازم کہ ایک
ہفتے یا دو ہفتے مین اون بالون کو دور کرین مومنین +
اور تین شب سرمہ یا کوئی دوا + آنکھ مین لگانا ضرر
بلا استثنا + اور وہ شب چہارشنبہ و پنجشنبہ اور
جمعہ ہے عند اولی النہا + اور بعض ہر شب جائز

مذکورہ + سرمہ وغیرہ لگائین وقتِ عصر روز
ہائے مسطورہ + کہ وقتِ عصر سے کراہت کا تبین
نامۂ شب آغاز کرتے ہین بالیقین + **فائدہ**
مردون کیلئے شب کو سرمہ لگانا نہایت سزاوار
ہے + اور دن کو جائز مگر کراہت مین اختلاف
بعض بلا انکار ہے + اور مرد و عورت سرمہ لگاتے
وقت یہ آیت پڑھ ہدایت پڑھین اسے بصیر + کہ
رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ + اور طریق مسنون سرمہ

Marfat.com

لگانیکا یہ ہے پُرنور ٭ کہ اول سیدھی آنکھ مین تین
سلائی سرمہ کی لگائین باسبرور ٭ پھر اسیطور بائین آنکھ
مین تین سلائی لگائین بے فتور ٭ پھر سیدھی
آنکھ مین ایک سلائی لگائین بالضرور ٭ تاکہ سیدھی
طرف سے ہو آغاز اور اُسپر ختم ہوے ذیشعور ٭ اور
دونو طرف جملہ عدد طاق ہو اے نیک فطر ٭
کہ اِنَّ اللّٰہَ وِتْرٌ وَیُحِبُّ الْوِتْرَ ٭ اور سہت
عدد مین بسیار اسرار ہین ٭ اور وہ اسرار
موجبِ حصولِ انوار ہین ٭ اور تفصیل اسکی کتابی

الدُّرالفرید مین آشکار ہے ٭ جبیان معنی کلمۃ
التوحید مین نگار ہے ٭

۱۹۱ اور کتے بلی بندر کا روبرو ہونا نزدِ اکل طعام ٭
کہ یہ نہایت وبغایت مضر ہے عند العلمائے
الاعلام

۱۹۲ کتابت کرنا بعد عصر قبل غروب ٭ یہ بسیار مضر
ہے اور نہایت نامرغوب

۱۹۳ قبلہ کے طرف پشت کر کے بیٹھنا علی الدوام
کہ یہ مضر بیشمار ہے نزدِ حضرات ائمہ عظام ٭

Marfat.com

فائدہ چار امر موجب مزید نور ہین ۔ بیان ہے
چشم کیلیے مقویے موثر ہین ۔ ایکتو قبل رخ
بیٹھنا لیل و نہار ۔ دوسرا یہ کہ سبز یکو دیکھنا
بیار ۔ تیسرا اکثر اوقات باوضو رہنا ہے
دیندار ۔ چوتھا شب کو آنکھ مین سرمہ لگانا
جیسا کہ بالا ہوا ہے نگار ۔ یعنے تین روز
بعد عصر اور باقی عین چہار شب مین بلا انکار
۱۹۵ اور نظر بد سے اجتناب نہ کرنا حتے المقدور
اکل و شرب و غیرہ امور مین ہے ذیشعور

اور تاثیر نظر قرآن و احادیث سے ثابت ہی
لا کلام ۔ اور مضرت اوسکی متحقق ہوئی نزد علمائے
فخام ۔ اور اذیت اوسکی مجرب ہے عند الخواص
والعوام ۔ کہ اَلْعَیْنُ تُدْخِلُ الرَّجُلَ فِی
الْقَبْرِ وَالْجَمَلَ فِی الْقِدْرِ اَیُّهَا الْفِهَام ۔
یعنے حسب ارادۂ ربّ قدیر ۔ یہان تک
موثر ہے نظر کی تاثیر ۔ کہ داخل کرے مرد کو
گور مین بہر طور ۔ اور شتر کو ہنڈیہ مین ڈالے
فی الفور ۔ کہ نظر ناظر اونکی مرگ کا سامان ۔

Marfat.com

مشیتِ ایزد یسے ہوتا ہے بیگمان ٭ پس مرد
صحیح وسالم جام مرگ چشیدہ قبر مین بسر بحت
فرماتا ہے ٭ اور شتر فربہ نظر کی تاثیر سے
تڑپتا ہوا ذبح کر کے پکایا جاتا ہے ٭ سیدنا
عثمان علیہ الرضوان سے مذکور ہے ٭ اور
یہ بیان خوش تبیان جامع ترمذی مین مسطور
ہے ٭ کہ کسی شخص کا ایک لڑکا خوبصورت آگے
دیکھنے مین آیا ٭ تو آپنے اوسکو دیکھکر ایسا ارشاد
فرمایا ٭ کہ اسکی ٹھڈی پر سرمہ کا ٹیکہ لگاؤ ٭

تاثیر نظرِ ناظر سے اوسکو بچاؤ ٭ پس اسی لیئے
رواج بین الناس جاری ہے ٭ درمیانِ عوام
وخواص بے شبہ والتباس لطاری ہے ٭ کہ
لڑکونکی گال یا ٹھڈی پر سرمہ کا خال یا ٹیکہ لگاتی
ہین ٭ پہراون لڑکونکو کوچہ وبازار مین پہرانے
کو لیجاتے ہین ٭ تاکہ نظرِ ناظر اوس ٹیکہ پر قرار
پائے ٭ اور زخمِ چشم سے وہ طفل بچ جائے
اور اسلیئے کشت سبز کے ایک طرف زمین
ایک لکڑی زمین مین گاڑتے ہین باغرضِ بیا

Marfat.com

اور اوسپر ایک ہنڈیہ سیاہ باستعمال ولٹی لٹکاتے
ہین لیل و نہار ٭ تاکہ نظر ناظر کی تاثیر ٭ سیاہ
ہنڈیہ پر موثر ہو اسے بصیر ٭ اور کشت سے
چشمِ بد دور رہو ٭ سلامتیکے کشت سے زمیندار
کا دل مسرور رہو ٭ اور بعضے کسی جانور مردار کی ہڈی
بھی کشت پر لٹکاتے ہین ٭ اور مرجعِ نظرِ ناظر
اوس ہڈیسے مردار کو ٹھہراتے ہین ٭ کیونکہ خبیث
خبیث کیطرف جاتا ہے ٭ ہر شخص اپنی ہی جنس کو
چاہتا ہے ٭

شعر

کورہ کاندر ہمہ ارض و سماست	جنسِ خود را ہمچو کاہ کہربا ست
ناریان مر ناریان را جاذبند	نوریان مر نوریان را طالبند
اہلِ باطل باطلان را میکشند	اہلِ حق از اہلِ حق ہم سر خوشند
طیبات آمد برائے طیبین	الخبیثات ست بہرِ خبثین

۱۹۶	صحبت نااہل سے نکرنا اجتناب ٭ کہ صحبت انکی نہایت مضر ہے عند اولی الالباب ٭ یعنے جس شخص کا اعتقاد خلافِ اہلِ سنّت کے ہو آشکارہ تو لازم کہ اوسکی صحبت سے پرہیز کرے لیل و نہار اور اہل سنّت و جماعت ہونا اعتقاد پر موقوف

ہے + اور وہ اعتقاد دو امام کی متابعت سے
موصوف ہے + یعنے اون دو امام کا جو اعتقاد ہے
وہی اعتقاد رکھنا موجب سداد ہے + اور
وہ دو امام حضرت ابو الحسن اشعری اور ابو منصور
ماتریدی ہین لاکلام + علیہما رضوان اللہ الملک العلام
اور جس فرقہ کو ان دو امام کے اعتقاد سے انکار ہے
تو لاریب وہ فرقہ بدعتی مذمومہ اہل نار ہے +
مذمت اس فرقہ بدعتی کی حدیثون سے ثابت ہے
لدی الابصار ہے + جو وعید شدید حدیثون

ہین بدعتی کیلیے نگار ہے + تو اوسے بھی بدعتی فی
الاعتقاد مراد نزد ائمہ کبار ہے + چنانچہ نجم المبین
ہین کتاب زواجر سے مذکور ہے + اور یہ دو لیجر
علامہ ابن حجر مکی رحمہ اللہ الزکی کی مشہور ہے
حیث قال وصح فی تقریع المبتدعۃ احادیث
منہا ما رواہ ابن ماجہ وصححہ الترمذی
وابن خزیمہ فی صحیحہ لا یقبل اللہ لصاحب
بدعۃ صلوۃ ولا صدقۃ ولا صوما ولا حجا
ولا عمرۃ ولا صرفا ولا عدلا یخرج من الاسلام کما تخرج

Marfat.com

الشعرة من العجين لقد تركتكم على مثل
البيضاء ليلها كنهارها لا يزيغ عنها الا هالك
لكل عمل شرة ولكل شرة فترة فمن كانت
شرته الى سنتي فقد اهتدى ومن كانت
شرته الى غير ذلك فقد هلك وعلى المراد
بالسنة امام اهل السنة والجماعة الشيخ
ابو الحسن الاشعري وابو المنصور الماتريدي
وبالبدعة ما عليه فرقة من فرق المبتدعة
المخالفة لاعتقاد هذين الامامين وجميع

اتباعهما انتهى قال في كشف الاسرار اعلم
ان الله تعالى لان الايمان يفسد بموادة الكفار
وكذا بموادة من هو في حكمهم وعن سهل بن
عبد الله التستري قدس الله سره السري من
صحح ايمانه واخلص توحيده فانه لا يانس
الى مبتدع ولا يجالسه ولا ياكله ولا يشاربه
ولا يصاحبه ويظهر له من نفسه العداوة
والبغضاء ومن داهن مبتدعا سلبه الله
تعالى من قلبه حلاوة الايمان ومن تحبب

Marfat.com

الی مبتدع لطلب عزّ فی الدنیا او لغرض منها
اذلّہ اللہ بتلک العزّۃ وافقرہ اللہ بذلک
الغنی ونزع نور الایمان من قلبہ ومزلہ
یصدق فلیجر بانتہی یعنے بدعتیونکی عذر
مین ثابت ہین احادیث بسیار ٭ اونمین سے
یہ حدیث ابن ماجہ اور جامع ترمذی اور ابن خزیمہ
سے آشکار ٭ کہ فرمایا جناب رسول مقبول نے
اونپر درود نامعدود حضرت پروردگار ٭ کہ
بدعتی کی نماز کو نہین قبول فرماتا ایزد غفار ٭

اور نہ اوسکی زکوٰۃ اور روزے حج وعمرے کو زینہار ٭
اور بھی نہین قبول فرماتا اوسکے دیگر فرض ونفل کو وہ
کردگار ٭ خارج ہوتا ہے اسلام سے وہ بدعتی
اسطور ٭ کہ جیسا بال خارج ہوتا ہے آٹے گوندھے
ہوئے سے فی الفور ٭ تحقیق چھوڑا ہین تمکو روشن
مین مثل آفتاب ٭ شب اوسکی مثل روز روشن ہے
بلا ارتیاب ٭ یعنے ہر ایک امر دین اسلام ٭ مثل
روز روشن ہے لاکلام ٭ ہر طور طریق ہدایت متحقق
ہے نزد فہام ٭ کسیطرح تاریکیے شک وشبہ نہین

علے الدوام ۔ اور ہلاک ہو وہ شخص یا الیقین ۔ جو طریق
ہدایت سے تجاوز کرے اے امین ۔ اور واسطے
ہر عمل کے حرص و خواہش دلی ہے بالضرور ۔ اور
واسطے ہر خواہش کے لابد ثابت ہے فتور ۔
پس جو شخص میری سنت پر خواہش دلی سے ہو
مستقیم ۔ پس تحقیق اوسنے ہدایت پائی با قلب
سلیم ۔ اور جس شخص کی خواہش غیر طریق سنت
پر ہوئی مقیم ۔ پس تحقیق بیشک ہلاک ہوا وہ مرد
لئیم ۔ پس فرمایا علامہ ابن حجر مکی قدس اللہ

سرہ الزکی نے بعد حدیث مذکور ۔ کہ مراد
سنت سے اس حدیث میں اہل سنت ہیں
بالفرور ۔ اور وہ دو امام حضرت ابو الحسن اشعری
اور ابو منصور ماتریدی ہیں اسے ذی شعور ۔ پس
جو اشخاص ان دو امام کے عقاید پر ہوں معتقد
تو وہی اہل سنت و جماعت ہیں بالیقین ۔ اور
جو اشخاص ان دو امام اور انکے تابعین کے عقاید
کے ہوں برخلاف ۔ تو لاریب وہی فرقہ بدعتی
ہے نزد اہل انصاف ۔ اور تفسیر کشف الاسرار میں

مذکور ہے ٭ اور اسرار التنزیل سے تفسیر فتح الغیث
مین مسطور ہے کہ خبردار کیا ہمکو حضرت ایزد منان
کہ تحقیق محبت کفار سے فاسد ہوتا ہے ایمان
اور ایسا ہی اون فرقون کی محبت سے جو انکے
حکم مین ہے بیگمان ٭ اور یہ وہ بہتر فرقے نار
ہین بالایقان ٭ جو اہل سنت کیطرف نسبت
کفر کرتے ہین ہر زمان ٭ اور حضرت سہل بن عبداللہ
تستری کا یہ ہے فرمان ٭ قدس اللہ سرہٗ
بالطف والامتنان ٭ کہ جس شخص کا ایمان صحیح

ہے اور اوسکی توحید خالص از بسکہ ملیح ہے ٭
تو وہ الفت نہین رکہتا اون بدعتیونسے جو اہل
نار ہین ٭ کیونکہ وہ در حکم عداوت مثل کفار ہین ٭
اور نہ اونکی مجلس مین بیٹھتا ہے وہ دیندار ٭ اور
نہ وہ اونکے ہمراہ کہاتا پیتا ہے زینہار ٭ اور وہ
اونکی صحبت سے دائم کرتا ہے فرار ٭ اور اس
بدعتی کیلیے اپنا بغض وعداوت کرتا ہے آشکار ٭
اور جو شخص اوس بدعتی سے مداہنت کرے
کسیطور ٭ تو اللہ تعالی اوسکے دلسے حلاوت

ایمان کو دور کرے فی الفور ٭ اور جو شخص بہر حصول
عزت و وقار ٭ یا کسی اور غرض دنیاوی کیلیے ہوشیار ٭ اوس بدعتی کی محبت رکھے بالاختیار
تو اوس عزت کے عوض ذلیل کرتا ہے اوسکو پروردگار ٭ اور عوض دولتمندی کے فقر و فاقہ مین
ہوتا ہے گرفتار ٭ اور نور ایمان اوسکے دل سے نکال لیتا ہے ایزد غفار ٭ اور جس شخص کے
دلمین تصدیق اس امر کی نہو پائدار ٭ تو وہ اس
امر مجرب کی آزمایش کرے ایکبار ٭ اور یہ

تجربہ یہ منقولہ صدق منقولہ پڑھے باذن الغفار ٭ شعر

ہر چند آزمودم از وے نبود سودم
من جرب المجرب حلت به الندامه

یقول المولف المسکین نافه الله رحیق
المبین ٭ بان اسباب المحبة والوداد ٭
اربعة اشیاء بالاعتماد ٭ المجالسة والمکالمة
والمأکلة والمهادة عند اهل السداد
یعنے ایک مجلس مین بیٹھنا اور باہم کرنا گفتار ٭
اور ایک جگہ ملکر کہانا اور ایک دوسرے کو ہدیہ بھیجنا

Marfat.com

اندک وبیسار ÷ یہ چار چیزین اسباب محبت ہین
بالضرور ÷ لہذا سے اہل شرع نے منع کیا جیسا
کہ بالا ہے مسطور

۱۹۷ شنبہ ویکشنبہ وسہ شنبہ کو سر دہونا اے
ہوشیار ÷ لاریب موجب حسرت ہی عند اولی
الابصار ÷ اور تسیری تیرہ ۱۳ وین تیئیسوین ۲۳ تاریخ
کو بعد عصر غسل بھی ممنوع ہے بلا انکار ÷ اور غسل
روز جمعہ موجب حصول فوائد بسیار ہے ÷ اور
اوس روز باوجود قدرت غسل نکرنا موجب

فوائد بیشمار ہے

۱۹۸ یکشنبہ وسہ شنبہ اور چہار شنبہ آخر یہ ماہ ÷ موے
سر تراشی نہایت مضر ہے بلا اشتباہ ÷ اور موے
سر تراشی ہین سائر ایام کی تامل ہے ÷ لاریب جدا
جدا ہے نزد ارباب تجربہ اے خبیر ÷ اما سب
ایام مین افضل روز خمیس ہے ÷ موجب حسرا
برکت وخیر نفیس ہے ÷ اور روز ادینہ قبل نماز جمعہ
موے سر اور ناخن تراشی ممنوع و مخلوط ہے ÷
مگر واعظ و نصیر و مقتدائے لبیب کو قبل نماز جمعہ

بلافتور ہے فائدہ روزادینہ قبل نماز جمعہ
بال وناخن تراشی کی ممانعت جو بالا ہے نگار ؛
تو وہ اسلیئے کہ یہ ہر دو نمازی کے ہمراہ سجدہ کرین
بجناب پروردگار ؛ اور ناخن تراشی کی ہر روزہ
تاثیر ؛ مختلف ہے بہ مشیتِ رب قدیر ؛
۱۹۹ عورت منحوسہ سے عقد نکاح کرنا اے فہام ؛
اور نحوست عورت سے ماہرین حضرات علمائے
عظام ؛
۲۰۰ اور زمین منحوسہ پر گھر بنانا ؛ یا زمین سعد پر نحس

وقت مین پایہ ٹکانا ؛ یا گھر منحوس کو خرید کرنا اے
جوان ؛ یا اوسکو بطور کرایہ لینا بیگمان ؛ یا نحس
وقت مین کرنا نقلِ مکان ؛
۲۰۱ اور گھوڑا منحوس خریدنا مضر ہے لاکلام ؛ یا گھوڑا
سعد نحس وقت مین خریدنا اے خوشخرام ؛ یا
بطور کرایہ وعاریہ گھوڑا لینا بلامریہ ؛ اور نحوست
وسعادت ان تین چیزونکی بالضرور ؛ حدیثِ
نفیسِ نبوی سے ثابت ہے بلافتور ؛ اور گھوڑے
کے تحت مین داخل ہین سائر جانوران ؛ مثل بکری

Marfat.com

گائے بھینس خرفیل شتران ناپس اب مریدان صادقین
اور سالکان حاذقین بگوش ہوش صدق اعتقاد سے
سماعت بین لائین ۔ تاکہ طریق استقامت پر سلامت
پر قائم ہو جائین ۔ کہ نفع وضرر دو صد و یک امور
جو بالا بالتعداد ہوئے ہین مذکور ۔ اس مولف مسکین
مغمور ۔ فی الاراللہ الغفور ۔ کے نزدیک متحقق
ہے ۔ بعض بعلم الیقین واکثر بعین الیقین متصدق
ہے ۔ پس ہرگز وساوس منکرین خاطر صدق مآثرین نہ
لائین ۔ اور دائم ہو اجس ملحدین صبار مشہور اثر ائز

تاکہ لوح اعتقاد کو مصفا و پرسداد پائین شعر
بمی سجادہ رنگین کن گرت پیر مغان گوید
کہ سالک بیخبر نبود ز راہ و رسم منزلہا
اللھم احفظنا من الخزی وتضیع العمر ۔ واعصمنا
من الفتن ومخالفۃ الامر ۔ وثبتنا بلطفك
علی الصراط المستقیم ۔ وجنبنا عن سوء
الادب وترك النہج القویم ۔ اللھم وفق
المستفیضین بنجیر الدارین ۔ فی لجتنا
بحر عن الواحد والمائتین ۔ وصل وسلم علی

Marfat.com

رحمۃ للعالمین نبی الانبیآء والمرسلین
وملائکۃ السمٰوٰت والارضین وعلی
اٰلہ واصحابہ ولحبابہ اجمعین امین یارحم
الراحمین ارحمنا بلطفک
آمین آمین
م

تمت بالخیر

اسناد قصیدۂ ذو ۹۹ دونہ نام

بدان اے سالکِ صراطِ مستقیم ✤ وے طالبِ
حصولِ مراد با قلبِ سلیم ✤ شرح اللہ صدرک بودا و
حبیبہ الکریم ✤ ونور فکرک بسداد الاعتقاد القویم ✤
علیہ وعلی اٰلہ اطیب الصلوٰۃ وازکی التسلیم ✤
کہ قصیدۂ ذیل قضائے حوائج کیلئے نہایت مجرب
وسدیدہ ہے ✤ اور ہر ایک انجاح مرام کیلئے بغایت
برگزیدہ ورشیدہ ہے ✤ جناب فیضمآب محبوب
سبحانی قطبِ ربانی والصیکل النورانی سیدی وسندی

Marfat.com

شیخ عبدالقادر الجیلانی قدس اللہ سرہ وافاض
علینا برکہ کے نود و نہ نام نامی کو شامل ہے ٭
یعنے آپکے ایک کم سو اسمائے گرامی کو حامل ہے
جو شخص کسی مقصد کیلیئے اسکا ورد بشرائط عدیدہ
بجالائے تو انشاء اللہ تعالیٰ بفضورا پنے مطلب
دلی کو بزودی پائے ٭ اور جو شخص بصدق جنان
دائم اسکو ورد زبان اور حرز جان وظیفہ ٹھرائے
تو مراتب عالیہ اور منازل غالیہ حقا یقینا حصول
مین لائے ٭ آمایہ امر متحقق بالاعتماد ہے ٭ کہ حصول

مراد بصدق اعتقاد ہے ٭ اور جو شخص بدلعتقاد
ہے تو وہ حصول مقصد سے ہمیشہ نامراد ہے ٭
پس جو شخص صدق نیت سے جناب رب الارباب
مین قصیدۂ ممدوحہ کو اپنا وصیلہ جمیلہ بناتا ہے ٭
حصول مقصد قلبی کیلیئے ورد نود و نہ نام ممنوحہ کو
دائم بجالاتا ہے ٭ تو لابد وہ امداد حضرت شیخ الارشاد
والہما سے فیضیاب ہوجاتا ہے ٭ یہ امر اس مولف
مسکین کے نزدیک حق الیقین ہے ٭ نہ یہ کہ مطالعہ
کتب سے معلوم بطور علم الیقین ہے ٭ تفصیل اس

Marfat.com

تجربہ کی بسیار ہے ✤ اہل عقیدہ سدیدہ کیلیئے یہ
اندک تحریر مشتے نمونہ خروارے بس اگر دو خانہ کس است
حرفی بس ست ✤ والامصرع
خوش گفت پردہ دار کہ کس صرفہ نمی نیست

اور وہ شرائط مسطورہ یہ ہین

شرط اول یہ کہ وقت سعید عروج ماہ مین قصیدۂ موصوفہ
کو جس مقصد کیلیئے چاہے شروع کرے باصدقِ
جنان ✤ ہر روز گیارہ مرتبہ گیارہ روز پڑہے با
شوقِ جان ✤ شرطِ دوم یہ کہ صحت الفاظ اور

سلامتیٔ حرکات کو محفوظ رکھے بالضرور ✤ اور اگر معانی
سے ماہر ہو تو اونکو بھی ملحوظ رکھے باسرور ✤ شرط سوم
یہ کہ اول و آخر قصیدۂ ممدوحہ گیارہ مرتبہ درود شریف
سے مقاصد پڑھنا سزاوار ہے ✤ یعنے جس مقصد
کیلیئے یہ قصیدہ پڑہے اوسکے مطابق درود شریف
پڑھنا درکار ہے ✤ اور اس مناسبت مین حصولِ
مقصد کیلیئے نہایت سِرّ اسرار ہے شرط چہارم
یہ کہ اگر درود شریف مین آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کیطرف صیغۂ خطاب ہو ✤ تو اوسوقت بانہایت شوق

Marfat.com

وذوق تصور حضور جناب رسول مقبول سے فیضیاب
ہو ۔ یعنے اوسوقت جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ
والتسلیم کو تصور سے حاضر دیکھے باصدقِ رصین
اور اگر ایسا تصور نہو تو اسطرح سمجھے کہ وہ حاضر و ناظر
مجکو دیکھتے ہین بالیقین ۔ کیونکہ لفظِ شاہد قرآن
شریف مین اور حدیث ان اللہ تعالیٰ رفع لی الدنیا
فانا انظر الیہا والی ما ھو کائن فیہا الی یوم القیمۃ
کما انظر الی کفی ھذہ جلیا آن حضرت کیلیئے مخصوص
ہے ۔ اور لفظِ حاضر و ناظر حق تعالیٰ کیلیئے اسمارا للہ

الحسنے امین غیر منصوص ہے ۔ پس استغراق حضور آن جناب
پُر نور نورًا علے نور ہے ۔ اور کفر و شرک اس اعتقاد پُر
سداد سے ہزارہا کوس دور ہے ۔ قال فی المواہب
اللدنیہ بالمنح المحمدیہ لافرق بین موتہ وحیاتہ
فی مشاھدتہ لامتہ ومعرفتہ صلی اللہ علیہ
وسلم باحوالھم ونیاتھم وعزائمھم وخواطرھم وذلک
جلی عندہ لاخفاء علیہ بہ فان قلت ھذہ
الصفات مختصۃ باللہ تعالیٰ فالجواب ان من
انتقل الی البرزخ من المومنین یعلم احوال الاحیاء

Marfat.com

غالبًا وقد وقع کثیر من ذلك کما هو مسطور فی
موطنة ذلك من الکتب شرط پنجم یہ کہ وقت
ورد قصیدہ مسطورہ مبرورہ نہایت خشبودار چیز بخور
کرنا امر لابدی ہے ۔ اور یہ شرط ضروری نزد حضرات
ماہران اسرار سرمدی ہے ۔ جیسا کہ عود مصطگی کو او سوقت جلائے
یا کہ عطر عود یا خوب اگربتی سی کار برلائے ۔ شرط ششم یہ کہ
باوضو مستقبل قبلہ باطہارت لباس و مکان یہ عمل سیجا لائے
شرط ہفتم یہ کہ ابتدائے ورد سے تا انتہائے ورد کوئی
غیر کلام زبان پر نہ لائے شرط ہشتم یہ کہ جس مقصد کیلئے

یہ ورد پڑہے اوسکا ہر آن تصور دلمین ٹھہرائے شرط نہم
یہ کہ تخصیص مکان و زمان کا لحاظ رکھنا ضرور ہے ۔ یعنی ایک ہی
وقت اور ایک ہی جگہ ہر روز ورد پڑہنا موجب سرور ہے
شرط دہم یہ کہ ہمارا مداد مذکورہ مین کم و بیشی ظہور مین نہ آئے ۔
شرط یازدہم یہ کہ نیت آزمائش سے کسی مقصد کیلئے یہ ورد عمل
مین نہ لائے کہ علامت شک و محرومی ہے اسلئے وہ مقصد ہرگز ہرگز
نہ پائے ۔ بلکہ اس ورد کو قلب صافی سے حقًا
یقینًا حصول مقصد کا وسیلہ ٹھہرائے ۔ کہ

یَحْصُلُ الْمُرَادُ بِصِدْقِ الْاِعْتِقَادِ

فائدہ اے عزیز ہمہ مشائخ اولوالابصار کا اس امر
پر متفق ہین بلا انکار کہ جملہ وظائف جو پڑہین دیندار
حصول مقاصد قلبیہ کیلیے لیل ونہار تو لازم کہ
وہ مقصد غیر ممکن اور محالات سے ہو نہ تیہار بلکہ
امور ممکنہ اور اسکے منصب کے لایق ہو اور سزاوار
کیونکہ طلب ظہور غیر ممکن اور محال خلافِ عادت
الٰہیہ ہے آشکار اور یہ نہایت سوادبی ہے
نزدِ مقربانِ کبار اور یہ امر بھی لابد لائق یاد ہے
کہ جن حضرات کے وسیلہ سے طلبِ حصولِ مراد ہے

تو اونکی کثرت یاد شب وروز وردِ زبان ہو
اور اونکی عظمت ورفعت دایم حرزِ جان ہو
اور اونکی محبت وودادسے ہمیشہ پُر جنان ہو
اور اونکے مناقب ومراتب سے ہر زمان رطب
اللسان ہو تاکہ حدیث مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ
ذِکْرَہٗ پر عامل بگمان ہو اور بزودی حصولِ مقصد
قلبی سے فیضیاب بمددِ مستعان ہو اور یہہ
مضمون فیض مشحون نرنجم ہر زمان وہر آن ہو

شعر

Marfat.com

تا در تنِ آزردہ روان خواہد بود
ذکرِ تو مرا مونسِ جان خواہد بود

اور وہ قصیدۂ حمیدہ یہ ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یَا سَیِّدِیْ غَوْثَ الْوَرٰی یَا سَیِّدَ السَّادَاتِ
یَا عُرْوَتِیْ نُوْرَ الْھُدٰی یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ
یَا خَازِنَ الْاَسْرَارِ کَبْدَ الْمُصْطَفٰی بَحْرَ الْحِکَمْ
یَا غَافِرَ الْاَوْزَارِ عَنَّا قَاضِیَ الْمُھِمَّاتِ

یَا حُجَّۃَ الْعُشَّاقِ مِصْبَاحَ الدُّجٰی کَنْزَ النِّعَمْ
مَغْبُوْطَ مَعْشُوْقَیْنِ مُحْیِ الدِّیْنِ بِالْبَرَکَاتِ
یَا مُھْجَۃَ الْعِرْفَانِ یَا شَمْسَ الْعُلٰی مَوْلَی الْکَرَمْ
یَا صَادِقَ الْاَقْوَالِ وَالْاَحْوَالِ وَالْاَوْقَاتِ
یَا مَعْدِنَ الْاَخْلَاقِ وَالْاَذْکَارِ مَحْفُوْظَ الذِّمَمْ
یَا عَیْنَ اِنْسَانِ الْوِصَالِ الْمُوْرِثَ الْمَرَضَاتِ
یَا سِرَّ اَسْرَارِ الْمَعَانِیْ سِرَّ اَخْبَارِ الْاَزَلْ
یَا دَافِعَ الْاَھْوَالِ عَنَّا کَاشِفَ الْکُرُبَاتِ
یَا عَالِمَ الْعِلْمِ اللَّدُنِّیِّ مُظْھِرَ الْکَنْزِ الْخَفِیْ

Marfat.com

يَاصَاحِبَ الْقَدَمِ الْعُلَى يَاهَادِيَ النَّسَمَاتِ

يَاخِضْرَ عَيْنِ الْعِلْمِ مُوْسَى فِي الشَّرِيْعَةِ ظَاهِرًا

يَاسِرَّ اَسْرَارِ الْفِدَامَنْ كَعْبَةَ الْحَاجَاتِ

يَامَنْ وَرَاءُ مَنْ وَرَاءَ مَنْ وَرَى كُلَّ الْوَرَى

يَانَازِعَ الْقَدْرِ الْقَضَا يَاقِبْلَةَ السَّجَدَاتِ

يَاعَيْنَ اَعْيَانِ الْكَمَالِ الْسَّرْمَدِيِّ بِعَيْنِهِ

يَاحَامِيَ الْفُقَرَاءِ اَبَدًا مَاحِيَ الْبِدَعَاتِ

يَافَرْدَ اَفْرَادِ الْفَرَائِدِ قُطْبَ اَقْطَابِ الْاُمَمْ

سُلْطَانَ اَعْيَانِ الْاَكَارِمِ صَاحِبَ الطَّاعَاتِ

يَابَدْرَ بَيْنَ الْاَصْفِيَاءِ وَصَدْرَ بَيْنَ الْاَتْقِيَاءِ

يَاشَمْسَ فَلَكِ الْاِهْتِدَاءِ مُنَوِّرَ الْمُهَجَاتِ

يَامُنْتَهَى اَمَلِيْ مَدَارَ الْعَالَمِيْنَ بِاَسْرِهِمْ

يَاغَوْثَ اَغْيَاثِ الْوَرَى يَادَافِعَ الْحَسَرَاتِ

مَلْجَا مُرِيْدِيْهِ وَضَامِنَهُمْ كَفِيْلَ الزَّائِرِ

عِنْدَ الْمَهَمِّ فِيْ سُقُوْطِ الْوِرْدِ وَالْحَوْبَاتِ

ذُخْرِيْ وَفِيْهِ فَخْرُ اَصْحَابِ الْوَلَايَةِ كُلِّهِمْ

فَخْرِيْ وَفِيْهِ ذُخْرُ اَهْلِ الْوَصْلِ وَالْخَيْرَاتِ

طُوْبٰى لِمَنْ طُوْبٰى لَهُ فَاسْمَعْ بِشَارَتَهُ الْعُلَى

Marfat.com

لِلنَّاظِرِيْنَ جَمَالُهٗ مَعَ اَصْدَقِ النِّيَاتِ

يَامَنْ فُتُوْحُ الْغَيْبِ مِنْ مِفْتَاحِهٖ مَفْتُوْحُ

ذَا غُنْيَةٌ لِلطَّالِبِيْنَ وَمَجْمَعُ الْحَسَنَاتِ

هَا فَتْحُهٗ رَبَّانِيٌّ ذَا فَيْضُهٗ رَحْمَانِيٌّ

فِيْ فَضْلِهٖ صَمَدَانِيٌّ بِالْعِزِّ وَالْقُرُبَاتِ

بَابُ الشُّهُوْدِ لِقَصْرِهٖ غَيْرُ الْقَفِيْلِ بِعَصْرِهٖ

وَالْخِدْعُ مِنْ اَثَرِهٖ مَامُوْنَةُ الْخَدَعَاتِ

مِنْهُ مَصَابِيْحُ الْهُدٰى تَتَوَقَّدُ لَيْلَ الدُّجَا

وَحَدِيْثُهٗ شَمْسُ الضُّحٰى مَعَ اَشْعَّةِ اللَّمَعَاتِ

تَاللّٰهِ دِيْنُ الْمُصْطَفٰى قَدْ نَالَ مِنْ غَوْثِ الْوَرٰى

رُوْحَ الْحَيَاتِ مَعَ الْبَقَا فِيْ اَرْفَعِ الدَّرَجَاتِ

اَللّٰهُ لَمْ يَخْلُقْهُ مَحْبُوْبًا بِمَحْضِ مَوَدَّتِهٖ

اِلَّا لِنَشْرِ مَحَاسِنٍ فِي الْاِنْسِ وَالْجَنَّاتِ

اَللّٰهُ فَضَّلَهٗ وَاَعْلٰى قَدْمَهٗ فَوْقَ الرِّقَابْ

رَغْمَ الْمُنَكِّرِ شَقِّ الْاَسَلِ وَالْفَرْعَاتِ

ذُوْ مَوْهِبَاتٍ صَارَ صِيْتُ جَلَالِهٖ وَنَوَالِهٖ

فِيْ جُمْلَةِ الْاَقْطَارِ بِالْاَمْثَالِ فِي الْحَضَرَاتِ

شَرَفُ الْاَعَاظِمِ شَرَفُ الْاَشْرَافِ كَهْفُ الْاَوْلِيَا

Marfat.com

خَلْفُ الْاَفَاخِمِ اَلْطَفُ الْاَلْطَافِ بِالنِّزْمَاتِ

اَعْلَى الْاَعَالِیْ وَالْمَوَالِیْ بِالْمَعَالِیْ وَالنِّعَمْ

اَغْلَى اللَّآلِیْ فِیْ عُقُوْدِ النَّظْمِ وَالنَّثَرَاتِ

قَامَتْ اَیَادُكَ فِیْ رِقَابِ النَّاسِ كَالْاَطْوَاقِ

فِیْ عُنُقِ كُلِّ حَمَامَةٍ فِی الْحَرْمِ وَالْمِیْقَاتِ

لٰكِنَّ فِیْ هٰذَا الْخُصُوْصِ یُحَلُّ شَعْرٌ مُنْبَتٌ

مِنْ فَیْضِ فَضْلِكَ یَا فُؤَادِیْ مَاطِرَ الْمَطَرَاتِ

فَامْطِرْ عَلَیْهِ یَا مُفِیْضَ دَائِمًا مُتَفَضِّلًا

مَطَرَ الْاَیَادِیْ مِثْلَ مَا اَمْطَرْتَهَا فِی الْاٰتِیْ

مَا غُرَّتِیْ اَلْوُثْقٰی سِوٰی اِمْدَادِ حَضْرَتِكَ الْعُلٰی

فِیْ حَطِّ وِزْرِیْ وَالْعَنَا فِیْ سَاعَةِ الْعُسَرَاتِ

لَا زِلْتَ فِیْ صَدْرِ الْكَمَالِ السَّرْمَدِیِّ مُمَجَّدًا

وَكَذَا نِقَابَةُ حَضْرَةِ الْاَوْلَادِ بِالْخِدْمَاتِ

وَعَلَیْكَ لُطْفُ الْحَقِّ مَا سَرَّ النَّبِیَّ الْمُصْطَفٰی

وَسَلَامُهُ مَا نَاحَ عَرْفٌ لِلَّطْفِ وَالصَّلَوَاتِ

قطعہ تاریخ

بعد حمد خالق اسباب فرحت در جہان

بہر اصحاب خیوری سالکان صادقان

Marfat.com

بعد نعتِ مصطفا و آل و اصحاب ش حمد
مقتدائے جملہ عالم سیّدِ ہر انس و جان
بشنوائے جویائی اسبابِ ہدایت باسرور
چونکہ از گلزارِ حسنی این گُلِ روح و روان
نکہتِ بخشید بہرِ دوستانِ مصطفا
پس چو بلبل شیفتہ بروی شدہ پیر و جوان
این ترنم بلبلان کردہ بصوتِ صدق و صفا
این گُلِ گلزارِ حسنی باد مصئون از خزان
یا الٰہی کے شود شکرِ تو از بلبل ادا

بلکہ از گلزارِ حسنی فیض بخشے ہر زمان
عجزِ بلبل عجزِ ہر گُل شکرِ تو زیبد ضرور
چہ کرا حصائے نعم و شوارِ تردِ کاملان
اے غیوری جامعِ جملہ نعیم سرمدی
این گُلِ گلزارِ حسنی رحمتِ حق جاودان

۱۳۱۸ھ

در صلوٰۃ خدا بر فرقِ احمد و آلِ، و
شد تصدق تا ابد ہر لحظہ بیدار زبان

Marfat.com

تھا جس کا انتظار وہ شاہ کار آ گیا

ظفر علی خان (مدیر ''زمیں دار'') اور ابوالکلام آزاد (مدیر ''الہلال'') کے

نقال شاعر اور صحافی آغا شورش کاشمیری (مدیر ''چٹان''، لاہور)

کی نظم و نثر کا دندان شکن جواب

حسّان سے شورش کے خدا کانپ رہے ہیں

نقیب الاولیا، لسان القوم

امیر البیان میر حسان الحید ری سہروردی

(مدیر اعلیٰ: ہفت روزہ ''طوفان''، ملتان)

کی شاہ کار نظم و نثر پر مشتمل مجموعہ

جو اُنھوں نے اکابرِ اہل سنت کے دفاع میں شورش کاشمیری کے خلاف بہ طور

''جوابِ آں غزل'' تحریر فرمائی

اِس مجموعہ میں طوفان ۱۹۶۲ء میں طبع شدہ نظمیں، طوفان کے خار اشگاف اِداریے

اور طوفان کے بعد لکھی گئی نظمیں جمع کر کے اِس مجموعہ کو دو آتشہ بل کہ سہ آتشہ بنا دیا

گیا ہے جس نے ایک وقت میں اہل دیوبند اور گستاخانِ رسول کی نیندیں حرام کر دی تھیں

نصف صدی گزر جانے کے بعد مذہبی ادب کے اِس عظیم ورثے کو منظر عام پر لایا جا رہا ہے

جس کا مدت سے عوام و خواص تقاضا کر رہے تھے

زیر ترتیب

Marfat.com

اہل سنت میں نایاب علمی کتابوں کی بہار

(مستقبل قریب میں مختلف سنی اِداروں سے طبع ہونے والی کتب)

۱- السبیل: پروفیسر علامہ سیّد محمد سلیمان اشرف بہاری

۲- قصیدتان رائعتان (ترجمہ): اعلیٰ حضرت اِمام احمد رضا خان فاضلِ بریلوی

۳- هدية الشيعتين: حضرت مولانا غلامِ دستگیر ہاشمی قصوری

۴- فیضیہ: ادیبِ ہند مولانا فیض الحسن سہارن پوری

۵- آداب المریدین: شیخ ضیاء الدین سہروردی، (مترجم:) مولانا رحمت اللہ کیرانوی

۶- الآیۃ الکبریٰ فی شرح اسماء اللہ الحسنیٰ: پروفیسر مولانا اصغر علی روحی

۷- اخبارِ نحات: مولانا وکیل احمد سکندر پوری

۸- تحفۃ الصوفیہ وتحفۃ السالکین: مولانا مشتاق احمد انبیٹھوی

۹- کشف الحجاب: قاری عبدالرحمٰن انصاری پانی پتی

۱۰- شاہ فضلِ رحمٰن گنج مرادآبادی کے حالات وملفوظات وتبرکات پر مشتمل ۷ کتابوں کا مجموعہ

۱۱- تذکرۂ نوری: غلام شبر قادری بدایونی

۱۲- اکمل التاریخ: مولانا یعقوب حسین ضیاء القادری بدایونی

۱۳- کتاب العقل: شیخ الاسلام مولانا انوار اللہ فاروقی حیدرآبادی

۱۴- اِمتیازِ حق: راجا غلام محمد

۱۵- اِقبال کا آخری معرکہ: سیّد نور محمد قادری

۱۶- حدائق الحنفیہ: مولوی فقیر محمد جہلمی

Marfat.com

''دارُالاسلام'' کی شائع کردہ تراثِ علمیہ

1- المُبین مع تنقید وتبصرہ 2-الرشاد 3-نُزْهَةُ الْمَقَال فِیْ لِحْیَةِ الرِّجَال
پروفیسر علامہ سیّد محمد سلیمان اشرف بہاری رحمۃ اللہ علیہ سابق صدر شعبۂ علومِ اسلامیہ مسلم یونی ورسٹی، علی گڑھ

4- شَرْحُ الْمِرْقَاةِ (شَرْح شَمْس الْعُلَمَاء) لِشَمْسِ الْعُلَمَاء الْمَوْلَوِی مُحَمَّد عَبْد الْحَقّ ابْن الْاِمَام مُحَمَّد فَضْل حَقّ الْعُمْرِی الْخَیْرابَادِی وَ یَلِیْه: رسالة فی الوُجُوْدِ الرَّابِطِی لِلسَّیِّد الحَکِیْم بَرَکَات اَحْمَد التَّوْنکِی رَحِمَهُمُ اللّٰهُ

5- ابحاثِ ضروری: حافظ ولی اللہ لاہوری، مُحشّی: مولوی فقیر محمد جہلمی، تحقیق: خورشید احمد سعیدی

6- الروض المجود (وحدۃ الوجود): علامہ محمد فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ، مترجم: حکیم سیّد محمود احمد برکاتی

7- علامہ فضل حق خیر آبادی؛ چند عنوانات: خوشتر نورانی علیگ (مدیر اعلیٰ ماہ نامہ ''جامِ نور''، دہلی)

8- حیاتِ اُستاذ العلما مولانا یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ: علامہ غلامِ رسول سعیدی (دارُالعلوم نعیمیہ، کراچی)

9- مولودِ کعبہ کون؟: مولانا قاری محمد لقمان قادری؛ مصدقہ پیر سائیں غلامِ رسول قاسمی حفظہما اللہ

10- مَنْ هُوَ مُعَاوِیَه؟: مولانا قاری محمد لقمان قادری؛ مصدقہ علامہ محمد صدیق ہزاروی حفظہما اللہ

11- اَلصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه: مولانا غلامِ دستگیر ہاشمی قصوری رحمۃ اللہ علیہ

12- توثیقِ صاحبین: فیصل خان رضوی

13- دفاعِ سیّدنا امیر معاویہ: شیخ محمد حیات سندھی، علامہ عبدالعزیز پرہاروی، مولانا عبدالقادر بدایونی، علامہ محمد عبدالرشید جھنگوی، پیر سائیں غلامِ رسول قاسمی

14- افضلیتِ سیّدنا صدیق اکبر پر اجماعِ اُمت: فیصل خان رضوی

15- زبدۃ التحقیق کی روایات کا تنقیدی و تحقیقی جائزہ: فیصل خان رضوی

16- رسائل مولانا خیر الدین خیوری دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (والدِ ابوالکلام آزاد)

17- اِسلام اور عیسائیت ایک تقابلی مطالعہ: علامہ محمد جاوید احمد عنبر مصباحی زیرِ طبع

18- مدحتِ اِمام زین العابدین: ابوفراس فرزدق تمیمی، تحقیق و ترجمہ: اُسید الحق قادری //

19- مجیرِ معظم شرح اکسیرِ اعظم: اعلیٰ حضرت اِمام احمد رضا بریلوی، مترجم: مولانا محمد احمد مصباحی //

20- دیوانِ فضل حق خیر آبادی، دراسة و تحقیق: ڈاکٹر سلمہ فردوس سیہول //

21- کلیاتِ کافی: سلطانِ نعت گویاں حضرت مولانا سیّد کفایت علی کافی مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ //

Marfat.com

دارُالاِسلام

اکابرِ اسلام کی علمی وراثت
کے اِحیا کے لیے وقف اِدارہ
جہاں
تحقیق کے قدیم وجدید اسالیب
کا خوب صورت اِمتزاج
نظر آئے گا

دارُالاِسلام
8-C محی الدین بلڈنگ داتا دربار مارکیٹ لاہور
Cell:0321-9425765